بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 70

شمارہ 17

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائب
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 800 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

16 رمضان 1442 ہجری قمری • 29 شہادت 1400 ہجری شمسی • 29 اپریل 2021ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوا (المائدہ:9)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 اپریل 2021 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کی نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ضرورتِ زمانہ

آجکل دیکھنا چاہیے کہ لوگ کس طرح عقائد حقّہ سے پھر گئے ہیں۔ 20 کروڑ کتاب اسلام کے خلاف شائع ہوئی اور کئی لاکھ آدمی عیسائی ہو گئے ہیں۔ ہر ایک بات کے لیے ایک حد ہوتی ہے اور خشک سالی کے بعد جنگل کے حیوان بھی بارش کی امید میں آسمان کی طرف مُنہ اُٹھاتے ہیں۔ آج 1300 برس کی دھوپ اور اِمساکِ باراں کے بعد آسمان سے بارش اُتری ہے۔ اب اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ برسات کا جب وقت آ گیا ہے تو کون ہے جو اُس کو بند کرے۔ یہ ایسا وقت ہے کہ لوگوں کے دل حق سے بہت ہی دُور جا پڑے ہیں۔ ایسا کہ خود خدا پر بھی شک ہو گیا ہے۔

ایمان باللہ کی اہمیّت

حالانکہ تمام اعمال کی طرف حرکت صرف ایمان سے ہوتی ہے۔ مثلاً سمّ الفار کو اگر کوئی شخص طبا شیر سمجھ لے تو بلا خلاف و خطر کئی ماشوں تک کھا جاوے گا۔ اگر یقین رکھتا ہو کہ یہ زہر قاتل ہے تو ہرگز اس کو مُنہ کے قریب بھی نہ لائے گا۔ حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو، کیونکہ مجازی حکام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے اور پسِ پردہ کسی کا کیا فعل ہے۔ اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے مگر اپنے دل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے اس کیلئے اُس کو ہمارے مؤاخذہ کا خوف نہیں اور دنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں، اندھیرے میں اور اُجالے میں، خَلوت میں اور جَلوت میں، ویرانے میں اور آبادی میں، گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔ پس درستیٔ اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کی نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے۔ کیونکہ دراصل نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہے۔ وہ زمین پر فرشتہ کی طرح چلتا ہے۔ دہریہ ایسی گورنمنٹ کے نیچے نہیں کہ وہ حُسنِ اخلاق کو پا سکے۔ تمام نتائج ایمان سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ سانپ کے سُوراخ کو پہچان کر کوئی انگلی اس میں نہیں ڈالتا۔ جب ہم جانتے ہیں کہ ایک مقدار اسٹرکینیا کی قاتل ہے، تو ہمارا اس کے قاتل ہونے پر ایمان ہے اور اس ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس کو مُنہ نہیں لگائیں گے اور مرنے سے بچ جائیں گے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 285، مطبوعہ قادیان 2018)

......☆......☆......☆......

تمام ناکامیوں کی جڑ ہمت ہار دینا ہے

جو شخص قطعی اور یقینی علم کے بغیر کام ترک کر دیتا ہے ہمیشہ اپنے پیشہ میں یا اپنے مقصد میں ناکام رہتا ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورہ یوسف آیت 88 یٰبَنِیَّ اذۡہَبُوۡا فَتَحَسَّسُوۡا مِنۡ یُّوۡسُفَ وَاَخِیۡہِ وَلَا تَایۡـَٔسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یَایۡـَٔسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡکٰفِرُوۡنَ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

’’اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کے زندہ ہونے اور پھر مصر میں ہونے کی خبر خدا تعالیٰ کی طرف سے حاصل تھی ورنہ ممکن نہیں ایک لڑکے کے متعلق جسے وہ سمجھتے ہوں کہ بھیڑیا کھا گیا ہے یا اور کسی ذریعہ سے مر چکا ہے وہ اپنے بیٹوں کو تلاش کا حکم دیتے اور خصوصاً مصر میں تلاش کا حکم دیتے۔

اس آیت میں روحانی اور جسمانی ترقی کا بے عدیل گُر بتایا ہے۔ تمام ناکامیوں کی جڑ ہمت ہار دینا ہے۔ جو شخص قطعی اور یقینی علم کے بغیر کام ترک کر دیتا ہے ہمیشہ اپنے پیشہ میں یا اپنے مقصد میں ناکام رہتا ہے۔ معمولی سے معمولی پیشوں میں بھی یہ اصل کام دے رہا ہے۔ ایک بڑے آہن گر اور ایک معمولی آہن گر میں یہی فرق دیکھو گے کہ ایک ہر مشکل کام کے وقت کہے گا یہ نہیں ہو سکتا دوسرا اس کے حل کرنے پر لگا رہے گا۔ اور آخر کامیاب ہو جائے گا۔ پیشوں میں ہی نہیں قدرت کے افعال میں بھی یہ اصل کام کر رہا ہے۔ جو بیمار صحت کی امید دل سے نکال دیتا ہے اسے صحت ہونی مشکل ہو جاتی ہے۔ جو طالب علم کامیابی کا خیال چھوڑ دیتا ہے اس کا حافظہ کند ہونا شروع کر دیتا ہے۔ روحانی حالتوں میں بھی یہی اصل کام کر رہا ہے۔ جو قومیں گناہ کی معافی کی قائل نہیں وہ گناہ کے دور کرنے کیلئے پوری جدوجہد بھی نہیں کرتیں۔ جو فطرت کی پاکیزگی کی قائل نہیں وہ روحانی طاقتوں کو ان کے کمال تک پہنچانے کی طرف بھی متوجہ نہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مایوسی کی حالت کو دور کرنے کی طرف خاص توجہ فرمائی ہے۔ جیسے فرمایا کہ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الۡمَوۡتُ۔ ہر مرض کی سوائے موت کے کہ اسکا آنا ضروری ہے دواء موجود ہے۔ یا فرمایا مَنۡ قَالَ ہَلَکَ الۡقَوۡمُ فَہُوَ اَہۡلَکَہُمۡ جو کہے کہ قوم ہلاک ہو گئی ہے وہی قوم کا ہلاک کرنے والا ہے۔ کیونکہ وہ قوم کی امید کو توڑ کر اس کو ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے۔ پس چاہئے کہ انفرادی طور پر بھی اور قومی طور پر بھی امید کی روح کو ترقی دی جائے۔ مگر یہ امر مدنظر رہے کہ امید ہو جس کے ساتھ قوتِ عملیہ ترقی کرتی ہے نہ کہ امانی یا بیہودہ خواہشات ہوں جو سستی اور غفلت پیدا کرتی ہیں۔ جیسے مسلمانوں میں بجائے کوشش کر کے اپنی حالت درست کرنے کے خیال کے یہ خیال غالب رہا ہے کہ مسیح آ کر سب دنیا کی نعمتیں ان کو دے دیں گے۔ امانی یعنی محض خواہشات جب مستقل طور پر دل میں بیٹھ جائیں تو وہ بھی ناامیدی کی طرح مہلک ہوتی ہیں۔‘‘

(تفسیر کبیر، جلد 3، صفحہ 352، مطبوعہ قادیان 2010)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرتؐ کے تین جلیل القدر صحابہؓ کی شہادت

(1246) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیدؓ نے جھنڈا لیا، وہ شہید ہوئے۔ پھر جعفرؓ نے اسے لیا، وہ بھی شہید ہوئے۔ پھر عبد اللہ بن رواحہؓ نے اسے لیا، وہ بھی شہید ہوئے۔ (آپؐ یہ فرماتے جاتے تھے) اور حالت یہ تھی کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ پھر حضرت خالدؓ بن ولید نے اسے بغیر سردار ہونے کے لیا اور انہیں فتح ہوئی۔

حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ جنگ موتہ کی طرف اشارہ ہے جو شام کی سرحد پر ہوئی۔ اس جنگ میں حضرت زید بن حارثہؓ سپہ سالار مقرر ہوئے تھے جو آزاد شدہ غلام تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر وہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفرؓ اور یہ شہید ہو جائیں تو حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ سپہ سالار ہونگے۔ مسلمانوں کی طرف سے تین ہزار فوج تھی اور دشمن کا لشکر ایک لاکھ کے قریب تھا۔ یہ تین جلیل القدر صحابیؓ یکے بعد دیگرے میدان جنگ میں کام آئے۔ آخر حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھ پر فتح ہوئی۔ مذکورہ بالا تینوں صحابہ کی شہادت کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بذریعہ کشف یا وحی علم پا کر قبل از وقت دی۔ ان قابل قدر اور مخلص ساتھیوں کی جدائی کے خیال پر آپؐ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔

(صحیح بخاری، جلد 2، کتاب الجنائز، مطبوعہ قادیان 2006)

اس شمارہ میں

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
- خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اپریل 2021ء (مکمل متن)
- حضور انور کیساتھ Virtual Meeting کی رپورٹ
- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از نبیوں کا سردار)
- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرت المہدی)
- جلسہ سالانہ برطانیہ 2011 کے دوسرے دن کا خطاب
- خلاصہ خطبہ عید الفطر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2020
- خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال و جواب
- وصایا
- خلاصہ خطبہ جمعہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی العَالَمِ ✿ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

عبد اللہ آتھم کیلئے چار ہزار روپے کا بھاری انعام اگر وہ اقرار کر لے کہ اسلامی پیشگوئی کی شوکت سے نہیں ڈرا

پیشگوئی میں عبد اللہ آتھم نہیں بلکہ فریق کا لفظ ہے اس لحاظ سے بھی پیشگوئی بدرجہ تمام وکمال پوری ہوئی

پیشگوئی میں عبد اللہ آتھم کا لفظ نہیں بلکہ فریق کا لفظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دِنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دِن ایک مہینہ لیکر یعنی 15 ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اسکو سخت ذِلّت پہنچے گی **بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔**“ چنانچہ ”فریق“ کے لحاظ سے پیشگوئی کس رنگ میں پوری ہوئی ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

پادری رائٹ کی ناگہانی موت اور عیسائیوں کو سخت صدمہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”یہ تو مسٹر عبد اللہ آتھم کا حال ہوا مگر اسکے باقی رفیق بھی جو فریق بحث کے لفظ میں داخل تھے اور جنگ مقدس کے مباحثہ سے تعلق رکھتے تھے خواہ وہ تعلق اعانت کا تھا یا بانی کار ہونیکا یا مجوز بحث یا حامی ہونیکا یا سرگروہ ہونیکا ان میں سے کوئی بھی اثر ہاویہ سے خالی نہ رہا اور ان سب نے میعاد کے اندر اپنی اپنی حالت کے موافق ہاویہ کا مزہ دیکھ لیا چنانچہ اوّل خدا تعالیٰ نے **پادری رائٹ** کو لیا جو دراصل اپنے رتبہ اور منصب کے لحاظ سے اس جماعت کا سرگروہ تھا اور وہ عین جوانی میں ایک ناگہانی موت سے اس جہان سے گزر گیا اور خدا تعالیٰ نے اسکی بیوقت موت سے ڈاکٹر مارٹین کلارک اور ایسا ہی اسکے دوسرے تمام دوستوں اور عزیزوں اور ماتحتوں کو سخت صدمہ پہنچایا اور ماتمی کپڑے پہنا دیئے اور اسکی بے وقت موت نے انکو ایسے دُکھ اور درد میں ڈالا جو ہاویہ سے کم نہ تھا۔“ (انوار الاسلام، روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 8)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”سچ تو یہی ہے کہ اس پیشگوئی کے بعد پادریوں پر بہت ہی ذلت کی مار پڑی ہے عین میعاد پیشگوئی میں پادری رائٹ صاحب عین جوانی میں جہنم کی رونق افروزی کیلئے اس دنیا سے بلائے گئے اور ان کی موت پر اس قدر سیاپے اور دردناک نوحے ہوئے کہ عیسائیوں نے آپ اقرار کیا کہ بے وقت ہم پر قہر نازل ہوا۔“ (ایضاً صفحہ 83)

پادری ٹامس ہاول، پادری عبد اللہ اور تمام پادریوں نے ہاویہ کا مزہ چکھا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اور ایسا ہی پادری ہاول بھی ایسی سخت بیماری میں پڑا کہ ایک مدت کے بعد مرمر کے بچا اور پادری عبد اللہ بھی سخت بیماریوں کے ہاویہ میں گرا اور معلوم نہیں کہ بچا یا گزر گیا اور جہاں تک ہمیں علم ہے ان میں سے کوئی بھی ماتم اور مصیبت یا ذلت اور رسوائی سے خالی نہ رہا اور نہ صرف یہی بلکہ انہیں دنوں میں خدا تعالیٰ نے ایک خاص طور پر سخت ذلت اور رسوائی ان کو پہنچائی جس سے تمام ناک کٹ گئی اور وہ لوگ مسلمانوں کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے کیونکہ میں نے خدا تعالیٰ سے توفیق پاکر عیسائی پادریوں کی علمی قلعی کھولنے کے لئے اور اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ قرآن اور اسلام پر حملہ کرنے کے لئے زبان دانی کی ضرورت ہے اور یہ لوگ زبان عربی سے بے بہرہ ہیں، ایک کتاب جس کا نام **نور الحق** ہے عربی فصیح میں تالیف کی اور عماد الدین اور دوسرے تمام باقی پادریوں کو رجسٹری کرا کر خط بھیجے گئے کہ اگر عربی دانی کا دعویٰ ہے جو اسلامی مسائل میں خوض کرنے اور قرآنی فصاحت پر حملہ کرنے کے لئے ضروری ہے تو اس کتاب کے مقابل پر ایسا ہی عربی میں کتاب بناویں اور پانچ ہزار روپیہ انعام پاویں...... پادری عماد الدین اور دوسرے تمام پنجاب اور ہندوستان کے عیسائی جو مولوی کہلاتے اور عربی دان ہونے کا دم مارتے تھے جواب لکھنے سے عاجز رہ گئے......اب دانا سوچ لے کہ ہر یک کو ہاویہ ان میں سے نصیب ہوا یا کچھ کسر رہ گئی۔ (ایضاً صفحہ 8)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اور فریق مخالف کے گروہ میں سے جو بطور معاونوں کے تھے ان میں سے ایک پادری ٹامس ہاول تھا جس نے بار بار محرف کتابوں کو پڑھ کر اپنا حلق پھاڑا اور لوگوں کا مغز کھایا۔ وہ مباحثہ کے بعد ہی ایسا پکڑا گیا اور ایسی سخت بیماری میں مبتلا ہوا کہ مرمر کے بچا اور ایک معاون عبد اللہ پادری تھا جو چپکے چپکے قرآن شریف کی آیتیں دکھاتا اور عبرانی کے ٹوٹے پھوٹے حرف پڑھتا تھا۔ اس کو بھی میعاد کے اندر سخت بیماری نے موت تک پہنچایا۔ اور معلوم نہیں کہ بچا یا گزر گیا۔ باقی رہا پادری عماد الدین اس کے گلے میں ہزار لعنت کی ذلت کا لمبا رسہ پڑا جو نور الحق کے جواب سے عاجز ہونے سے اس کو اور اس کے تمام بھائیوں کو نصیب ہوا۔ اب فرمایئے اس تمام فریق میں سے ہاویہ سے کون بچا کسی ایک کا تو نشان دیں۔ (ایضاً صفحہ 60)

ہر ایک امر اُسی طور سے ظاہر ہوا جس طور سے خدا کے الہام میں وعدہ تھا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”اور توجہ سے یاد رکھنا چاہئے کہ ہاویہ میں گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبد اللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ اس کے دامن گیر ہوگیا اور ہول اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا یہی اصل ہاویہ تھا اور سزائے موت اس کے کمال کے لئے ہے جس کا ذکر الہامی عبارت میں موجود بھی نہیں بے شک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جس کو عبد اللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا لیکن وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اس میں کسی قدر مہلت دی گئی کیونکہ حق کا رعب اس نے اپنے سر پر لے لیا اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اس شرط سے کسی قدر فائدہ اٹھانے کا مستحق ہوگیا جو الہامی عبارت میں درج ہے اور ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا ظہور اسی طور سے ہو جس طور سے خدا تعالیٰ کے الہام میں وعدہ ہوا۔“ (ایضاً صفحہ 5)

ایک فیصلہ کن تجویز اور عبد اللہ آتھم کے لئے ایک ہزار روپے کا انعام

مخالف کہہ سکتا ہے کہ تم جھوٹے اور تمہارا الہام جھوٹا آتھم نے حق کی طرف رجوع نہیں کیا۔ اب اس امر کا فیصلہ کیونکر ہو کہ آتھم نے فی الحقیقت حق کی طرف رجوع کیا تھا۔ اس کے فیصلہ کیلئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی اور اس کے لئے ایک ہزار روپے کا انعام بھی رکھا۔ آپؑ نے فرمایا :

”اگر عیسائی صاحبان اب بھی جھگڑیں اور اپنی مکارانہ کارروائیوں کو کچھ چیز سمجھیں یا کوئی اور شخص اس میں شک کرے تو اس بات کے تصفیہ کے لئے کہ فتح کس کو ہوئی آیا اہل اسلام کو جیسا کہ درحقیقت ہے یا عیسائیوں کو جیسا کہ وہ ظلم کی راہ سے خیال کرتے ہیں تو مَیں ان کی پردہ دری کے لئے مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ اگر وہ دروغ گوئی اور چالاکی سے باز نہ آئیں تو مباہلہ اس طور پر ہوگا کہ ایک تاریخ مقرر ہوکر ہم فریقین ایک میدان میں حاضر ہوں اور مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کھڑے ہوکر تین مرتبہ ان الفاظ کا اقرار کریں کہ اس پیشگوئی کے عرصہ میں اسلامی رعب ایک طرفۃ العین کے لئے بھی میرے دل پر نہیں آیا اور میں اسلام اور نبی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ناحق پر سمجھتا رہا اور سمجھتا ہوں اور صداقت کا خیال تک نہیں آیا اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت اور الوہیت پر یقین رکھتا رہا اور رکھتا ہوں اور ایسا ہی یقین جو فرقہ پروٹسٹنٹ کے عیسائی رکھتے ہیں۔ اور اگر مَیں نے خلاف واقعہ کہا ہے اور حقیقت کو چھپایا ہے تو اَے خدائے قادر مجھ پر ایک برس میں عذابِ موت نازل کر۔ اس دعا پر ہم آمین کہیں گے۔ اور اگر دُعا کا ایک سال تک اثر نہ ہوا اور وہ عذاب نازل نہ ہوا جو جھوٹوں پر نازل ہوتا ہے تو ہم ہزار روپیہ مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کو بطور تاوان کے دینگے چاہیں تو پہلے کسی جگہ جمع کرا لیں اور اگر وہ ایسی درخواست نہ کریں تو یقیناً سمجھو کہ وہ کاذب ہیں اور غلو کے وقت اپنی سزا پائینگے۔ ہمیں صاف طور پر الہاماً معلوم ہوگیا ہے کہ اس وقت تک عذاب موت ٹلنے کا یہی باعث ہے کہ عبد اللہ آتھم نے حق کی عظمت کو اپنی خوفناک حالت کی وجہ سے قبول کر کے ان لوگوں سے کسی درجہ پر مشابہت پیدا کرلی ہے جو حق کی طرف رجوع کرتے ہیں اس لئے ضرور تھا کہ ان کو کسی قدر اس شرط کا فائدہ ملتا۔ اور اس امر کو وہ لوگ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ جو ان کے حالات پر غور کریں اور ان کی تمام بے قراریوں کو ایک جگہ میزان دے کر دیکھیں کہ کہاں تک پہنچ گئی تھیں کیا وہ ہاویہ تھا یا کچھ اور تھا۔ اور اگر کوئی ناحق انکار کرے تو اس کے سمجھانے کے لئے وہ قطعی فیصلہ ہے جو میں نے لکھ دیا ہے تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد۔ (ایضاً صفحہ 6)

اگر عبد اللہ آتھم سچے ہیں تو مردِ میدان بنکر اقرار کریں کہ وہ اسلامی پیشگوئی کی عظمت سے خوفزدہ نہیں ہوئے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

ہم اپنی فتح یابی کا قطعی فیصلہ کرنے کیلئے اور تمام دنیا کو دکھانے کیلئے کہ کیونکر ہم کو فتح نمایاں حاصل ہوئی، یہ سہل اور آسان طریق تصفیہ پیش کرتے ہیں کہ اگر مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کے نزدیک ہمارا یہ بیان بالکل کذب اور دروغ اور افترا ہے تو وہ مرد میدان بن کر اس اشتہار کے شائع ہونے سے ایک ہفتہ تک ہماری مفصلہ ذیل تجویز کو قبول کر کے ہم کو اطلاع دیں۔ اور تجویز یہ ہے کہ اگر اس پندرہ (15) مہینہ کے عرصہ میں کبھی ان کو سچائی اسلام کے خیال نے دل پر ڈرانے والا اثر نہیں کیا اور نہ عظمت اور صداقت الہام نے گرداب غم میں ڈالا اور نہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اسلامی توحید کو انہوں نے اختیار کیا اور نہ ان کو اسلامی پیشگوئی سے دل میں ذرہ بھی خوف آیا اور نہ تثلیث کے اعتقاد سے وہ ایک ذرّہ متزلزل ہوئے تو وہ فریقین کی جماعت کے روبرو تین مرتبہ انہیں باتوں کا انکار کریں کہ میں نے ہرگز ایسا نہیں کیا اور عظمت اسلام نے ایک لحظہ کے لئے بھی دل کو نہیں پکڑا اور میں مسیح کے ابنیت اور الوہیّت کا زور سے قائل رہا اور قائل ہوں اور دشمن اسلام ہوں۔ اور اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو میرے پر ایک ہی برس کے اندر وہ ذلت کی موت اور تباہی آوے جس سے یہ بات خلق اللہ پر کھل جائے کہ میں نے حق کو چھپایا۔ جب مسٹر آتھم صاحب یہ اقرار کریں تو ہر ایک مرتبہ کے اقرار میں ہماری جماعت آمین کہے گی۔ تب اسی وقت

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم لوگوں میں سے ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ

حضرت ابوبکر سب سے بہتر ہیں، پھر حضرت عمر بن خطاب، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم

بخدا اللہ تعالیٰ نے شیخین کو اور تیسرے جو ذوالنورین ہیں ہر ایک کو اسلام کے دروازے اور خیر الانامؐ کی فوج کے ہراول دستے بنایا ہے (حضرت مسیح موعودؑ)

پندرہ مرحومین مکرم محمد صادق صاحب دُرگارام پوری بنگلہ دیش، مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ رشید احمد اٹھوال صاحب دارالیمن ربوہ، مکرم منظور احمد شاد صاحب لندن، مکرمہ حمیدہ اختر صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن سلیم صاحب امریکہ، مکرم ناصر پیٹر لُطسین صاحب جرمنی، مکرمہ رضیہ تنویر صاحبہ اہلیہ خلیل احمد تنویر صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب آف سرگودھا، مکرمہ بشریٰ حمید انور عدنی صاحبہ اہلیہ حمید انور صاحب آف یمن، مکرمہ نور الصباح ظفر صاحبہ اہلیہ محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ کینیا، مکرم سلطان علی ریحان صاحب، مکرم مولوی غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ جموں کشمیر، مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب عارف درویش قادیان، مکرم خالد سعد اللہ المصری صاحب آف اُردن، مکرم محمد منیر صاحب دارالفضل ربوہ اور مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب دارالبرکات ربوہ کا ذکر خیر اور نمازِ جنازہ غائب

’’الاسلام‘‘ ٹیم کے تیار کردہ قرآنِ کریم کے جدید سرچ انجن کے پہلے ورژن کے اجرا کا اعلان

الجزائر اور پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت کے پیشِ نظر خصوصی دعاؤں کی مکرر تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 اپریل 2021ء بمطابق 9 شہادت 1400 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ حضرت عثمانؓ کا کیا مقام تھا، صحابہؓ ان کو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اور اس کے بعد بھی دیکھتے تھے۔ اس بارے میں روایت ہے۔ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم لوگوں میں سے ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ حضرت ابوبکر سب سے بہتر ہیں۔ پھر حضرت عمر بن خطاب۔ پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم۔ بخاری کی روایت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب فضل ابی بکر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3655)

اور ایک دوسری روایت بخاری میں اس طرح ہے۔ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے۔ کسی کو بھی حضرت ابوبکرؓ کے برابر نہیں سمجھا کرتے تھے۔ پھر حضرت عمرؓ کے برابر۔ پھر حضرت عثمانؓ کے برابر۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو چھوڑ دیتے تھے۔ ان میں سے کسی کو ایک دوسرے سے افضل نہیں سمجھتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب عثمان ....حدیث 3697)

پھر حضرت عثمانؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین لوگوں میں شمار ہونے کے بارے میں جو روایات ملتی ہیں اس میں محمد بن حَنَفِیّہ کی روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوبکرؓ۔ میں نے پوچھا ان کے بعد کون؟ انہوں نے کہا پھر عمرؓ۔ پھر میں نے ڈرتے ہوئے پوچھا کہ پھر کون؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عثمانؓ۔ پھر میں نے کہا اے میرے باپ! ان کے بعد کیا آپؓ؟ تو آپؓ نے جواب دیا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

(سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی التفضیل حدیث نمبر 4629)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو تعلق تھا اور آپؐ کی نظر میں ان کا جو مقام تھا اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ سے بغض رکھنے والے ایک شخص کا جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھا۔ اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپؐ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں لیکن آپؐ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہؐ! اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کسی کی نماز جنازہ چھوڑی ہو۔

اس پر آپؐ نے فرمایا یہ شخص عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب المناقب باب فی مناقب عثمان ....حدیث نمبر 3709)

پھر حضرت عثمانؓ کے انصاف کے بارے میں روایت آتی ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنے بھائی کا بھی قصور ثابت ہونے پر ان کو سزا دینے کا کہا۔ عبید اللہ بن عدی نے بیان کیا حضرت مِسْوَر بن مَخْرَمَہؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن اسود بن عَبْدِ یَغُوث دونوں نے مجھے کہا کہ تمہیں کیا بات روکتی ہے کہ حضرت عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید سے متعلق گفتگو کرو کیونکہ لوگوں نے ان کے متعلق بعض غلط باتوں کی وجہ سے بہت چہ میگوئیاں کی ہیں تو میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا۔ وہ نماز کے لیے باہر آئے۔ میں نے کہا آپؓ سے مجھے ایک کام ہے اور وہ آپؓ کی خیر خواہی ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا بھلے آدمی تم سے...... مَعْمَر نے کہا۔ میں سمجھتا ہوں انہوں نے کہا ہے ان کا پیغام لے کے آیا ہے تو۔ پھر کہا میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ یہ سن کر وہ شخص جو حضرت عثمانؓ کے پاس گیا تھا وہاں سے چل دیا اور ان لوگوں کے پاس واپس آیا۔ اتنے میں حضرت عثمانؓ کا پیغامبر آیا اور میں ان کے پاس گیا۔ انہوں نے پوچھا تمہاری خیر خواہی کیا ہے؟ کہتا تھا ناں آپ کی خیر خواہی چاہتا تھا۔ تو میں نے کہا اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپؐ پر کتاب نازل کی اور آپؓ بھی انہی لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قبول کی اور آپؓ نے دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور آپؓ نے حضور کی روش دیکھی اور پھر میں نے کہا کہ ولید جو حضرت عثمانؓ کے بھائی تھے اس کے متعلق لوگ بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے مجھ سے پوچھا اور کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا؟ میں نے کہا نہیں لیکن آپؓ کے علم سے وہ باتیں مجھے پہنچی ہیں۔ زمانہ تو نہیں پایا لیکن وہ باتیں مجھ تک پہنچی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی تھیں اور جو ایک کنواری عورت کو بھی اس کے پردے میں پہنچتی ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اما بعد۔ اللہ نے یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچائی کے ساتھ بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت قبول کی اور میں ان تمام باتوں پر ایمان لایا جن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کیے گئے اور میں نے دو ہجرتیں بھی کیں جیسا کہ تم نے کہا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اور آپؐ کی بیعت کی اور اللہ کی قسم! میں نے آپؐ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ آپؐ سے کوئی دغا کیا یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو وفات دی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ بھی میرے لیے ویسے ہی مطاع رہے۔ حضرت عمرؓ بھی ویسے ہی مطاع رہے، ان کی بھی میں نے اطاعت کی۔ پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا ابھی وہی حق نہیں جو ان کا ہے، جو پہلے دو خلفاء کا ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا پھر کیا باتیں ہیں جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچتی رہتی ہیں اور یہ جو ولید کے معاملے سے متعلق تم نے ذکر کیا ہے تو ہم ان شاء اللہ اس کو واجبی سزا دیں گے یعنی جو سزا اس جرم کے لیے ہے جو جرم اس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اس نے کیا تو اس کی سزا دیں گے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ اس کو دُرّے لگائیں تو انہوں نے اس

کو اسّی درّے لگائے۔ (صحیح بخاری کتاب اصحاب النبی ﷺ باب مناقب عثمان......حدیث 3696)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اس کی شرح میں بیان کرتے ہیں۔ یہ بخاری کی روایت ہے کہ ’’ولید بن عقبہ کے خلاف تعزیر عائد کرنے کا جو ذکر ہے اس کا تعلق شراب پینے کے الزام سے ہے۔ شہادت سے ثابت ہونے پر کہ وہ زمانہ جاہلیت والی شراب ہی تھی نہ کہ منقہ یا کھجور کا شربت۔ حضرت عثمانؓ نے قرابت کا لحاظ نہیں فرمایا بلکہ قرابت کی وجہ سے اسے دوگنا سزا دی۔ بجائے چالیس کے اسّی کوڑے لگوائے اور یہ تعداد حضرت عمرؓ کے تعامل سے ثابت تھی۔‘‘ (اردو ترجمہ صحیح بخاری جلد 7 صفحہ 192 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پھر ایک روایت میں آتا ہے عطاء بن یزید نے انہیں خبر دی کہ حُمران نے جو کہ حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام تھے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک برتن منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھ تین بار پانی ڈال کر دھوئے۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی اور ناک صاف کیا۔ پھر اپنا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک تین تین بار دھوئے۔ پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور پھر اس طرح دو رکعتیں پڑھیں کہ ان میں اپنے نفس سے باتیں نہ کیں تو جو گناہ بھی اس سے پہلے ہو چکے ہیں ان سب سے اس کی مغفرت کی جائے گی۔

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء ثلاثا ثلاثا حدیث 159)

جمعہ کے دن دوسری اذان کا جو اضافہ ہوا ہے یہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ہوا یعنی پہلی اذان جو ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ زہری نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ جمعہ کے دن پہلی اذان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں اس وقت ہوا کرتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا اور لوگ بہت ہو گئے تو انہوں نے زَوْرَاء میں تیسری اذان بڑھا دی۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ زَوْرَاء مدینہ کے بازار میں ایک مقام ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الاذان یوم الجمعۃ حدیث 912)

فقہ احمدیہ میں بھی اس کے متعلق حدیث کے حوالے سے لکھا ہوا ہے کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں جمعہ کے دن منبر کے پاس (جو یقیناً مسجد کے اندر رکھا ہوا تھا) ایک ہی اذان دی جاتی تھی۔ بعد میں حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں دوسری اذان کا رواج پڑا جو مسجد کے دروازہ پر پڑے ہوئے ایک بڑے پتھر پر کھڑے ہو کر دی جاتی تھی جس کا نام زَوْرَاء تھا۔‘‘ (فقہ احمدیہ (عبادات) صفحہ 122)

صحیح بخاری کی شرح ’نعمۃ الباری‘ میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے۔ ’’ابن شہاب زہری نے سائب سے روایت کی ہے کہ اس باب کی حدیث میں اس کو تیسری اذان جو کہا ہے وہ اقامت کے اعتبار سے ہے۔‘‘

(نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری جلد 2 صفحہ 837 حدیث نمبر 912 رومی پبلیکیشنز لاہور 2013ء)

پہلے دو اذانیں تھیں۔ تیسری اذان دلوائی جاتی تھی۔ پہلی روایت جو میں نے پڑھی تھی اس میں لکھا تھا ناں کہ لوگ بہت ہو گئے تو انہوں نے زَوْرَاء میں تیسری اذان بڑھا دی۔ تیسری اذان سے مراد یہ ہے کہ پہلی اذان، دوسری اذان یہ اور تکبیر جو ہے اس کو بھی اذان کے نام سے کہا گیا ہے اس طرح تین دفعہ نماز کے لیے بلایا جاتا ہے۔

عید کے روز جمعہ کی نماز سے رخصت کے بارے میں بھی روایت ملتی ہے۔ ابن اَزْھَر کا آزاد کردہ غلام ابو عُبید بیان کرتا ہے کہ اس نے حضرت عمرؓ کی اقتدا میں ایک عید الاضحیٰ کے دن نماز عید ادا کی۔ آپؓ نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی۔ پھر آپؓ نے لوگوں سے خطاب فرمایا اور کہا اے لوگو! یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک تو روزوں کے افطار ہونے کی خوشی میں عید کا دن ہے اور دوسرا وہ دن ہے جب تم اپنی قربانیوں میں سے کھاتے ہو۔ ابوعبید کہتا ہے کہ پھر اس نے حضرت عثمان بن عفانؓ کے زمانے میں آپؓ کے پیچھے ایک عید پڑھی۔ وہ جمعہ کا دن تھا۔ آپؓ نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی۔ پھر آپؓ نے لوگوں سے خطاب فرمایا اور کہا اے لوگو! یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے لیے دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ پس مدینہ کے اطراف میں رہنے والوں میں سے جو جمعہ کا انتظار کرنا چاہتا ہے تو وہ انتظار کر سکتا ہے اور جو واپس جانا پسند کرتا ہے تو اس کو میری طرف سے واپس جانے کی اجازت ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاضاحی باب مایوکل من لحوم الاضاحی ومایتزود منہا حدیث 5571-5572)

فقہ احمدیہ میں ایک چیز جو لکھی گئی ہے اس پہ مجھے تو ابھی تک کوئی واضح ثبوت نہیں ملے۔ وہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ اگر جمعہ اور عید ایک روز جمع ہو جائیں تو عید کی نماز کے بعد نہ جمعہ پڑھا جائے اور نہ ظہر بلکہ عصر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھی جائے۔

’’چنانچہ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ ایک بار جمعہ اور عید الفطر دونوں ایک دن میں اکٹھے ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے فرمایا ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں ان کو اکٹھا کر کے پڑھا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے دونوں کیلئے دو رکعتیں دوپہر سے پہلے پڑھیں۔ اسکے بعد عصر تک کوئی نماز نہ پڑھی۔ یعنی اس دن صرف نماز عصر ادا کی۔‘‘

(فقہ احمدیہ (عبادات) صفحہ 177)

اس بارے میں ابھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی یہی فرمایا تھا۔ اور تحقیق کی تھی۔ (خطباتِ طاہر جلد 6 صفحہ 374 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 29 مئی 1987ء)

پہلے میرا خیال تھا کہ ضرورت نہیں پھر کیونکہ کوئی اور ایسی روایات نہیں ملیں جو براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعامل سے یا عمل سے ثابت ہوتی ہوں جبکہ ظہر کی نماز بھی چھوڑی گئی ہو۔ یہی ایک روایت ہے جو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کیا۔ تو اس بارے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ فقہ دوبارہ ریوائز (revise) ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے اس بات کو مزید غور سے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کہاں تک یہ صحیح ہے کہ ظہر کی نماز بھی نہ پڑھی جائے۔ جمعہ تو ٹھیک ہے نہیں پڑھا جائے گا لیکن یہ کہنا کہ ظہر کی نماز بھی نہ پڑھی جائے اس میں سوائے اس روایت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست یا خلفائے راشدین سے براہ راست کوئی ایسی روایت نہیں ملتی یا ابھی تک سامنے نہیں آئی۔ جہاں تک میں نے تحقیق کروائی ہے۔

جمعہ کے دن غسل کے بارے میں روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ داخل ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ان کے متعلق اشارۃً فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اذان کے بعد بھی دیر سے آتے ہیں؟ اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا اے امیر المومنین! میں تو اذان سنتے ہی وضو کر کے چلا آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا صرف وضو۔ کیا آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو چاہیے کہ وہ غسل کرے۔

(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ حدیث 1956)

اگر پانی میسر ہے، سہولتیں میسر ہیں تو غسل کرنا ضروری ہے۔ ’’سلسلہ احادیث میں دوسرے صحابہ کی نسبت حضرت عثمانؓ سے مرفوع احادیث بہت کم مروی ہیں۔ آپ کی کل روایتوں کی تعداد 146 ہے جن میں تین متفق علیہ ہیں یعنی بخاری و مسلم دونوں میں موجود ہیں اور آٹھ صرف بخاری میں اور پانچ صرف مسلم میں ہیں۔ اس طرح صحیحین میں آپؓ کی کل سولہ حدیثیں ہیں۔ ان کی روایات کی قلت کی وجہ یہ ہے کہ وہ روایات حدیث میں‘‘ یعنی حضرت عثمانؓ روایات حدیث میں ’’حد درجہ محتاط تھے۔ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے میں یہ چیز مانع ہوتی ہے کہ شاید دیگر صحابہ کے مقابلہ میں میرا حافظہ زیادہ قوی نہ ہو۔‘‘ کہتے ہیں کوئی بات میں بیان کروں تو یہ روک ہوتی ہے کہ یہ نہ ہو کہ دوسرے صحابہ کے مقابلے میں میرا حافظہ اتنا مضبوط نہ ہو اور ان کی بات صحیح ہو۔ اس لیے میں روایات بیان کرنے میں بڑا محتاط ہوں۔ فرمایا کہ ’’لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو شخص میری طرف وہ منسوب کرے گا جو میں نے نہیں کہا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔ اسی لیے وہ (حضرت عثمانؓ) حدیث کی روایت میں سخت احتیاط کرتے تھے۔‘‘ ’’عبدالرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے کسی صحابی کو حضرت عثمانؓ سے زیادہ پوری بات کرنے والا نہیں دیکھا لیکن وہ حدیث بیان کرتے ڈرتے تھے۔‘‘

(سیر الصحابہؓ خلفائے راشدینؓ از شاہ معین الدین احمد ندوی جلد 1 صفحہ 204)

حُمران بن اَبان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ کُلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ دھویا اور بازوؤں کو تین تین مرتبہ دھویا اور سر پر اور دونوں پاؤں کے اوپر والے حصہ پر مسح فرمایا۔ پھر آپؓ ہنس پڑے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کیا تم مجھ سے ہنسنے کی وجہ نہیں پوچھو گے؟ انہوں نے کہا اے امیر المومنین! آپؓ کیوں ہنسے تھے؟ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے اسی جگہ کے قریب پانی منگوایا۔ پھر آپؐ نے اسی طرح وضو کیا جیسا کہ میں نے وضو کیا ہے۔ پھر آپؐ ہنس دیے۔ پھر آپؐ نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں کس وجہ سے ہنسا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کس وجہ سے ہنسے ہیں! آپؐ نے فرمایا انسان جب وضو کا پانی منگوائے اور اپنا چہرہ دھوئے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے جو چہرے سے ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب وہ اپنے پاؤں پاک کرتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد اول صفحہ 201 مسند عثمان بن عفان، حدیث نمبر 415، عالم الکتب بیروت 1998ء)

یہ روایت اصل میں تو پہلی وضو والی روایت کے ساتھ ہی بیان ہونی چاہیے تھی۔ بہرحال اب بیان ہو گئی۔

حضرت عثمانؓ کی شادیاں اور اولاد کے متعلق جو روایات ہیں اس کے مطابق حضرت عثمانؓ نے آٹھ شادیاں کیں۔ یہ سب شادیاں اسلام قبول کرنے کے بعد کیں۔ آپؓ کی ازواج اور اولاد کے نام درج ذیل ہیں۔ حضرت رقیہ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؓ کے بطن سے آپؓ کے فرزند عبداللہ بن عثمان پیدا ہوئے۔ حضرت امّ کلثومؓ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ نے آپؓ سے شادی کی۔ حضرت فاختہ بنت غزوانؓ۔ آپ حضرت عُتبہ بن غزوانؓ کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کے بطن سے آپؓ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بھی عبداللہ تھا اور اس کو عبداللہ الاصغر کہا جاتا تھا۔ حضرت ام عمرو بنت جُنْدُب اَزْدِیہ۔ ان کے بطن سے عمرو، خالد، اَبان، عمر اور مریم کی ولادت ہوئی۔ حضرت فاطمہ بنت ولید مخزومیہؓ۔ ان کے بطن سے ولید، سعید اور ام سعید کی ولادت ہوئی۔ حضرت ام البنین بنت عُیَیْنَہ بن حِصْن فزاریہؓ۔ ان کے بطن سے آپؓ کے فرزند عبدالملک کی ولادت ہوئی۔ حضرت رَمْلَہ بنت شَیْبَہ بن رَبِیعہؓ۔ ان کے بطن سے عائشہ، ام اَبان اور ام عمرو کی ولادت ہوئی۔ حضرت نائلہ بنتِ فَرَافِصَہ بِن اَحْوَص یہ پہلے نصرانی تھیں لیکن رخصتی سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا اور اچھی مسلمان ثابت ہوئیں۔ ان سے آپؓ کی بیٹی مریم پیدا ہوئیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک بیٹا عنبسہ بھی پیدا ہوا تھا۔ حضرت عثمانؓ کی جب شہادت ہوئی تو اس وقت ایک روایت کے مطابق آپ کی یہ چار ازواج آپ کے پاس تھیں۔ حضرت رملہؓ اور حضرت نائلہؓ اور حضرت ام البنین اور حضرت فاختہؓ جبکہ ایک اَور روایت کے مطابق محاصرہ کے ایام میں حضرت عثمانؓ نے حضرت ام البنین کو طلاق دے دی تھی۔

(تاریخ الطبری جلد 5 صفحہ 200 ثم دخلت سنۃ خمس وثلاثین/ ذکر اولادہ وازواجہ، دار الفکر بیروت 1998ء)

(سیرۃ امیر المؤمنین عثمان بن عفان، از صلابی صفحہ 17 الفصل الاول، المبحث الاول اسمہ ونسبہ وکنیتہ ......، دار المعرفۃ بیروت 2006ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سورۂ نور کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک نور معرفت کا ہوتا ہے جس سے بھلے برے کی تمیز ہوتی ہے۔ وہ نور ان گھروں میں ہوتا ہے جن گھروں میں صبح شام اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے۔ وہاں جو لوگ رہتے ہیں وہ تاجر ہیں۔ ان کے گھر چھوٹے ہیں مگر کسی دن اللہ ان کے گھروں کو بڑا بنا دے گا۔ چنانچہ اس قرآن شریف کا جمع کرنے والا حضرت ابوبکر صدیقؓ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ۔ پھر حضرت عثمانؓ

اس کے شائع کرنے والے ہیں۔ پھر حضرت علیؓ جن سے سچے روحانی علوم دنیا میں پہنچے۔ حضرت خلیفہ اولؓ کہتے ہیں کہ میں نے بھی خود بلاواسطہ حضرت علیؓ سے قرآن کے بعض معارف سیکھے ہیں۔ پھر حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان رکوعوں میں یہ بھی بتا دیا ہے کہ انصار میں خلافت نہ ہوگی بلکہ مہاجرین میں۔ پھر یہ بتایا کہ ان کا مقابلہ مسلمان بھی کریں گے اور کفار بھی۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کی مخالفت اسی طرح ہوئی۔ بعض لوگ خلافت کے قائل نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کی مثال دی کہ ایک وہ جو کلر کے بخارات کو پانی سمجھے۔ دوسرے وہ جو شریعت کے سمندر میں بھی ہو کر مقابلہ کریں گے۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ انجام یہ کہ چرند پرند ان کا گوشت کھائیں گے۔ خلفائے راشدین میں سے حضرت ابوبکرؓ کے لیے بہت مشکلات تھے۔ لشکر حضرت اسامہؓ کے ساتھ روانہ کر دیا گیا تھا۔ ادھر عرب میں جابجا بغاوت پھیل گئی۔ مکہ میں لوگ آمادہ بغاوت تھے کہ وہاں ایک عقل مند انسان پہنچ گیا، اس نے مکہ والوں کو کہا کہ تم ایمان لانے میں سب سے پیچھے تھے اب مرتد ہونے میں سب سے پہلے ہو۔ اس پر وہ باز آ گئے۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ (النور:49) میں جس گروہ کا ذکر ہے وہ نہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں، نہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں، نہ حضرت عثمانؓ و علیؓ کے زمانے میں غرض کبھی بھی مظفر و منصور نہیں ہوا۔ یہ گروہ کبھی کامیاب نہیں ہوا۔ مگر دوسرا فریق سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا (البقرہ:286) کہنے والا ہے۔ مظفر و منصور رہا۔ ہمیشہ کامیاب رہا۔ چنانچہ قرآن مجید نے فرمایا ہے وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (البقرہ:6)

(ماخوذ از حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 223)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ ’’میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔‘‘

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 294)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ یعنی حضرت عثمانؓ اور ’’حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب واقعی طور پر دین میں امین تھے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لیے مشکل تھا جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی منجانب اللہ بتا سکتے۔‘‘

(مکتوباتِ احمد جلد دوم صفحہ 151 مکتوب نمبر 2 مکتوب بنام حضرت خان صاحب محمد علی خان صاحب مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’بخدا اللہ تعالیٰ نے شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو اور تیسرے جو ذوالنورین ہیں ہر ایک کو اسلام کے دروازے اور خیر الانام (محمد رسول اللہؐ) کی فوج کے ہراول دستے بنایا ہے۔ پس جو شخص ان کی عظمت سے انکار کرتا ہے اور ان کی قطعی دلیل کو حقیر جانتا ہے اور ان کے ساتھ ادب سے پیش نہیں آتا بلکہ ان کی تذلیل کرتا اور ان کو برا بھلا کہنے کے درپے رہتا ہے اور زبان درازی کرتا ہے مجھے اس کے بد انجام اور سلب ایمان کا ڈر ہے اور جنہوں نے ان کو دکھ دیا، ان پر لعن کیا اور بہتان لگائے تو دل کی سختی اور خدائے رحمٰن کا غضب ان کا انجام ٹھہرا۔ میرا بارہا کا تجربہ ہے اور میں اس کا کھلے طور پر اظہار بھی کر چکا ہوں کہ ان سادات سے بغض و کینہ رکھنا برکات ظاہر کرنے والے اللہ سے سب سے زیادہ قطع تعلقی کا باعث ہے اور جس نے بھی ان سے دشمنی کی تو ایسے شخص پر رحمت اور شفقت کی سب راہیں بند کر دی جاتی ہیں اور اس کے لئے علم و عرفان کے دروازے وا نہیں کئے جاتے اور اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی لذات و شہوات میں چھوڑ دیتا ہے اور نفسانی خواہشات کے گڑھوں میں گرا دیتا ہے اور اسے (اپنے آستانے سے) دور رہنے والا اور محروم کر دیتا ہے۔‘‘

(سر الخلافۃ، اردو ترجمہ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ صفحہ 28-29)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کچھ اسلام کا بنا ہے وہ اصحابِ ثلاثہ سے ہی بنا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 414) یعنی حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اہل تشیع کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ہم تمہاری گالیوں کا شکوہ کیا کریں کیونکہ تم تمام صحابہ کو گالیاں دیتے ہو مگر قدرے قلیل اور نیز تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں امہات المومنین کو لعنت سے یاد کرتے ہو اور گمان کرتے ہو کہ خدا کی کتاب میں کچھ زیادہ اور کم کیا گیا ہے اور کہتے ہو کہ وہ بیاضِ عثمان ہے اور خدا کی طرف سے نہیں ہے...... تم نے اسلام کو ایسا سمجھ لیا جیسا کہ ایک بیابان جس کی زمین خشک اور زراعت سے خالی ہے یعنی خدا کے مقربوں سے خالی ہے۔‘‘ پھر فرمایا ’’پس کون سی عزت تمہارے ہاتھوں سے باقی رہی اے حد سے نکلنے والو!؟‘‘

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 184-185)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’مجھے میرے رب کی طرف سے خلافت کے بارے میں از روئے تحقیق تعلیم دی گئی ہے اور محققین کی طرح مَیں اس حقیقت کی تہ تک پہنچ گیا اور میرے رب نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ صدیق اور فاروق اور عثمان (رضی اللہ عنہم) نیکوکار اور مومن تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ نے چن لیا اور جو خدائے رحمٰن کی عنایات سے خاص کئے گئے اور اکثر صاحبانِ معرفت نے ان کے محاسن کی شہادت دی۔ انہوں نے بزرگ و برتر خدا کی خوشنودی کی خاطر وطن چھوڑے۔ ہر جنگ کی بھٹی میں داخل ہوئے اور موسم گرما کی دوپہر کی تپش اور سردیوں کی رات کی ٹھنڈک کی پروانہ کی بلکہ نوخیز جوانوں کی طرح دین کی راہوں پر محوِ خرام ہوئے اور اپنوں اور غیروں کی طرف مائل نہ ہوئے اور اللہ رب العالمین کی خاطر سب کو خیرباد کہہ دیا۔ ان کے اعمال میں خوشبو اور ان کے افعال میں مہک ہے اور یہ سب کچھ ان کے مراتب کے باغات اور ان کی نیکیوں کے گلستانوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور ان کی بادِ نسیم اپنے معطر جھونکوں سے ان کے اَسرار کا پتہ دیتی ہے اور ان کے انوار اپنی پوری تابانیوں سے ہم پر ظاہر ہوتے ہیں۔ پس تم ان کے مقام کی چمک دمک کا ان کی خوشبو کی مہک سے پتہ لگاؤ اور جلد بازی کرتے ہوئے بدگمانیوں کی پیروی مت کرو اور بعض روایات پر تکیہ نہ کرو! کیونکہ ان میں بہت زہر اور بڑا غلو ہے اور وہ قابل اعتبار نہیں ہوتیں۔ ان میں سے بہت ساری روایات تہ و بالا کرنے والی آندھی اور بارش کا دھوکا دینے والی بجلی کے مشابہ ہیں۔ پس اللہ سے ڈر اور ان (روایات) کی پیروی کرنے والوں میں سے نہ بن۔‘‘

(سر الخلافۃ، اردو ترجمہ شائع کردہ نظارت اشاعت صفحہ 25-26)

اس کے ساتھ ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ختم ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ کا ذکر ان شاء اللہ آئندہ شروع ہوگا۔

آج بھی ایک تو یہ ہے کہ ’الاسلام‘ نے قرآن سرچ کی نئی ویب سائٹ کا پہلا ورژن (version) تیار کیا ہے۔ HolyQuran.io۔ یہ ویب سائٹ الاسلام سے علیحدہ دیکھی جا سکتی ہے۔ کسی بھی سورت، آیت، لفظ یا مضمون کو عربی انگریزی یا اردو میں ایک جدید سرچ انجن کے ذریعہ تلاش کیا جا سکتا ہے اور سرچ نتائج کو احمدی اور غیر احمدی تراجم کے ساتھ بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ہر آیت کے ساتھ اس کی تفسیر، مضامین اور متعلقہ آیات دیکھی جا سکتی ہیں۔ مزید مواد پر بھی کام جاری ہے اور ان شاء اللہ اس کا اگلا حصہ جلسہ سالانہ یوکے 2021ء تک تیار کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ الاسلام ویب سائٹ پر قرآن پڑھنے سننے اور سرچ کی ویب سائٹ ReadQuran.app کا بھی نیا دیدہ زیب ورژن تیار کر لیا گیا ہے جس میں انگریزی تفاسیر کے ساتھ تفسیر صغیر کے نوٹس انگریزی لفظ بلفظ ترجمہ، مضامین کا انڈیکس اور بہت سے مفید اضافے جو روزمرہ کی تلاوت سے قرآن میں مفید ہوں گے شامل کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ پراجیکٹ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا باعث بنے اور احباب جماعت بھی ان سے بھرپور فائدہ حاصل کرنے والے ہوں۔

اس کے ساتھ ہی میں پاکستان کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی حالات بدلے۔ ان کیلئے آسانیاں پیدا کرے۔ اسی طرح الجزائر کے احمدیوں کیلئے بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ثبات قدم عطا کرے اور ان کے حالات میں تبدیلی پیدا کرے۔

اب میں بعض وفات یافتگان کا ذکر کروں گا جن کے جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ اب جو بہت ساری درخواستیں آتی ہیں تو مشکل ہے کہ ہر ایک کا یہاں ذکر کیا جائے اور جنازہ پڑھایا جائے بہرحال کچھ کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ باقی میں نے ان میں شامل کر لیے ہیں۔ ان کا نام لیے بغیر ہی وہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ بہرحال جن کا ذکر کرنا ہے وہ میں اب پڑھ دیتا ہوں۔ ان میں مکرم محمد صادق صاحب دُرگارام پوری ہیں۔ یہ محمد صادق صاحب دُرگارام پوری ڈھاکہ بنگلہ دیش کے ہیں۔ 14 ؍نومبر 2020ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

مرحوم نے دیگر عہدوں کے علاوہ لمبا عرصہ تک نیشنل سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ واقفین نو اور والدین کے ساتھ کلاسز کے اہتمام کیلئے دور دراز کی جماعتوں کا باقاعدہ دورہ کیا کرتے تھے اور باقاعدگی سے یہ مسجد جایا کرتے تھے جب تک انہیں بیماری نے مجبور نہیں کیا۔ مرحوم موصی تھے اور ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

اگلی ایک خاتون ہیں مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ رشید احمد اٹھوال صاحب دارالیمن ربوہ۔ یہ نعیم باجوہ صاحب پرنسپل جامعہ مبشرین برکینا فاسو کی ساس ہیں۔ 16 ؍جنوری کو ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ لجنہ دارالیمن غربی کی مجلس عاملہ میں مجموعی طور پر سترہ سال ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ مختلف ممالک میں ان کو مالی قربانیوں کی توفیق ملی اور لاکھوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کو مالی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ وفات سے چند گھنٹے پہلے بھی ان کی آنکھ کھلی تو انہوں نے کہا کہ میری چوڑیاں کہاں ہیں؟ اور فوراً اپنے بیٹے کو کہا کہ یہ چوڑیاں بیچ کے تو صدر صاحب کو دے کے آؤ جو تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے کی تھیں۔ وہ ایم ٹی اے کیلئے قربان کر دیں کہ ڈش لگوا دیں۔

پھر ان کے دو بیٹے 1995ء میں جرمنی میں کار کے حادثے میں وفات پا گئے تھے۔ بڑے حوصلے سے صدمہ برداشت کیا اور کبھی اس حادثے کا ذکر نہیں کیا نہ شکوہ کیا۔ اس صدمے کو اللہ تعالیٰ کی رضا، راضی برضا رہ کر برداشت کیا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور جوش تھا۔ ربوہ کے اردگرد کے دیہات میں تبلیغ کیلئے دور دور تک نکل جاتی تھیں۔ قرآن مجید سے عشق تھا۔ خود قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرنے کے علاوہ محلے کے بچوں کو قرآن مجید اور یسرنا القرآن پڑھایا۔ مرحومہ موصیہ بھی تھیں۔ میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ تین بیٹیاں لندن میں ہیں ایک برکینا فاسو میں ہیں۔ یہاں بھی جو بیٹیاں ہیں وہ جماعت کا کام کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ منظور احمد شاد صاحب کا ہے جو 17 ؍جنوری کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ خاندان میں احمدیت آپ کے والد حضرت میاں عبدالکریم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے 1903ء میں آئی تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے گئے تھے۔ شاد صاحب 1956ء میں کراچی منتقل ہوئے۔ پھر وہاں بطور قائد ضلع کراچی خدمت کی توفیق ملی اور انہوں نے وہاں خدام الاحمدیہ میں بڑا اچھا کام کیا۔ پھر صدر جماعت ڈرگ روڈ کالونی اور نائب امیر کراچی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1984ء میں جس وفد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا سکھر میں استقبال کیا تھا آپ اس وفد میں شامل تھے اور ان کی روانگی تک ایئرپورٹ پہ ہی رہے۔ 2010ء میں لندن منتقل ہوئے۔ یہاں بیت الفتوح ہومیوپیتھک ڈسپنسری میں بھی باقاعدہ وقت دیا کرتے تھے۔ وفات کے وقت آپ سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری تربیت نومبائعین جماعت نوربری (Norbury) خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے دو پوتے اور ایک نواسہ مربی ہیں اور یہیں یوکے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ حمیدہ اختر صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن سلیم صاحب یو ایس اے کا ہے جو 19 ؍جنوری کو 92 سال کی عمر میں

وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو لمبا عرصہ تقریباً پچاس سال لجنہ اماء اللہ کراچی اور راولپنڈی میں جنرل سیکرٹری کے طور پر بھی، لجنہ صدر کے طور پر بھی، نگران قیادت کے طور پر بھی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ خلافت کی عاشق تھیں۔ بچوں کو بھی خلافت سے اخلاص کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ تمام عمر نمازوں کی پابند اور تہجد گزار رہیں۔ قرآن کو پڑھنے اور پڑھانے کا خاص اہتمام کرتی تھیں اور اپنے بچوں اور ان کے بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا۔ ان کو عمرہ کی سعادت بھی ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ آپ کی اولاد میں سے بھی کئی خادم دین ہیں اور جماعت کی مختلف حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ہیں، ڈاکٹر خلیل ملک صاحب ہیں۔ اچھی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ مکرم ناصر پیٹر لُطسین (Nasir Peter Lutzin) صاحب کا ہے۔ جرمن احمدی ہیں۔ جو 20/ جنوری کو وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ 1983ء کے ایک روز میرے والدین ہنوور (Hanover) شہر کے مرکزی بازار سے گزر رہے تھے کہ ان کی نظر ایک سٹال پر پڑی جو محض ایک میز پر مشتمل تھا اور جس پر چند تعارفی کتب پڑی تھیں اور اس کے پیچھے ایک دو غیر ملکی نوجوان کھڑے تھے۔ ان سے آپ کا تعارف ہوا تو پتہ چلا کہ یہ اسلام کی نمائندہ جماعت احمدیہ کا تبلیغی سٹال ہے۔ چنانچہ ان نوجوانوں سے سوالات بھی کیے اور لٹریچر بھی ساتھ لے لیا۔ لٹریچر پڑھنے کے بعد انہوں نے دوبارہ ان لوگوں سے رابطہ کر کے ملاقات کی۔ ان تینوں احمدیوں نے انہیں اپنے ہاں کھانے پہ بلایا۔ رمضان کا مہینہ تھا تو کہتی ہیں کہ افطاری پر میرے والدین ان کے گھر گئے۔ ان لوگوں نے فرش پر پرانے اخبار بچھا کر کھانا لگایا ہوا تھا۔ کوئی جگہ نہیں تھی بیٹھنے کی۔ نیچے زمین پر قالین پہ بیٹھ کر ساتھ اخبار بچھائے اور اس پر کھانا لگایا ہوا تھا۔ کھانا میرے والدین کو بڑا پسند آیا لیکن اس سے زیادہ ان لوگوں کی سادگی اور مہمان نوازی ان کو محسوس ہوئی۔ اس کا مزہ زیادہ آیا۔ پھر کہتی ہیں کھانے کے بعد بھی گفتگو ہوئی۔ پھر گھر آنا جانا شروع ہوا اور چند مہینوں تک مطالعہ اور تحقیق کرنے کے بعد 1984ء میں کہتی ہیں میرے والدین بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو گئے۔ یہ موقع عید کا تھا اور کہتی ہیں مقامی دوستوں کے ہمراہ محترم ناصر صاحب ہیمبرگ گئے اور بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ ایک جلسہ سالانہ پر ان کو تقریر کرنے کا بھی موقع ملا۔ کہتی ہیں کہ میری والدہ کی مذہب سے خاص دلچسپی تھی اور سچے مذہب کی تلاش کے شوق نے ان کو احمدیت کی طرف مائل کیا اور پھر ان کا زندہ خدا سے زندہ تعلق بھی قائم ہوا اور دعاؤں کی قبولیت کا نشان کئی مرتبہ دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ بھی کیسے نشان ان کو دکھاتا ہے۔ کہتی ہیں کہ میری والدہ ایک آنکھ سے معذور تھیں۔ 1986ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئیں تو اچانک ان کی بینائی کسی حد تک لوٹ آئی۔ پہلے تو آنکھ بالکل بند تھی مگر پھر اسی آنکھ سے تھوڑا تھوڑا نظر آنا شروع ہو گیا۔ اب کہتی ہیں کہ جس کی ایک آنکھ بالکل ختم ہو جائے اس کے لیے یہ بات معجزے سے کم نہیں اور یہ معجزہ گیارہ سال بینائی سے محروم رہنے کے بعد ہوا جس کا وہ کہتی ہیں کہ خالص دعا کی وجہ سے اور جلسہ میں آ کے دعائیں کرنے کی وجہ سے یہ برکت مجھے ملی۔ پھر لندن میں ایک جرمن احمدی خدیجہ صاحبہ کے گھر ٹھہرا کرتی تھیں۔ کہتی ہیں کہ ایک روز میرے والدین ان کے گھر سے سیر کی غرض سے باہر نکلے تو کچھ دور چلے گئے۔ واپس آنے کے لیے رستہ بھول گئے۔ اندھیرا بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کو پریشانی بڑھ رہی تھی۔ ایک ایسی سڑک پر کھڑے تھے جہاں ٹریفک بہت زیادہ تھی اور کچھ پتہ نہ تھا کہ کہاں کھڑے ہیں۔ جب اندھیرا مزید گہرا ہو گیا اور راستہ بھی گم گیا تو کہتی ہیں میری والدہ نے کہا آؤ دعا کرتے ہیں۔ ابھی دعا سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ دیکھا کہ محترمہ خدیجہ صاحبہ کے داماد اپنی گاڑی کے ساتھ ان کے سامنے کھڑے کہہ رہے تھے کہ آئیں گاڑی میں بیٹھیں۔ میں آپ کو گھر لے جاؤں۔ قبولیت دعا کے اس نظارے نے ان کے ایمان کو مزید تازگی اور تقویت بخشی۔

لئیق منیر صاحب مربی جرمنی لکھتے ہیں کہ لُطسین صاحب کا سارا خاندان احمدی تھا۔ اس وقت ہم کہا کرتے تھے کہ یہ واحد جرمن احمدی فیملی ہے۔ آپ بہت اخلاص رکھنے والے کم گو اور شریف النفس تھے۔ مالی قربانی میں بھی لُطسین صاحب پیش پیش رہتے تھے۔ تبلیغی پروگراموں میں لیکچر دیتے تھے۔ ان کے سامنے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام لیا جاتا تو ان کی آنکھوں میں نمی آ جاتی۔ ایک تبلیغی میٹنگ میں مرحوم نے اسلام کی تعلیمات اس قدر خوبصورت انداز میں پیش کیں کہ ایک ستر سالہ جرمن میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مجھے اسلام کے بارے میں جیسی معلومات آج ملی ہیں آج سے پہلے کبھی نہیں ملیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولادوں کو بھی احمدیت پر قائم رکھے۔

اگلا جنازہ مکرمہ رضیہ تنویر صاحبہ کینیڈا کا ہے جو خلیل احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ، وائس پرنسپل جامعہ ربوہ کی اہلیہ تھیں۔ 27/جنوری کو 58 سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انہیں کینسر کی بیماری تھی۔ مرحومہ کو بچپن سے ہی دینی کاموں میں بہت شوق تھا جو کہ وفات تک قائم رہا۔ 22 سال دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان اور دفتر ماہنامہ 'مصباح' میں مختلف شعبوں میں بطور محررہ، اکاؤنٹنٹ ان کو خدمت کا موقع ملا اور بیماری تک خدمت کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ ان کو کافی کام کی توفیق ملی اور بہت کچھ سیکھنے کو ملا اور ان کی دعائیں لینے کی ان کو توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ میاں منظور احمد غالب صاحب ابن میاں شیر محمد صاحب آف دودہ ضلع سرگودھا کا ہے۔ 7/فروری کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے بڑے بھائی کو 1955ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ پھر بڑے بھائی کے ساتھ یہ ربوہ جاتے رہے اور وہاں انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ ان کے بیٹے بشیر احمد صاحب بلجیم کہتے ہیں کہ آپ خلافت کے فدائی عاشق تھے اور خلافت کی اطاعت میں کوئی توجیہ نہیں کرتے تھے بلکہ من وعن عمل کرنا سعادت سمجھتے تھے۔ اور میں ذاتی طور پر بھی ان کا واقف تھا۔ یہ یقیناً بہت اخلاص و وفا سے جماعت کی خدمت کرنے والے اور خلافت کی اطاعت کرنے والے بھی تھے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، خادم دین، مہمان نواز، انتہائی درویش طبع، غریب پرور، ملنسار، نہایت شفیق اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ کے فضل سے ان کو خدام الاحمدیہ ضلع میں بھی، پھر انصار اللہ ضلع، پھر سرگودھا میں جماعت میں ضلع کی سطح پر سیکرٹری مال اور سیکرٹری وقف جدید، سیکرٹری تحریک جدید خدمت کی توفیق ملی اور بڑے احسن رنگ میں انہوں نے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ ان کے ایک پوتے سفیر احمد مربی سلسلہ ہیں آج کل یہاں دفتر پی ایس میں کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ محترمہ بشریٰ حمید انور عدنی صاحبہ اہلیہ حمید انور صاحب عدن یمن کا ہے جو ایم ٹی اے میں ہمارے والنٹیئر کارکن مکرم محمد احمد انور صاحب ہیں ان کی والدہ تھیں اور منیر احمد عودہ صاحب ڈائریکٹر پروڈکشن ایم ٹی اے کی ساس تھیں۔ 14/فروری کو ان کی 69 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت حاجی محمد دین صاحب تہالوی اور حضرت حسین بی بی صاحبہ کی پوتی تھیں۔ ایم ٹی اے میں بھی ان کو کام کرنے کی توفیق ملی۔ لقاء مع العرب پروگرام کے تمام ڈیٹا کو ٹرانسفر کرنے کے سلسلہ میں باقاعدگی سے لمبا عرصہ کام کرتی رہیں اور ساتھ العربیہ میں بھی خدمات انجام دیتی رہیں۔ ہر قسم کی جماعتی خدمات بجالانے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔ بڑی صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ محترمہ نور الصباح ظفر صاحبہ اہلیہ محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ ایلڈوریٹ کینیا کا ہے۔ 25/ مارچ کو ان کی 62 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مولانا محمد سعید انصاری صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ نسیم باجوہ صاحب مربی سلسلہ برطانیہ کی چھوٹی خواہر نسبتی تھیں۔ ان کے میاں محمد افضل صاحب لکھتے ہیں: اللہ کے فضل سے پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے ہر روز قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی تھیں۔ دعاؤں پر حد درجہ یقین تھا۔ خود بھی ہر وقت دعاؤں میں لگی رہتیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ دعاؤں کی تلقین کرتیں اور باقاعدگی سے پھر خلیفۂ وقت کے خطبات بھی سنتیں اور بعد میں بچوں کی تربیت کے لیے خود بھی دوبارہ چیدہ چیدہ پوائنٹس انہیں بتاتیں۔ حدیث، تاریخ اور کتب سلسلہ سے ایمان افروز واقعات کثرت سے بچوں کو سناتیں اور ہمیشہ خدمت دین اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتیں۔ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ چندے کی ادائیگی میں حد درجہ باقاعدہ تھیں۔ ہر مالی تحریک میں حصہ لیتی تھیں۔ مہمان نوازی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت زیادہ وسعت قلبی عطا فرمائی ہوئی تھی۔ یہ کہتے ہیں مرحومہ سے میری اکیس سالہ رفاقت تھی اور اس میں نہایت ہمدردانہ اور قابل تعریف رہیں۔ یہ رفاقت قابل تعریف رہی ہے۔ ظفر صاحب کی پہلی اہلیہ فجی میں جب یہ مبلغ تھے تو وہاں ایک حادثہ میں تین بیٹیوں اور ایک بیٹے چار بچوں سمیت شہید ہو گئی تھیں۔ ظفر صاحب کی ان سے یہ دوسری شادی تھی اور جو پہلی بیوی سے دو بیٹیاں تھیں ان کو بھی انہوں نے ماں بن کے پیار دیا جس کا خود بچیوں نے اظہار کیا کہ ہمیں کبھی احساس نہیں ہونے دیا کہ ہماری ماں نہیں ہے۔ ان کی ہمیشہ اچھی تربیت بھی کی اور پڑھایا لکھایا بھی اور نہ صرف یہ کہ بچیوں سے اچھا سلوک کیا بلکہ ظفر صاحب کہتے ہیں میرے سابقہ سسرال سے بھی اتنا سلوک کیا کہ وہ بھی آپ کے حسن اخلاق کے گرویدہ ہو گئے۔ ان کی ایک بیٹی کہتی ہیں کہ ہماری زندگی میں جب یہ آئی ہیں تو ایک روشنی، ایک سہارا اور ایک شفیق ماں بن کر آئیں اور ہمیں وہ محبت اور پیار دیا کہ ہمیں کبھی اپنی حقیقی والدہ کی کمی محسوس نہ ہوئی اور ان کی اپنی بھی ایک بیٹی تھیں لیکن تینوں بچیوں میں کبھی کوئی فرق نہیں کیا۔ بے نفس اور ایثار پیشہ خاتون تھیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر توکّل، خلافت احمدیہ سے وابستگی اور مذہبی تعلیمات کی پابندی کی ہمیں تلقین کرتیں۔ ہمیشہ رشتوں کی عظمت اور صلہ رحمی کا درس دیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ سلطان علی ریحان صاحب کا ہے جو محمد احمد نعیم صاحب مربی سلسلہ مرکزی عربی ڈیسک یوکے کے والد ہیں اور جو 26/مارچ کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ محمد احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے تایا جان نے خود تحقیق کر کے 1958ء میں بیعت کی۔ اس کے بعد میرے ابا جان کو تبلیغ کی اور جلسہ پر ربوہ بھجوایا اور ایک دو کتابیں پڑھنے کے بعد ان کے والد نے بھی اللہ کے فضل سے بیعت کر لی۔ پھر کہتے ہیں کہ بیعت کے بعد دونوں بھائیوں کی بڑی مخالفت ہوئی۔ قتل کی کوششیں بھی ہوئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ مولوی لوگ گاؤں آ کر کہا کرتے تھے کہ تمہارے سے دولڑ کے قتل نہیں ہوتے لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت فرماتا رہا۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے غیر احمدی رشتہ داروں سے اور گاؤں والوں سے آخر تک تعلق نبھایا۔ ان کی دشمنی کے باوجود ان سے حسن سلوک کرتے رہے۔ ان کے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ محمد احمد نعیم صاحب اپنے والد صاحب کے جنازے پر نہیں جا سکے۔

پھر اگلا جنازہ مولوی غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ واقفِ زندگی آف کالابن ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر کا ہے جو 26/مارچ کو چھپن سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولوی غلام قادر صاحب مرحوم کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا مکرم بہادر علی صاحب کے ذریعہ آئی تھی۔ اس خاندان کے تیرہ افراد بفضلہٖ تعالیٰ اس وقت جماعت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ بطور مبلغ چونتیس سال چھ ماہ ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کا جہاں بھی تقرر ہوا بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ اور پوری محنت اور لگن سے تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آخر وقت تک نبھاتے رہے۔ تبلیغ کا اچھا ملکہ رکھتے تھے۔ میدان تبلیغ میں درپیش پریشانیوں اور مخالفتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے تھے۔ نہایت صابر شاکر، قناعت شعار اور نڈر مبلغ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ایک بیٹا بشیر الدین قادر جامعہ احمدیہ قادیان کی آخری کلاس میں زیر تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب عارف درویش قادیان کا ہے جو یکم اپریل کو 85 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت قاضی اشرف علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام موضع علی پور کھیڑا ضلع مین پوری صوبہ یوپی کی پوتی اور قاضی

شاد بخت عباسی صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ ان کی شادی محمد صادق صاحب عارف درویش مرحوم سے ہوئی تھی۔ مرحومہ نے دور درویشی اپنے خاوند کے ساتھ نہایت صبر اور شکر سے گزارا۔ اگر فاقوں کی نوبت بھی آئی تو ہمیشہ صبر کا نمونہ دکھایا اور کبھی کسی کے سامنے تنگدستی کا اظہار نہیں کیا۔ نمازوں کی پابند بلکہ مرض الموت میں بھی نمازوں کے لیے بڑی بے چین ہوتی تھیں۔ تلاوت قرآن کریم کا بھی بڑا اہتمام کیا کرتی تھیں۔ چندوں میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ خلافت سے انتہائی تعلق رکھنے والی تھیں۔ بچوں کو بھی اس حوالے سے تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ خالد سعد اللہ المصری صاحب اردن کا ہے جو گذشتہ دنوں 60 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ بہت مخلص، نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور نظام جماعت کی پابندی کرنے والے تھے۔ نہایت خوش خلق، مہمان نواز اور ملنسار تھے۔ بہت ٹھنڈی طبیعت والے اور بہت کم گو تھے۔ ان کیلئے خلیفۂ وقت کی بات قولِ فصل کا حکم رکھتی تھی۔ ایم ٹی اے خصوصاً خطبہ جمعہ باقاعدگی سے دیکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ مکرم محمد منیر صاحب دارالفضل ربوہ کا ہے جو یکم اپریل کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1972ء میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ کا باقی خاندان احمدی نہیں تھا۔ اس وجہ سے انہوں نے بارہا آپ پر ٹارچر (torture) بھی کیا کہ آپ احمدیت چھوڑ دیں بلکہ 2003ء میں آپ کو یہ بھی آفر کی گئی کہ اگر آپ احمدیت چھوڑ دیں تو ہم آپ کو اتنا دیں گے کہ آپ کے بچوں کو بھی کمانا نہیں پڑے گا لیکن یہ احمدیت پر قائم رہے۔ ان کی بیٹی قمر منیر صاحبہ یہاں اسلام آباد کے ہمارے واقف زندگی کارکن ہیں ان کی اہلیہ ہیں اور ایک بیٹا طاہر وقاص ہے وہ بھی وقف زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ بڑے نیک اور مخلص وجود تھے۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ کبھی کسی بات پر غصہ نہیں کرتے تھے۔ پنج وقت نماز کا التزام اور بروقت تمام چندوں کی ادائیگی کیا کرتے تھے۔ حافظ سعید الرحمٰن صاحب ان کے رشتہ دار ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرے والد نے انہیں کام سکھایا کیونکہ ان کے غیر احمدی رشتہ داران سے سلوک نہیں کرتے تھے تو ان کے والد کے پاس آ گئے تھے۔ وہیں قریب ہی ان کی دکان تھی۔ اپنی دکان پر ان کو کام سکھایا اور پھر ان کے گھر میں رہنے لگ گئے اور کہتے ہیں بڑی باقاعدگی کے ساتھ نماز کے لیے مسجد جاتے اور اگلی صفوں میں جا کے بیٹھا کرتے تھے۔ پھر تبلیغ کا بھی اتنا شوق پیدا ہو گیا کہ اپنی اہلیہ کے ساتھ اکثر ربوہ کے ساتھ والے گاؤں میں تبلیغ کرنے کے لیے گئے ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ ماسٹر نذیر احمد صاحب دارالبرکات ربوہ کا ہے جو 4/اپریل کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد میاں عمر دین صاحب مرحوم ابن میاں کرم دین صاحب آف داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کے ذریعہ سے آئی تھی۔ انہوں نے 15 سال کی عمر میں رہنمائی پائی، خواب کے ذریعہ سے ان کو رہنمائی ہوئی تھی۔ اور 1914ء یا 15ء کے جلسہ میں خلیفہ ثانیؓ کے ہاتھ پر جا کے بیعت کی۔ پھر ماسٹر نذیر صاحب جب سرگودھا میں 99 شمالی میں قیام پذیر تھے تو وہاں ان کا سکول کے اساتذہ کی طرف سے بائیکاٹ کیا گیا۔ ان کے اسی سکول میں ان کے اپنے 9 سالہ بیٹے نصیر احمد کو ایک طالبعلم کی طرف سے چاقو کے وار سے زخمی بھی کیا گیا اس پر ماسٹر صاحب نے بڑے صبر کا مظاہرہ کیا۔ بہرحال کچھ عرصہ بعد یہ بیٹا اس وقت تو بچ گیا تھا لیکن بخار کی وجہ سے وفات پا گیا۔ اس بیٹے کی میت کو قبر میں اتارتے ہوئے بڑے صبر اور حوصلے سے انہوں نے فرمایا کہ بیٹا مجھے فخر ہے کہ تم اپنے جسم پر جماعت کی سچائی کا نشان لے کر جا رہے ہو۔ جب تک یہ اس گاؤں میں ٹیچر رہے ہیں وہاں کسی معلم یا مربی کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ خود ہی یہ فریضہ بھی سرانجام دیتے تھے۔ پھر ان کی پوسٹنگ ربوہ کے نزدیک ہو گئی تو ربوہ منتقل ہو گئے۔ اور پھر آپ وہاں بھی خدمت کرتے رہے۔ لاتعداد بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ پھر ریٹائرمنٹ کے بعد قاری عاشق صاحب سے ترتیل قرآن کریم سیکھی۔ پھر محلے میں ترتیل القرآن کی کلاس بھی جاری کی اور پھر کوشش یہ ہوتی تھی کوئی بچہ یا بچی ایسی نہ ہو جو میٹرک پاس کر چکا ہو اور قرآن نہ پڑھنا آتا ہو۔ اگر کوئی ایسا ہوتا تو اس کے گھر پہنچ کر اسے قرآن پڑھاتے۔ بڑی چھوٹی عمر سے ہی تہجد گزار تھے اور جب کورونا کی وجہ سے وہاں ربوہ میں پابندی لگائی گئی کہ ساٹھ سال سے زیادہ عمر کے لوگ مسجد نہ آئیں تو گھر میں بڑے اہتمام سے نمازیں اور جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ ایک خواب کی بنا پر ان کو یقین تھا کہ اسّی سال کی عمر میں میری وفات ہوگی اور وہی ہوا۔ ان کے چار بیٹے ہیں اور ایک بیٹی ہیں۔ بہرحال ان کے جو دو بیٹے ہیں بلکہ تین بیٹے واقفِ زندگی ہیں۔ ایک تو عزیز صاحب ہیں۔ ہمارے یہاں اسلام آباد میں ہی خدمت کر رہے ہیں۔ دوسرے نسیم احمد صاحب ربوہ میں مربی سلسلہ ہیں اور تیسرے سعید احمد عدیل صاحب یہ بھی نائیجر میں مربی سلسلہ ہیں۔ یہ بھی تدفین پہ نہیں پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان سب لوگوں کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ (سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالبِ دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت، مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت اور جامعہ احمدیہ قادیان کے درجہ سادسہ اور درجہ خامسہ کے طلبا کی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ Virtual میٹنگ

الحمدللہ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ملکی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت، ملکی مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت اور جامعہ احمدیہ کے درجہ سادسہ اور درجہ خامسہ کے طلبا کو ازراہ شفقت Virtual میٹنگ کا شرف عطا فرمایا۔

مورخہ 10/اپریل 2021 بروز ہفتہ ملکی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت اور مورخہ 11/اپریل 2021 بروز اتوار ملکی مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت کی حضور انور کے ساتھ Virtual میٹنگ دارالبلاغ (دفتر نشر و اشاعت) کے قرآن نمائش ہال میں منعقد ہوئی۔ حضور انور نے مہتممین مجلس خدام الاحمدیہ اور قائدین مجلس انصار اللہ سے ان کے شعبوں کے متعلق سوالات کیے اور نہایت گرانقدر رہنمائی عطا فرمائی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

مورخہ 17/اپریل بروز ہفتہ جامعہ احمدیہ قادیان کے درجہ سادسہ اور درجہ خامسہ کے کچھ طلبا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ Virtual میٹنگ دارالبلاغ (دفتر نشر و اشاعت) کے قرآن نمائش ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید حافظ سلمان عارف نے کی۔ عزیز نے سورۃ آل عمران کی آیات 103 تا 104 تلاوت کیں۔ اسکے بعد عزیز رضوان احمد نے ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ عزیز گلستان عارف نے تقویٰ، پرہیزگاری، قناعت اور پڑوسیوں سے حسن سلوک کے متعلق حدیث نبویؐ پیش کی۔ بعد ازاں عزیز سعید احمد ملکانہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ''ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کے دوران قادیان کے مختلف مناظر دکھائے گئے جس میں دارالمسیح، مسجد مبارک، بیت الدعا، منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، بہشتی مقبرہ، مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعودؑ، مقام ظہور قدرت ثانیہ، امن عالم نمائش اور النور نمائش وغیرہ کے مناظر شامل تھے۔ اسکے بعد عزیز عثمان احمد نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تقویٰ کے متعلق ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ بعدہ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان نے رپورٹ پیش کی۔ اس دوران جامعہ احمدیہ کے بعض مناظر بھی دکھائے گئے۔ بعد ازاں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت طلبا کے سوالوں کے جواب دیئے اور نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔ میٹنگ کے آخر پر عزیز سعید احمد ملکانہ، عزیز محمد عدنان دہلوی، عزیز بشیر الدین قادر اور عزیز طارق نائک نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی نظم ''سیدا ہے آپ کو شوق لقائے قادیاں'' ترانے کی صورت میں نہایت خوش الحانی سے پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ اس Virtual میٹنگ کے شیریں ثمرات ظاہر فرمائے اور ہم سب کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ادارہ بدر)

روزے کی حالت میں Corona Vaccine لگوانے کے متعلق ہدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''روزہ کی حالت میں ہر قسم کا انجکشن خواہ وہ Intramuscular ہو یا Intravenous ہو، لگوانا منع ہے اور اگر کسی احمدی کو کورونا ویکسین کی Appointment رمضان میں ملتی ہے تو اسلام نے جو رخصت دی ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ انجکشن والے دن روزہ نہ رکھے اور رمضان کے بعد اس روزہ کو پورا کر لے۔'' (الفضل انٹرنیشنل 16/اپریل 2021)

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ یَظۡلِمۡ نَفۡسَہٗ ثُمَّ یَسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا

(سورۃ النساء:111)

ترجمہ: اور جو بھی کوئی بُرا فعل کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے
پھر اللہ سے بخشش طلب کرے وہ اللہ کو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

نبیوں کا سردارؐ

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حجۃ الوداع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک خطبہ

نویں سال ہجری میں آپ نے مکہ کا حج فرمایا اور اُس دن آپ پر قرآن شریف کی یہ مشہور آیت نازل ہوئی کہ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا یعنی آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور جتنے روحانی انعامات خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر نازل ہو سکتے ہیں وہ سب میں نے تمہاری اُمت کو بخش دیئے ہیں اور اِس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ تمہارا دین خالص اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر مبنی ہو۔

یہ آیت آپ نے مزدلفہ کے میدان میں جبکہ حج کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں سب لوگوں کے سامنے بہ آوازِ بلند پڑھ کر سنائی۔ مزدلفہ سے لَوٹنے پر حج کے قواعد کے مطابق آپ منیٰ میں ٹھہرے اور گیارھویں ذوالحجہ کو آپ نے تمام مسلمانوں کے سامنے کھڑے ہو کر ایک تقریر کی جس کا مضمون یہ تھا۔

''اے لوگو! میری بات کو اچھی طرح سنو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اِس سال کے بعد کبھی بھی میں تم لوگوں کے درمیان اِس میدان میں کھڑے ہو کر کوئی تقریر کروں گا۔ تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں کو خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کے حملہ سے قیامت تک کے لئے محفوظ قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر شخص کے لئے وراثت میں اُس کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ کوئی وصیت ایسی جائز نہیں جو دوسرے وارث کے حق کو نقصان پہنچائے۔ جو بچہ جس کے گھر میں پیدا ہو وہ اُس کا سمجھا جائے گا اور اگر کوئی بدکاری کی بناء پر اُس بچے کا دعویٰ کرے گا تو وہ خود شرعی سزا کا مستحق ہوگا۔ جو شخص کسی کے باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے یا کسی کو جھوٹے طور پر اپنا آقا قرار دیتا ہے خدا اور اُس کے فرشتوں اور بنی نوع انسان کی لعنت اُس پر ہے۔ اے لوگو! تمہارے کچھ حق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے کچھ حق تم پر ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ عفت کی زندگی بسر کریں اور ایسی کمینگی کا طریق اختیار نہ کریں جس سے خاوندوں کی قوم میں بے عزتی ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم (جیسا کہ قرآن کریم کی ہدایت ہے کہ باقاعدہ تحقیق اور عدالتی فیصلہ کے بعد ایسا کیا جا سکتا ہے) انہیں سزا دے سکتے ہو مگر اس میں بھی سختی نہ کرنا۔ لیکن اگر وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرتیں جو خاندان اور خاوند کی عزت کو بٹہ لگانے والی ہو تو تمہارا کام ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کی خوراک اور لباس وغیرہ کا انتظام کرو۔ اور یاد رکھو کہ ہمیشہ اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی نگہداشت تمہارے سپرد کی ہے۔ عورت کمزور وجود ہوتی ہے اور وہ اپنے حقوق کی خود حفاظت نہیں کر سکتی۔ تم نے جب ان کے ساتھ شادی کی تو خدا تعالیٰ کو ان کے حقوق کا ضامن بنایا تھا اور خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت تم ان کو اپنے گھروں میں لائے تھے (پس خدا تعالیٰ کی ضمانت کی تحقیر نہ کرنا اور عورتوں کے حقوق کے ادا کرنے کا ہمیشہ خیال رکھنا) اے لوگو! تمہارے ہاتھوں میں ابھی کچھ جنگی قیدی بھی باقی ہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو وہی کچھ کھلانا جو تم خود کھاتے ہو اور ان کو وہی پہنانا جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر ان سے کوئی ایسا قصور ہو جائے جو تم معاف نہیں کر سکتے تو ان کو کسی اَور کے پاس فروخت کر دو کیونکہ وہ خدا کے بندے ہیں اور ان کو تکلیف دینا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اے لوگو! جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں سنو اور اچھی طرح اس کو یاد رکھو۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے تم سب ایک ہی درجہ کے ہو۔ تم تمام انسان خواہ کسی قوم اور کسی حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ملا دیں اور کہا جس طرح ان دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں آپس میں برابر ہیں اِسی طرح تم بنی نوع انسان آپس میں برابر ہو۔ تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت اور درجہ ظاہر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ تم آپس میں بھائیوں کی طرح ہو۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے آج کونسا مہینہ ہے؟ کیا تمہیں معلوم ہے یہ علاقہ کونسا ہے؟ کیا تمہیں معلوم ہے یہ دن کونسا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں! یہ مقدس مہینہ ہے، یہ مقدس علاقہ ہے اور یہ حج کا دن ہے۔ ہر جواب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس طرح یہ مہینہ مقدس ہے، جس طرح یہ علاقہ مقدس ہے، جس طرح یہ دن مقدس ہے اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اُس کے مال کو مقدس قرار دیا ہے اور کسی کی جان اور کسی کے مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اس مہینے اور اِس علاقہ اور اِس دن کی ہتک کرنا۔ یہ حکم آج کیلئے نہیں، کل کیلئے نہیں بلکہ اُس دن تک کیلئے ہے کہ تم خدا سے جا کر ملو۔ پھر فرمایا۔ یہ باتیں جو میں تم سے آج کہتا ہوں اِن کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو کیونکہ ممکن ہے کہ جو لوگ آج مجھ سے سن رہے ہیں اُن کی نسبت وہ لوگ اِن پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سن رہے۔''

یہ مختصر خطبہ بتاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کی بہتری اور ان کا امن کیسا مدنظر تھا اور عورتوں اور کمزوروں کے حقوق کا آپ کو کیسا خیال تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محسوس کر رہے تھے کہ اب موت قریب آ رہی ہے شاید اللہ تعالیٰ آپ کو بتا چکا تھا کہ اب آپ کی زندگی کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ آپ نے نہ چاہا کہ وہ عورتیں جو انسانی پیدائش کے شروع سے مردوں کی غلام قرار دی جاتی تھیں ان کے حقوق کو محفوظ کرنے کا حکم دینے سے پہلے آپ اِس دنیا سے گزر جائیں۔ وہ جنگی قیدی جن کو لوگ غلام کا نام دیا کرتے تھے اور جن پر طرح طرح کے مظالم کیا کرتے تھے آپ نے نہ چاہا کہ ان کے حقوق کو محفوظ کر دینے سے پہلے آپ اِس دنیا سے گزر جائیں۔ وہ بنی نوع انسان کا باہمی فرق اور امتیاز جو انسانوں میں سے بعض کو تو آسمان پر چڑھا دیتا تھا اور بعض کو تحت الثریٰ میں گرا دیتا تھا۔ جو قوموں قوموں اور مُلکوں مُلکوں کے درمیان تفرقہ اور لڑائی پیدا کرنے اور اس کو جاری رکھنے کا موجب ہوتا تھا آپ نے نہ چاہا کہ جب تک اِس تفرقہ اور امتیاز کو مٹا نہ دیں اِس دنیا سے گزر جائیں۔ وہ ایک دوسرے کے حقوق پر چھاپے مارنا اور ایک دوسرے کی جان اور مال کو اپنے لئے جائز سمجھنا جو ہمیشہ ہی بداخلاقی کے زمانہ میں انسان کی سب سے بڑی لعنت ہوتا ہے آپ نے نہ چاہا کہ جب تک اِس روح کو کچل نہ دیں اور جب تک بنی نوع انسان کی جانوں اور ان کے مالوں کو وہی تقدس اور وہی حرمت نہ بخش دیں جو خدا تعالیٰ کے مقدس مہینوں اور خدا تعالیٰ کے مقدس اور بابرکت مقاموں کو حاصل ہے آپ اس دنیا سے گزر جائیں۔ کیا عورتوں کی ہمدردی، ماتحت لوگوں کی ہمدردی، بنی نوع انسان میں امن اور آرام کے قیام کی خواہش اور بنی نوع انسان میں مساوات کے قیام کی خواہش اتنی شدید دنیا کے کسی اور انسان میں پائی جاتی ہے؟ کیا آدم سے لے کر آج تک کسی انسان نے بھی بنی نوع انسان کی ہمدردی کا ایسا جذبہ اور ایسا جوش دکھایا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں آج تک عورت اپنی جائداد کی مالک ہے۔ جبکہ یورپ نے اس درجہ کو اسلام کے تیرہ سَو سال بعد حاصل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والا ہر شخص دوسرے کے برابر ہو جاتا ہے خواہ وہ کیسی ہی ادنیٰ اور ذلیل سمجھی جانے والی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ حریت اور مساوات کا جذبہ صرف اور صرف اسلام نے ہی دنیا میں قائم کیا ہے اور ایسے رنگ میں قائم کیا ہے کہ آج تک بھی دنیا کی دوسری قومیں اس کی مثال پیش نہیں کر سکتیں۔ ہماری مسجد میں ایک بادشاہ اور ایک معزز ترین مذہبی پیشوا اور ایک عامی برابر ہیں ان میں کوئی فرق اور امتیاز قائم نہیں کر سکتا۔ جبکہ دوسرے مذاہب کے معبد بڑوں اور چھوٹوں کے امتیاز کو اب تک ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔ گو وہ قومیں شاید حریت اور مساوات کا دعویٰ مسلمانوں سے بھی زیادہ بلند آواز سے کر رہی ہیں۔

(باقی آئندہ)

(نبیوں کا سردارؐ، صفحہ 239 تا 249، مطبوعہ قادیان 2014ء)

......☆......☆......☆......

ادائیگی صدقۃ الفطر

الحمدللہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ سے ہم گزر رہے ہیں۔ اسلام میں فطرانہ کی ادائیگی کیلئے ایک صاع غلہ (یعنی قریباً 2 کلو 750 گرام) کی شرح مقرر ہے۔ احباب جماعت پوری شرح کے ساتھ رمضان المبارک کے پہلے یا دوسرے عشرہ کے اندر اندر ہی صدقۃ الفطر کی ادائیگی کرنے کی کوشش کریں۔

چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات میں غلہ (گندم، چاول) کی قیمت مختلف ہے اس لئے اپنی مقامی قیمت کے مطابق مقررہ شرح (2 کلو 750 گرام غلہ) کے مطابق فطرانہ کی رقم کی ادائیگی کریں۔ پنجاب کیلئے امسال صدقۃ الفطر کی شرح فی کس پچپن روپئے (Rs. 55/-) مقرر کی گئی ہے۔

مقامی جماعت میں غرباء و مستحقین موجود ہونے کی صورت میں صدقۃ الفطر کی مجموعی رقم میں سے نوے فیصد تک کی رقم مجلس عاملہ کے مشورہ اور فیصلہ کے بعد تقسیم کی جاسکتی ہے بقیہ رقم مرکز میں جمع کروانی ہوگی۔ جس جماعت میں غرباء و مستحقین نہ ہوں اس جماعت کی وصول شدہ جملہ رقوم صدر انجمن احمدیہ کے جماعتی اکاؤنٹ میں آنی چاہئیں۔

واضح ہو کہ فطرانہ کی رقم مساجد وغیرہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

عیدفنڈ

یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ اس فنڈ کی غرض یہ تھی کہ جہاں خوشی کے مواقع پر انسان ذاتی خوشی کیلئے کپڑوں، کھانوں اور دعوتوں وغیرہ پر کئی قسم کے اخراجات کرتا ہے اور دوسروں کو تحائف بھی دیتا ہے وہاں اس خوشی میں دین کی اغراض کو بھی یاد رکھے۔ احمدی احباب نے تو بیعت میں یہ اقرار کر رکھا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھیں گے۔ اس لئے ہر احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خوشی کے تہواروں پر دین کی اغراض کو ضرور یاد رکھے گا۔ اس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس مد میں کمانے والے احمدی احباب ایک روپیہ فی کس بطور عید فنڈ دیا کرتے تھے جو اُس وقت کے لحاظ سے ایک بڑی رقم تھی۔ اب چونکہ عید الفطر کی آمد آمد ہے لہٰذا حسب توفیق اس عید کے روز بھی زیادہ سے زیادہ رقم اس مد میں ادا کی جائے۔ عید فنڈ کی ادائیگی عید سے قبل کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ یہ مرکزی چندہ ہے سارے کا سارا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہونا ضروری ہے اس میں سے مقامی طور پر کوئی رقم خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ (قائمقام ناظر بیت المال آمد قادیان)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

انسان دوسرے شخص کی دل کی ماہیت معلوم نہیں کر سکتا اور اسکے قلب کے مخفی گوشوں تک اسکی نظر نہیں پہنچ سکتی، اس لئے دوسرے شخص کی نسبت جلدی سے کوئی رائے نہ لگائے بلکہ صبر سے انتظار کرے

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 248)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ زبانی قیل و قال کرنے والے تو لاکھوں ہیں۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 67)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم .اے .رضی اللہ عنہ)

(278) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے 1890ء کے اواخر میں فتح اسلام تصنیف فرمائی تھی اور اس کی اشاعت شروع 1891ء میں لدھیانہ میں کی گئی۔ یہ وہ پہلا رسالہ ہے جس میں آپؑ نے اپنے مثیل مسیح ہونے اور مسیح ناصری کی وفات کا ذکر کیا ہے۔ گویا مسیح موعودؑ کے دعویٰ کا یہ سب سے پہلا اعلان ہے۔ بعض لوگ جو بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب نے مسیح موعودؑ کے دعوے کے متعلق سب سے پہلے ایک اشتہار دیا تھا، میری تحقیق میں یہ غلطی ہے۔ سب سے پہلا اعلان فتح اسلام کے ذریعے ہوا اور وہ اشتہار جس کی سرخی یہ ہے۔ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ فتح اسلام کی اشاعت کے بعد دیا گیا تھا۔ بلکہ یہ اشتہار توفتح اسلام کے دوسرے حصہ توضیح مرام کی اشاعت کے بھی بعد شائع کیا گیا تھا۔ جیسا کہ خود اس اشتہار کو پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے پس اشتہار کو دعویٰ مسیحیت کے متعلق ابتدائی اعلان سمجھنا جیسا کہ پیر سراج الحق صاحب نے اپنے رسالہ تذکرۃ المہدی میں اور غالباً اُن کی اتباع میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے رسالہ سیرت مسیح موعودؑ میں شائع کیا ہے ایک صریح غلطی ہے۔ حق یہ ہے کہ دعویٰ مسیحیت کے متعلق سب سے پہلا پبلک اعلان فتح اسلام کے ذریعہ ہوا۔ اس کے بعد توضیح مرام کی اشاعت ہوئی پھر بعض اشتہارات ہوئے اور پھر ازالہ اوہام کی اشاعت ہوئی۔ ایک اور بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ فتح اسلام میں مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ اور وفات مسیح کا عقیدہ بہت صراحت کے ساتھ بیان نہیں ہوئے۔ اور نہ یہ اعلان ایسی صورت میں ہوا ہے کہ جو ایک انقلابی رنگ رکھتا ہو، جس سے ایسا سمجھا جاوے کہ گویا اب ایک نیا دور شروع ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے بلکہ محض سلسلہ کلام میں یہ باتیں بیان ہوگئی ہیں۔ نہ پوری صراحت ہے نہ تحدّی ہے نہ ادلّہ ہیں۔ اس کے بعد توضیح مرام میں زیادہ وضاحت ہے اور پھر بالآخر ازالہ اوہام میں یہ باتیں نہایت زور شور کے ساتھ معہ ادلّہ بیان کی گئی ہیں۔ میں نے اس کی بہت تلاش کی کہ کوئی ایسا ابتدائی اعلان ملے کہ جس میں مثلاً ایک نئے انکشاف کے طور پر حضرت صاحب نے یہ اعلان کیا ہو کہ مجھے اللہ نے بتایا ہے کہ مسیح ناصری فوت ہو چکا ہے اور آنے والا موعود مسیح موعود میں ہوں۔ یعنی کوئی ایسا رنگ ہو جو یہ ظاہر کرے کہ اب ایک نئے دور کا اعلان ہوتا ہے مگر مجھے ایسی صورت نظر نہیں آئی بلکہ سب سے پہلا اعلان رسالہ فتح اسلام ثابت ہوا مگر اسے دیکھا گیا تو ایسے رنگ میں پایا گیا جو اوپر بیان ہوا ہے یعنی اس میں یہ باتیں ایسے طور پر بیان ہوئی ہیں کہ گویا کوئی نیا دور اور نیا اعلان نہیں ہے بلکہ اپنے خداداد منصب مجددیت کا بیان کرتے ہوئے یہ باتیں بھی سلسلہ کلام میں بیان ہوگئی ہیں۔ جس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ حضرت صاحب کو اپنے مسیح موعود ہونے کے متعلق الہامات تو شروع سے ہی ہو رہے تھے صرف ان کی تشریح اب ہوئی تھی۔

(279) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ مسیحیت اور وفات مسیح ناصری کے عقیدہ کا اعلان کیا تو ملک میں ایک سخت طوفان بے تمیزی برپا ہوگیا۔ اس سے پہلے بھی گو مسلمانوں کے ایک طبقہ میں آپ کی مخالفت تھی لیکن اوّل تو وہ بہت محدود تھی دوسرے وہ ایسی شدید اور پُر جوش نہ تھی لیکن اس دعویٰ کے بعد تو گویا ساری اسلامی دنیا میں ایک جوش عظیم پیدا ہوگیا اور حضرت مسیح موعودؑ کو اوّل لدھیانہ میں پھر دہلی میں اور پھر لاہور میں پرزور مباحثات کرنے پڑے مگر جب مولویوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ اس طرح مولویوں کے رعب میں آنے والے نہیں اور لوگوں پر آپ کی باتوں کا اثر ہوتا جاتا ہے۔ تو سب سے پہلے مولوی محمد حسین بٹالوی نے ایک استفتاء تیار کیا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود کے متعلق علماء سے فتویٰ کفر کا طالب ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلے اس نے اپنے استاد مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی سے فتویٰ کفر حاصل کیا۔ چونکہ مولوی نذیر حسین تمام ہندوستان میں مشہور و معروف مولوی تھے اور اہل حدیث کے تو گویا امام تھے اور شیخ الکل کہلاتے تھے۔ اس لئے ان کے فتویٰ دینے سے اور پھر مولوی محمد حسین جیسا مشہور مولوی مستفتی تھا۔ باقی اکثر مولویوں نے بڑے جوش و خروش سے اس کفر نامے پر اپنی مہریں ثبت کرنی شروع کیں۔ اور قریباً دوسو مولویوں کی مہر تصدیق سے یہ فتویٰ 1892ء میں شائع ہوا اور اس طرح وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کہ مسیح موعودؑ پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا۔

(280) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے عالم شباب کے زمانہ قیام سیالکوٹ کے متعلق شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی کی تصنیف حیاۃ النبی سے مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی کی روایت دوسری جگہ (یعنی نمبر 150 پر) درج کی جاچکی ہے۔ اس روایت کے متعلق میں نے مولوی صاحب موصوف کو سیالکوٹ خط لکھا تھا۔ مولوی صاحب نے اسکی تصدیق کی اور مجھے اپنی طرف سے اسکی روایت کی اجازت دی اسکے علاوہ میری درخواست پر مولوی صاحب موصوف نے انہی ایام کے بعض مزید حالات بھی لکھ کر مجھے ارسال کئے ہیں جو میں درج ذیل کرتا ہوں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں ......’’حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پُر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے، عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع وخضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اسکی نظیر نہیں ملتی۔ حسب عادت زمانہ صاحبِ حاجات جیسے اہل کاروں کے پاس جاتے ہیں، ان کی خدمت میں بھی آجایا کرتے تھے۔ اسی عمرا مالک مکان کے بڑے بھائی فضل دین نام کو جو فی الجملہ محلہ میں موقر تھا آپ بلا کر فرماتے، میاں فضل دین ان لوگوں کو سمجھا دو کہ یہاں نہ آیا کریں۔ نہ اپنا وقت ضائع کیا کریں اور نہ میرے وقت کو برباد کیا کریں۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں حاکم نہیں ہوں۔ جتنا کام میرے متعلق ہوتا ہے کچہری میں ہی کر آتا ہوں۔ فضل دین ان لوگوں کو سمجھا کر نکال دیتے۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی اسی محلہ میں پیدا ہوئے اور جوان ہوئے جو آخر میں مرزا صاحب کے خاص مقرّبین میں شمار کئے گئے۔

اس کے بعد وہ مسجد جامع کے سامنے ایک بیٹھک میں بمع منصب علی حکیم کے رہا کرتے تھے۔ وہ (یعنی منصب علی۔ خاکسار مؤلف) وثیقہ نویسی کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ بیٹھک کے قریب ایک شخص فضل دین نام بوڑھے دوکاندار تھے جو رات کو بھی دکان پر ہی رہا کرتے تھے۔ ان کے اکثر احباب شام کے بعد ان کی دکان پر آجاتے تھے۔ چونکہ شیخ صاحب پارسا آدمی تھے اس لئے جو وہاں شام کے بعد آتے سب اچھے ہی آدمی ہوتے تھے۔ کبھی کبھی مرزا صاحب بھی تشریف لایا کرتے تھے اور گاہِ گاہِ نصر اللہ نام عیسائی جو ایک مشن سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے آجایا کرتے تھے۔ مرزا صاحب اور ہیڈ ماسٹر کی اکثر بحث مذہبی امور میں ہو جاتی تھی۔ مرزا صاحب کی تقریر سے حاضرین مستفید ہوتے تھے۔

مولوی محبوب عالم صاحب ایک بزرگ نہایت پارسا اور صالح اور مرتاض شخص تھے۔ مرزا صاحب ان کی خدمت میں بھی جایا کرتے تھے۔ اور لالہ بھیم سین صاحب وکیل کو بھی تاکید فرماتے تھے کہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرو۔ چنانچہ وہ بھی مولوی صاحب کی خدمت میں کبھی کبھی حاضر ہوا کرتے تھے۔ جب کبھی بیعت اور پیری مریدی کا تذکرہ ہوتا تو مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو خود سعی اور محنت کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) مولوی محبوب علی صاحب اس سے کشیدہ ہوجایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کے بغیر راہ نہیں ملتی۔ دینیات میں مرزا صاحب کی سبقت اور پیشروی تو عیاں ہے۔ مگر ظاہری جسمانی دوڑ میں بھی آپؑ کی سبقت اس وقت کے حاضرین پر صاف ثابت ہو چکی تھی۔ اسکا مفصل حال یوں ہے کہ ایک دفعہ کچہری برخاست ہونے کے بعد جب اہل کار گھروں کو واپس ہونے لگے تو اتفاقاً تیز دوڑنے اور مسابقت کا ذکر شروع ہوگیا۔ ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں بہت دوڑ سکتا ہوں۔ آخر ایک شخص بلّا سنگھ نام نے کہا کہ میں سب سے دوڑنے میں سبقت لے جاتا ہوں۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے ساتھ دوڑو تو ثابت ہو جائے گا کہ کون بہت دوڑتا ہے۔ آخر شیخ الہ داد صاحب منصف مقرر ہوئے اور یہ امر قرار پایا کہ یہاں سے شروع کر کے اس پُل تک جو کچہری کی سڑک اور شہر میں حدِ فاصل ہے ننگے پاؤں دوڑو۔ جوتیاں ایک آدمی نے اُٹھالیں اور پہلے ایک شخص اس پُل پر بھیجا گیا تاکہ وہ شہادت دے کہ کون سبقت لے گیا اور پہلے پُل پر پہنچا۔ مرزا صاحب اور بِلا سنگھ ایک ہی وقت میں دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے روانہ ہوئے جب پُل پر پہنچے۔ تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب سبقت لے گئے اور بلا سنگھ پیچھے رہ گیا۔‘‘

خاکسار عرض کرتا ہے کہ بعض اوقات دینی غیرت دنیاوی باتوں میں بھی رونما ہوتی ہے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید کے پاس کسی نے یہ بات پہنچائی کہ فلاں سکھ سپاہی اس بات کا دعویٰ رکھتا ہے کہ کوئی شخص تیرنے میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس پر شہید مرحوم کو غیرت آگئی اور اسی وقت سے انہوں نے تیرنے کی مشق شروع کر دی اور بالآخر اتنی مہارت پیدا کرلی کہ پہروں پانی میں پڑے رہتے تھے اور فرماتے تھے کہ اب وہ سکھ میرے ساتھ مقابلہ کرلے۔ گویا ان کو یہ گوارا نہ ہوا کہ ایک غیر مسلم تیرنے کی صفت میں بھی مسلمانوں پر فوقیت رکھے۔ حالانکہ یہ ایک معمولی دنیاوی بات تھی۔ سو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بھی ایسے رنگ میں گفتگو ہوئی ہوگی کہ حضرت مسیح موعودؑ کو بلا سنگھ کے مقابلہ میں غیرت آگئی اور پھر عالم بھی شباب کا تھا۔

(281) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ بیان کیا ہم سے شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ سفر میں تھے اور لاہور کے ایک سٹیشن کے پاس ایک مسجد میں وضو فرما رہے تھے۔ اس وقت پنڈت لیکھرام حضور سے ملنے کے لئے آیا۔ اور آکر سلام کیا مگر حضرت صاحب نے کچھ جواب نہیں دیا اُس نے اس خیال سے کہ شائد آپ نے سُنا نہیں۔ دوسری طرف سے ہو کر پھر سلام کیا۔ مگر آپؑ نے پھر بھی توجہ نہیں کی۔ اس کے بعد حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ حضورؑ پنڈت لیکھرام نے سلام کیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا۔ ’’ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے۔‘‘ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ وہ عشق تھا کہ جس کی مثال نظر نہیں آتی۔

(282) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جس وقت حضرت مسیح موعودؑ فوت ہوئے تو بہت سے ہندو اور عیسائی اخباروں نے آپؑ کے متعلق نوٹ شائع کئے تھے۔ چنانچہ نمونۃً ہندوستان کے ایک نہایت مشہور و معروف انگریزی اخبار ’’پائنیر‘‘ الہ آباد کی رائے کا اقتباس درج ذیل کرتا ہوں۔ ’’پائنیر‘‘ کے ایڈیٹر اور منیجر اور مالک سب انگریز عیسائی ہیں۔ ’’پائنیر‘‘ نے لکھا کہ: ’’اگر گذشتہ زمانہ کے اسرائیلی نبیوں میں سے کوئی نبی عالم بالا سے واپس آکر اس زمانہ میں دنیا کے اندر تبلیغ کرے تو وہ بیسویں صدی کے حالات میں اس سے زیادہ غیر موزوں معلوم نہ ہوگا جیسا کہ مرزا غلام احمد خان قادیانی تھے۔ (یعنی مرزا صاحب کے حالات اسرائیلی نبیوں سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ مؤلف) ...... ہم یہ قابلیت نہیں رکھتے کہ ان کی عالمانہ حیثیت کے متعلق کوئی رائے لگا سکیں ......مرزا صاحب کو اپنے دعویٰ کے متعلق کبھی کوئی شک نہیں ہوا۔ اور وہ کامل صداقت اور خلوص سے اس بات کا یقین رکھتے تھے۔ کہ ان پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے اور یہ کہ ان کو ایک خارق عادت طاقت بخشی گئی ہے...... ایک مرتبہ انہوں نے بشپ ویلڈن کو چیلنج دیا (جس نے اس کو حیران کر دیا) کہ وہ نشان نمائی میں ان کا مقابلہ کرے۔ یہ چیلنج اسی طریق پر تھا جیسا کہ الیاس نبی نے بَعل کے پروہتوں کو چیلنج دیا تھا اور مرزا صاحب نے اس مقابلہ کا یہ نتیجہ قرار دیا کہ یہ فیصلہ ہوجائیگا کہ سچا مذہب کون سا ہے اور مرزا صاحب اس بات کیلئے تیار تھے کہ حالاتِ زمانہ کے ماتحت پادری صاحب جس طرح چاہیں اپنا اطمینان کر لیں کہ نشان دکھانے میں کوئی دھوکہ اور فریب استعمال نہ ہو۔ وہ لوگ جنہوں نے مذہب کے رنگ میں دنیا کے اندر ایک حرکت پیدا کردی ہے وہ اپنی طبیعت میں مرزا غلام احمد خان سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ بہ نسبت مثلاً ایسے شخص کے جیسا کہ اس زمانہ میں انگلستان کا لاٹ پادری ہوتا ہے، اگر ارنسٹ رین (فرانس کا ایک مشہور مصنف ہے۔ مؤلف) گزشتہ بیس سال میں ہندوستان میں ہوتا تو وہ یقینا مرزا صاحب کے پاس جاتا اور ان کے حالات کا مطالعہ کرتا جس کے نتیجہ میں انبیاء بنی اسرائیل کے عجیب وغریب حالات پر ایک نئی روشنی پڑتی۔ بہر حال قادیان کا نبی ان لوگوں میں سے تھا جو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔‘‘

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

2010ء اور 2011ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات کا روح پرور تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 200 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے

1984ء کے آرڈیننس کے بعد سے 27 سالوں میں جبکہ احمدیوں سے ظالمانہ اور بہیمانہ سلوک روا رکھا گیا، اللہ تعالیٰ نے 109 ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں

اس سال دو نئے ممالک چلّی (Chilie) اور بارباڈوس (Barbados) میں احمدیت کا نفوذ ہوا

اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ نئی قائم ہونے والی جماعتوں کی تعداد 839 ہے

اس کے علاوہ مختلف ملکوں، شہروں میں 1118 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے، نئی جماعتوں کے قیام کے ایمان افروز واقعات

دوران سال جماعت کو اللہ تعالیٰ کے حضور 419 مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے، جس میں سے 121 نئی مساجد تعمیر ہوئیں اور 298 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مساجد کی تعمیر کا تذکرہ اور مساجد کی تعمیر کے تعلق میں ایمان افروز واقعات کا بیان

دوران سال 121 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا، 102 ممالک میں تبلیغی مراکز، مشن ہاؤسز کی تعداد 2325 ہو چکی ہے

دوران سال 549 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد 76 لاکھ 78 ہزار 844 ہے

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کے منصوبہ میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈالی ہے

5096 بک اسٹالز اور 91 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ لاکھوں افراد تک پیغام پہنچا، قرآن مجید اور اس کے تراجم کی 2095 نمائشوں کا انعقاد اور نیک اثرات کا تذکرہ

ریویو آف ریلیجنز، احمدیہ پرنٹنگ پریس، مختلف زبانوں کے مرکزی ڈیسکس کی مساعی اور ایم ٹی اے 3 العربیہ کے بارہ میں لوگوں کے تاثرات کا بیان

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 45ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 23/جولائی 2011ء بروز ہفتہ بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

آج کے دن اس وقت اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر دورانِ سال فضلوں اور احسانوں کی جو بارش ہوئی ہے اُس کا تذکرہ ہوتا ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اُس کا مختصر تذکرہ ہوتا ہے۔ اس مختصر خلاصے کو جو تیار کیا گیا ہے اگر مَیں اس سارے کو آپ کے سامنے پیش کروں تو تب بھی شاید چھ سات گھنٹے لگ جائیں لیکن اس خلاصے کا میں مزید خلاصہ نکالنے کی کوشش کروں گا تا کہ جلد ختم ہو کیونکہ اتنا عرصہ بیٹھنا مشکل ہے۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 200 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984ء کے آرڈیننس کے بعد سے 27 سالوں میں جبکہ مخالفین نے اپنا پورا زور لگایا۔ مختلف جگہوں پر خاص طور پر پاکستان میں اور انڈونیشیا میں احمدیت کی مخالفت کی انتہا کر دی۔ ظالمانہ اور بہیمانہ سلوک احمدیوں سے روا رکھا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا ہے کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے پیار کرنے والوں کے ساتھ ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو ہر آن اور ہر لمحہ پورا کرتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ 27 سال میں 109 ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔

دو نئے ممالک چلّی اور بارباڈوس اس سال جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

چلّی (Republic of Chile) لاطینی امریکہ کا ایک خوشحال ملک ہے۔ کچھ مہینے پہلے وہاں ایک کان کا منہ بند ہونے سے، کان گرنے سے اس ملک کی بڑی مشہوری ہو گئی تھی۔ تیس بتیس آدمی کئی دن تک اندر ٹریپ (Trap) رہے۔ بہر حال چلّی نئے شامل ہونے والوں میں سے ہے۔ اس کے ہمسایہ ملک میں ارجنٹائن، پیرو، اور بولیویا ہیں۔ یہاں سپینش زبان بولی جاتی ہے۔ چلّی میں ایک عرصے سے جماعت کے نفوذ کیلئے کوشش ہو رہی تھی۔ 1998ء میں سپین سے ڈاکٹر عطا الٰہی منصور صاحب جو مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کے بیٹے ہیں چلّی گئے تھے تو مختلف لوگوں سے رابطے کئے، لٹریچر تقسیم کیا۔ پھر اس سال 2011ء میں گوئٹے مالا سے ہمارے مبلغ عبدالستار خان صاحب وہاں گئے۔ داؤد صاحب جو سیکرٹری تبلیغ ہیں وہ بھی اُن کے ساتھ تھے۔ ان دونوں نے چلّی کا دورہ کیا اور جو پرانے زیرِ تبلیغ افراد تھے اُن سے رابطہ کیا۔ چلّی کی دو یونیورسٹیز میں قرآنِ کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی، مسیح ہندوستان میں اور دیگر کتب سپینش ترجمہ کے ساتھ دیں اور دیگر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ چند سال قبل چلّی کی ایک خاتون مسز نورا نے اسلام قبول کیا تھا۔ اُنہیں حجاب لینے کی وجہ سے اسلام قبول کرنے کے بعد ملازمت سے نکال دیا گیا۔ وہاں مختلف اماموں کے پاس وہ گئیں۔ مسلمانوں نے کہا ہم تو مدد نہیں کر سکتے۔ خیر اُنہوں نے کیس کیا اور ہائی کورٹ نے اُن کے حق میں فیصلہ دیا اور جس جگہ ملازم تھیں اُن کو کہا کہ اِن کو معاوضہ ادا کیا جائے۔ (کورٹ نے) اُس کمپنی سے اِن کو دس ہزار ڈالر جرمانہ ادا کروایا۔ جب ہمارے مبلغ کا اِن خاتون سے رابطہ ہوا تو دو روز تک ان خاتون سے تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ اُنہوں نے لٹریچر دیا جو اُنہوں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں قبولِ احمدیت کی توفیق بخشی۔ اس طرح یہ پہلی چلّین احمدی خاتون ہیں اور چلّی میں احمدی ہوئی ہیں۔

اسکے بعد فروری 2011ء میں کینیڈا سے ایک واقفِ عارضی خالد مجید صاحب نے دورہ کیا۔ اور پھر انہی خاتون کے ذریعے سے مزید رابطے ہوئے۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک اور خاتون کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی جنہوں نے اپنے بچوں کے ساتھ احمدیت قبول کی۔ پھر اسی طرح ایک اور خاتون نے احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب چلّی میں سات مقامی افراد احمدیت قبول کر چکے ہیں۔

بارباڈوس (Barbados)، یہ ملک بھی ویسٹ انڈیز کے ممالک میں سے ایک ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ دو لاکھ ترپن ہزار کی تھوڑی سی آبادی ہے۔ یہاں جماعت کا نفوذ ٹرینی ڈاڈ (Trinidad) کے ذریعہ 2009ء میں ہوا تھا۔ تبلیغی رابطے قائم ہوئے تھے اور 2011ء میں ٹرینی ڈاڈ کے مشنری انچارج ابراہیم بن یعقوب صاحب نے اس ملک کا دورہ کیا اور شہر میں ایک جگہ کھڑے ہو کر لیف لٹس (Leaflets) وغیرہ تقسیم کئے۔ لٹریچر لینے والوں کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔ اس طرح وہاں بڑی کثرت سے فری لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ لوگ ان کے پاس آتے اور ان سے سوال جواب کرتے تھے۔ بعض لوگوں نے واپس آ کر اپنے عزیزوں اور دوستوں کو دینے کیلئے پھر مزید لٹریچر مانگا۔ کہتے ہیں کہ پہلا سارا دن تو لٹریچر تقسیم کرنے میں گزرا۔ دوسرا دن پہلے سے بھی کامیاب رہا۔ اس دن پہلے سے زیادہ لوگ معلومات لینے کیلئے آتے رہے۔ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ایک دوست تیسری مرتبہ آئے اور کہا کہ میری اسلام کی طرف پہلے ہی توجہ تھی۔ مَیں دو مرتبہ غانا بھی گیا ہوں اور وہاں جماعت احمدیہ کو اسلام کیلئے ایک روشنی کے طور پر دیکھا تھا۔ ابراہیم بن یعقوب صاحب بھی غانین اور یجن کے ہیں اور آج کل ٹرینی ڈاڈ میں مبلغ ہیں۔ اسکے بعد اُن کے ساتھ ہوٹل میں تبلیغی نشستیں بھی ہوئیں۔ چنانچہ چوتھے دن جو جمعہ کا دن تھا انہوں نے ہمارے سنٹر میں آ کے نمازِ جمعہ ادا کی اور بیعت فارم پُر کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ یہ اس نئے ملک کی پہلی بیعت تھی۔ اس شخص نے پھر اپنی بہن کو بھی احمدیت کے بارہ میں معلومات دیں اور وہ بھی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئیں۔ ان کی بہن کا نام لورین بروڈشا (Loren Brodshaw) ہے۔ اس طرح دو بیعتوں کے ساتھ یہاں بھی جماعت کا پودا لگا اور مزید دو ملکوں میں احمدیت کے رابطے قائم ہوئے ہیں۔

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچاس ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے اور پرانے لوگوں سے رابطے زندہ کئے گئے۔ تعلیمی اور تربیتی پروگرام بنائے گئے۔ احبابِ جماعت کو منظم کیا گیا۔ بعض مقامات پر جماعتی نظام قائم کیا گیا اور اس میں بہت سارے ممالک شامل ہیں۔ اس وقت اُنکا نام لینے کا وقت نہیں ہے۔ ان ممالک میں بہت ساری بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ مساجد بھی بن رہی ہیں۔ مشن ہاؤس بھی بن رہے ہیں۔ بہر حال اس وقت چھوڑتا ہوں۔

نئی جماعتوں کا قیام

ملک وار جماعتوں کا قیام۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد آٹھ سو انتالیس ہے۔ آٹھ سو انتالیس جماعتوں کے علاوہ مختلف ملکوں میں، مختلف شہروں میں گیارہ سو اٹھارہ نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں سیرالیون سرِ فہرست ہے جہاں اس سال 147 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر مالی ہے جہاں 57

مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تیسرے نمبر پر نائیجیریا ہے جہاں 54 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ برکینا فاسو میں 48، کانگو میں 37، نائیجر میں 36، بینن میں 33 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ اسی طرح سینیگال میں 23، ٹوگو میں 21، گھانا میں 19، آئیوری کوسٹ اور انڈیا میں 18، 18، تنزانیہ میں 16، ملائشیا میں 12، مڈغاسکر اور فجی میں 11، 11 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ یو.کے میں بھی امسال 10 اور انڈونیشیا میں 9 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسی طرح ایسے مزید 26 ممالک ہیں جن میں کسی میں ایک یا دو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

جماعتوں کے قیام کے ایمان افروز واقعات

جماعتوں کے قیام کے بعض واقعات ہیں۔ انڈونیشیا میں احمدی بھائیوں پر کئے جانے والے ظلم کی ویڈیو دیکھنا اور انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ کرنا بڑا تکلیف دہ امر تھا۔ مَیں خطبہ میں بھی ذکر کر چکا ہوں۔ یہ ایک واقعہ ہے۔ اصغر علی صاحب لکھتے ہیں کہ اُن کے پاس کچھ علماء کا وفد ملنے کیلئے آ رہا تھا۔ انہوں نے ویڈیو ڈاؤن لوڈ کی تا کہ وہ اُن علماء کو دکھا سکیں کہ آج کے دور میں حقیقی اسلام کہاں ہے؟ حضرت بلالؓ اور حضرت یاسرؓ کے نمونے کہاں ہیں؟ قربانیاں کون دے رہے ہیں؟ چنانچہ جب علماء کا یہ وفد ان سے ملنے آیا تو انہوں نے دے بے سو(Debesou) گاؤں کے اہلحدیث امام کو یہ ویڈیو دکھائی تو یہ ویڈیو دیکھتے ہی جیسے کرنٹ لگا ہو۔ وہ لکھتے ہیں وہ سر پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے اور رو رو کر اونچی آواز میں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر نہ صرف خود بلکہ ان کے گاؤں نے بھی بیعت کر لی۔ اسکے علاوہ اب تک ان کے ذریعہ سے مزید چار گاؤں بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔

اس وفد میں مازوجی (Mazogi) گاؤں کے امام بھی ویڈیو دیکھ رہے تھے۔ یہ علاقے کا بہت بڑا گاؤں ہے۔ یہ امام صاحب ان کریہہ ظلموں کو دیکھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعرے سن کر بڑے زور سے عربی میں کہنے لگے کہ کیا یہ ظالم لوگ یہود و نصاریٰ نہیں؟ اسی وقت انہوں نے مشن میں بیعت کی اور اعلان کیا کہ ان تین شہداء کے بدلے میں تین گاؤں احمدی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے تبلیغ شروع کر دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تبلیغ سے تین گاؤں، مازوجی (Mazogi)، مازوجی پِل (Mazogipill) اور ڈومبو (Domboo) بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اس امام کے ذریعے تین نئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ مَیں نے پہلے بتایا تھا کہ انہوں نے کہا ہے کہ مَیں تین گاؤں کی بیعتیں کرواؤں گا تو اللہ کے فضل سے وہ تین گاؤں کی بیعتیں کروا چکے ہیں۔

نائیجیریا میں ایک شخص رؤیا کی بنا پر احمدی ہوا اور انہوں نے مجھے دیکھا اور مَیں نے اُنکو کہا کہ نور یہاں ہے۔ یہاں آ ؤ۔ اُسکے بعد وہ بیعت میں شامل ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے گاؤں میں تبلیغ کی اور تقریباً سارے گاؤں نے بیعت کر لی ہے۔

اصغر علی بھٹی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ گِڈاں مسلاّچی (Gidan Masalatchi) گاؤں میں پہنچے۔ گاؤں کے چیف سے ملاقات کی اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ چیف نے کہا امام صاحب تو کہیں گئے ہوئے ہیں تا ہم آپ کو تبلیغ کرنے کی اجازت ہے۔ تبلیغی نشست کے بعد چیف صاحب نے گاؤں کے لوگوں سے کہا کہ وہ امام صاحب سے مشورہ کر کے ہی کوئی جواب دے سکیں گے۔ اس لئے آپ ایک ہفتے کے بعد آئیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک ہفتے کے بعد جب مَیں گیا تو امام صاحب موجود تھے اور ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ وہ ہم سے ایسے ملے جیسے برسوں کے بچھڑے ہوئے ملتے ہیں۔ مَیں نے حیرانگی سے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے ایک لمبا عرصہ آبی جان آئیوری کوسٹ میں گزارا ہے۔ وہاں مَیں نے بیعت کی تھی اور مستقل جماعت کا ممبر رہا تھا۔ جب مَیں یہاں مالی میں واپس آیا ہوں تو مالی میں کوئی جماعت نہیں تھی اور مَیں کسی کو جانتا نہیں تھا۔ اس لئے مَیں چُپ رہا مگر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا کہ یہاں جماعت کا پتہ چل جائے۔ یہ میری دعاؤں کی قبولیت ہے کہ آپ خود ہمارے گاؤں جماعت کا پیغام لے کر پہنچ گئے ہیں۔ جس دن سے آپ تبلیغ کر کے واپس گئے ہیں۔ اس دن سے مَیں گاؤں والوں کو جماعتی نظام کے بارہ میں بتا رہا ہوں کہ جلسے کیسے ہوتے ہیں؟ تربیتی پروگرام کیسے ہوتے ہیں؟ مالی قربانی کیا ہے؟ وغیرہ۔ اب ہم سب آپ کی واپسی کا انتظام کر رہے تھے۔ بیعت فارم لائیں اور بیعت کروائیں۔ چنانچہ وہ پورا گاؤں احمدی ہو گیا۔ (اس موقع پر احباب نے نعرے بلند کئے۔ اس پر حضور نے فرمایا: اب نعرے ذرا وقفے سے لگانے پڑیں گے کیونکہ کافی لمبی رپورٹ ہے)

ہمارے مبلغ لکھتے ہیں ریجن کے ایک گاؤں گیڈاں باوا (Gidanmbawa) میں تبلیغ کیلئے پہنچا۔ نمازِ مغرب کے بعد تبلیغی پروگرام ہوا۔ پروگرام کے اختتام پر مبلغ صاحب نے حاضرین کو کہا کہ اگر کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے؟ اس پر حاضرین میں سے ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور ہاؤسا زبان میں خطاب کرنا شروع کر دیا اور بار بار احمدیہ احمدیہ کا نام سمجھ آتا رہا۔ ان کے خطاب کے بعد ہمارے معلم صاحب نے ترجمہ کر کے بتایا کہ یہ بزرگ احمدیت کے حق میں بول رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ انہوں نے ایک لمبا عرصہ گیمبیا میں گزارا ہے اور وہیں اُنہوں نے بیعت کی تھی اور وہ احمدی ہیں۔ بعد میں واپس نائیجر اپنے علاقے میں آئے اور یہاں بھی کوئی احمدیت کو نہیں جانتا تھا۔ اب احمدی مبلغ کو دیکھ کر انہوں نے جوش کے ساتھ جماعت کے حق میں بولنا شروع کر دیا اور سب سے کہا کہ ہمیں فوراً بیعت کر لینی چاہئے۔ کیونکہ احمدیت ہی اس زمانے میں حقیقی اسلام ہے۔ اس پر گاؤں کے امام صاحب اور چیف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور شمولیت کا اعلان کیا۔

نائیجر کے برنی کونی ریجن کے ایک گاؤں کی رپورٹ ہے کہ تبلیغ کی غرض سے مبلغِ سلسلہ وہاں گئے۔ دیکھا کہ مؤذن اذان دے رہا ہے اور امام صاحب اور دوسرے گاؤں کے لوگ مسجد کے باہر کھڑے ہیں۔ سلام دعا کے بعد امام صاحب نے جو پہلا فقرہ کہا وہ یہ تھا کہ مَیں صبح سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔ اس پر مبلغ صاحب اور اُن کے ساتھی بہت حیران ہوئے کہ اِن کو کیسے پتہ چلا کہ ہم لوگ کون ہیں؟ اور کب ان کے گاؤں میں آنے والے ہیں؟ نماز کا وقت ہو گیا تھا نماز ادا کی گئی اور نماز کے بعد مبلغ صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا اور جماعتی نصائح پر مشتمل ویڈیو دکھائی۔ اس پروگرام کے بعد لوگ سوال کرنے لگے۔ اُن کو دعوت دی گئی۔ بہت سے لوگوں نے سوالات پوچھے مگر امام صاحب سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے۔ ہمارے مبلغ نے کہا کہ امام صاحب! آپ نے کوئی سوال نہیں پوچھا؟ اس پر امام صاحب کھڑے ہو گئے اور سورۃ فاتحہ اور درود پڑھنے کے بعد بڑے جوشیلے انداز میں فرمانے لگے کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے کل رات بتا دیا تھا کہ امام مہدی آ چکے ہیں اور مَیں تو کل رات اُن کی بیعت کر چکا ہوں اور اُس نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ تم ہمارے گاؤں آنے والے ہو۔ اس لئے مَیں تو صبح سے آپ لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا خواب سنایا کہ احمدی مبلغ اُن کے گاؤں پہنچے ہیں اور عین اُس جگہ جہاں ہمارے مبلغ کھڑے ہو کر تبلیغ کر رہے تھے، وہاں کھڑے ہیں اور لوگوں کو اکٹھا کر کے بتا رہے ہیں کہ امام مہدی آ چکے ہیں، اُن کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ پھر ہمارے مبلغ سب سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا تم امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کو تیار ہو؟ پورا گاؤں زور زور سے جواب دے رہا ہے کہ ہم تیار ہیں۔ اسی حالت میں امام صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ چنانچہ خواب سنانے کے بعد انہوں نے جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ پھر گاؤں والوں سے پوچھا کہ آپ لوگوں کا کیا ارادہ ہے؟ اس پر سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم سب بھی امام مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔

سیرالیون کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بو (Bo) ریجن میں ایک گاؤں گامبیا (Gambia) ہے جہاں ہمارا کچھ عرصے سے رابطہ اور تبلیغ جاری تھی۔ اس دوران جلسہ سالانہ آ گیا اور ہم نے اِن کو جلسے کی دعوت دی۔ وہاں کے سیکشن امام ساٹھ افراد کے ساتھ جلسے میں شامل ہوئے۔ جلسے کے بعد انہوں نے ہمیں اپنے گاؤں میں آنے کی دعوت دی جہاں پانچ اور امام اور سرکردہ افراد بھی شامل تھے۔ بات چیت کے بعد انہوں نے بتایا کہ کافی دیر سے حق کی تلاش میں تھے لیکن غیر احمدی علماء نے ہمیں اندھیرے میں رکھا۔ اب ہم نے خود جلسے میں جا کر جماعت کے بھائی چارے، حسنِ اخلاق، اسلامی تعلیمات پر عمل اور اتحاد کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ ایسی جماعت کبھی جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح جلسے پر ہم نے اُن غیر احمدی علماء کو بھی دیکھا جو ہمیں کہتے تھے کہ احمدیت جھوٹی ہے۔ یہ غیر احمدی علماء ہم سے چھپ رہے تھے اور شرمندہ ہو رہے تھے کیونکہ وہاں وہ جماعت کی تعریفیں کر رہے تھے۔ وہی غیر احمدی مولوی جو گاؤں میں جا کر ہمارے خلاف بول رہے تھے، جلسے پر کیونکہ بہت سارے سرکردہ لوگ بھی وہاں آتے ہیں تو اُن کو دکھانے کیلئے یہ مولوی وہاں آئے ہوئے تھے اور پھر اُن کے سامنے جماعت کی تعریف کر رہے تھے۔ جب گاؤں والوں نے ان کو دیکھا تو اُن کے سامنے چھپنے لگ گئے۔ تو وہ سیکشن امام کہتے ہیں کہ بعد میں مَیں سینٹرل مسجد گیا اور اماموں سے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمیں دھوکے میں رکھا ہوا تھا۔ آج سے ہم احمدی ہیں اور اپنی مسجد اور ساتھی اماموں اور 102/افراد کے ساتھ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہاں ایک باقاعدہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔

آصف محمود صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ جون 2010ء میں جب کوکو (Koko) نامی گاؤں میں مسجد کی افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا جا رہا تھا تو قریبی گاؤں کے افراد کا وفد خاکسار کے پاس آیا اور پیشکش کی کہ اس تقریب کیلئے جو کھانا پکایا جا رہا ہے اس میں ہم بھی حصہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے تقریباً تین سو افراد کے کھانے کیلئے گوشت مہیا کیا اور یہ درخواست کی کہ آپ ہمارے پاس بھی تبلیغ کیلئے آئیں۔ چنانچہ دسمبر 2010ء میں خاکسار نے اس گاؤں سے رابطہ کیا اور تبلیغ کا وقت لیا۔ تبلیغ کے نتیجے میں سارے کا سارا گاؤں احمدیت کی آغوش میں آ گیا اور یہاں 306 افراد پر مشتمل جماعت قائم ہو گئی۔

اسی طرح نائیجر کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ مارادی ریجن کے ایک گاؤں زبورے (Zaboure) کے چیف صاحب ہمارے جلسہ سالانہ میں شریک ہو رہے تھے لیکن ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ ایک دن اُن کے گاؤں میں ایک غیر احمدی مولوی صاحب تبلیغ کی غرض سے آئے۔ سب گاؤں والے اُن مولوی صاحب کی تبلیغ سننے کیلئے اکٹھے ہوئے۔ جب ان مولوی صاحب نے جماعت کے خلاف بولنا شروع کیا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ ان کی نماز اور ہے، قرآن اور ہے، یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے تو تھوڑی دیر بعد گاؤں کے چیف صاحب اُٹھے اور اُنہوں نے مولوی صاحب کو تقریر کرنے سے روک دیا اور گاؤں والوں کو بتایا کہ یہ مولوی صاحب جھوٹ بول رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے متعلق جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب غلط ہے۔ کیونکہ وہ بذاتِ خود جماعت کے جلسہ سالانہ اور دیگر پروگراموں میں شریک ہوئے جہاں انہوں نے سوائے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے کچھ نہیں سنا۔ آج جماعتِ احمدیہ ہی ہے جو حقیقی اسلام کی تعلیم دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ چیف صاحب کہنے لگے کہ آج مَیں جماعت میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں اور آپ سب کو بھی جماعت میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ چیف صاحب کے اس اعلان پر مولوی صاحب تو وہاں سے چلے گئے اس کے بعد چیف صاحب نے ہمارے ریجنل مبلغ عامر علی شاہ صاحب کو اپنے گاؤں تبلیغ کی دعوت دی۔ تبلیغ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا گاؤں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گیا۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

دورانِ سال جماعت کو اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے اُن کی مجموعی تعداد 419 ہے۔ جس میں سے 121 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 298 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

دورانِ سال مساجد کی تعمیر کا قدرے تفصیلی جائزہ بھی ہے لیکن بیان کرنا ذرا مشکل ہے۔ امریکہ میں بھی تین مساجد یا سینٹر بنے۔ کینیڈا میں بھی کچھ جگہیں خریدی گئیں۔ کچھ سینٹر بنے۔ جرمنی میں چھ مساجد بنیں جن کا میں نے افتتاح کیا تھا۔ آئیوری کوسٹ میں دو مساجد۔ اس طرح بہت سارے ممالک کی مساجد ہیں۔

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر

جمیکا (Jamaica) میں امسال اللہ کے فضل سے جماعت کی پہلی مسجد 'مسجد مہدی' کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ یہ مسجد اولڈ ہاربر شہر میں تعمیر ہوئی ہے اور 8/جولائی کو ہمارے گھانا کے مبلغ انچارج اور امیر عبد الوہاب آدم صاحب نے (اُن کو مَیں نے نمائندہ بنا کر بھیجا تھا) اس کا افتتاح کیا ہے اور 10/جولائی کو ایک افتتاحی تقریب بھی منعقد ہوئی جس میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے تین صد مہمان شامل ہوئے۔ اسکی کچھ تفصیلات کل ٹی وی پروقفے کے دوران جو پروگرام آ رہا تھا، اُس میں وہاب صاحب اور لال خان صاحب بیان بھی کر رہے تھے، جو اس وقت بیان نہیں ہوسکتیں۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ شہر کے میئر اور مختلف مذہبی رہنما شامل تھے۔ پولیس چیف نے خود سیکیورٹی کے انتظام کی نگرانی کی۔ اس موقع پر ایک بیعت بھی ہوئی۔ ایک دوست جو خود احمدی نہیں ہیں انہوں نے اپنے بچے کو وقف کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مسجد کے اس قطعہ زمین کی خرید اور مسجد کی تعمیر پر ایک ملین ڈالر سے زائد لاگت آئی ہے۔

ناروے میں مسجد بیت النصر کی فنشنگ وغیرہ مکمل ہوئی ہے۔ آئرلینڈ میں اور پرتگال میں بھی بنیاد رکھی گئی۔ اس طرح بہت ساری جگہوں پر چاڈ (Chad) وغیرہ میں زمین کی تلاش ہو رہی ہے۔

مساجد کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

مساجد کے تعلق میں بعض واقعات ہیں۔ نائیجیریا میں منیٰ ایک نئی جماعت ہے۔ جہاں رافنجاتو (Rafinjato) گاؤں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو قبول کرنے کی سعادت پائی وہاں مقامی لوگوں کی کوششوں سے جماعت کی مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ وہاں کے امام صاحب نے

اعلان کیا اور کھلے الفاظ میں لوگوں کو کہا کہ یہ مسجد جو زیرِ تعمیر ہے، احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد ہے۔ اس لئے سب پر مَیں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جس نے اس مسجد کی تعمیر میں مدد کرنی ہے کرے۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو بے شک جماعت کیلئے کچھ بھی نہ دے کیونکہ ہم احمدی ہو چکے ہیں اور یہ مسجد بھی جو زیرِ تعمیر ہے خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مسجد ہے۔ اس لئے کل کو کوئی کسی قسم کا شکوہ نہ کرے اور نائیجیریا میں اس طرح کہنا یہ بڑی بات ہے کیونکہ وہاں عموماً امام بہت مشکل سے شامل ہوتے ہیں۔

پھر امیر صاحب نائیجر بیان کرتے ہیں کہ کونی ریجن میں صدرانِ جماعت اور ائمہ کی ریجنل میٹنگ 27/مئی کو رکھی گئی جس میں گڈاں کیبیا (Gidan Kibiya) گاؤں سے آئے ہوئے احمدی امام اور زیرِ تبلیغ معلم نے بتایا کہ وہابی مولویوں کا وفد اُن کے گاؤں پہنچا اور اُن سے کہا کہ ہم یہاں کئی بار تبلیغ کیلئے آئے اور ہم نے کہا تھا کہ وہابی ہو جاؤ۔ ہم تمہیں بہت بڑی مسجد بنا کر دیں گے مگر تم نے انکار کر دیا۔ اب احمدی آئے ہیں اور تم اُن کی جماعت میں شامل ہو گئے ہو حالانکہ اُنہوں نے تمہیں کوئی مسجد بھی بنا کر نہیں دی۔ اب تمہارے پاس دوبارہ آئے ہیں کہ احمدیت چھوڑ دو۔ ہم فوراً بڑی مسجد بنا دیں گے اور ساتھ امام کی ماہانہ تنخواہ بھی لگا دیں گے۔ جس پر امام سمیت سب گاؤں والوں نے ان سے کہا کہ جماعت احمدیہ نے ہمیں نفرتوں کے بجائے محبت سکھائی ہے اور لینے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا سکھایا ہے تا کہ ہم بھی قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بن سکیں۔ آپ کا ہم پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں۔ چنانچہ مولویوں کا یہ وفد نا کام لوٹا۔

پھر مبلغ بینن بیان کرتے ہیں کہ ان کی جماعت دَوُ کوُ دَوُتُو (Doko Dotohoue) میں جماعت نے مسجد بنانی شروع کی تو عبادالرحمن والے آئے اور اس نومبائع جماعت کو ورغلانا شروع کر دیا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تم کن لوگوں کے ساتھ ہو؟ یہ تو کافر ہیں۔ ان کا اسلام اور ہے۔ یہ لوگ تمہیں اور تمہارے دین کو خراب کر دیں گے۔ ان کو چھوڑ و اور یہاں ان کی مسجد نہ بننے دو۔ ہم تمہیں اس سے بہت اچھی خوبصورت اور پکی مسجد بنا کر دیں گے۔ اسکے ساتھ معلم ہاؤس اور کنواں بھی بنائیں گے اور معلم بھی دیں گے۔ جماعت احمدیہ کے دجل سے بچ جاؤ۔ ہمارے ساتھ ملو اور اپنا اسلام بچاؤ۔ ان کی گفتگو پر گاؤں والوں نے کہا کہ ہم چار سال سے احمدی ہیں اور آج تک ہمارے دُکھ سکھ میں صرف جماعت ہی شریک ہوتی ہے۔ موسمی بیماریاں آئیں تو اِن کے فری میڈیکل کیمپ لگے۔ سیلاب آئے تو یہی ہماری مدد کو آئے۔ قحط سالی ہوئی تو اِن کے خلیفہ نے ہم تک گھر گھر خوراک پہنچائی۔ ہم اُنہیں کیسے چھوڑ دیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اب تو ہماری جان و مال احمدیت کیلئے حاضر ہے۔ اب احمدیہ دین ہی ہمارے ہاں پھیلے گا اور اُنہی کی مسجد تعمیر ہوگی (بیچارے کا بولنے کا انداز ہے، مقصد یہی تھا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی یہاں پھیلے گا) بہرکیف یہاں جماعت نے مسجد تعمیر کی اور مسجد کی مزید وسعت اور تزئین کیلئے جو لاگت تھی وہ جماعت کی طرف سے مقرر کردہ بجٹ سے تقریباً چار لاکھ پچاسی ہزار فرانک سے زائد تھی۔ یہ زائد رقم اسی گاؤں کے افراد نے محنت مزدوری کر کے ادا کی ہے اور مسجد کی تعمیر کیلئے دو کلومیٹر دور سے پانی بھی لاتے رہے ہیں۔ وہاں پانی کی بہت تنگی ہوتی ہے۔

کانگو کنشاسا ڈویژنل چیف اور نمائندہ کیتھولک چرچ مسٹر تموزی فلسین (Tamozi Felicien) نے کہا کہ مَیں کیتھولک عیسائی ہوں۔ مَیں پہلی دفعہ مسجد میں داخل ہوا ہوں۔ مَیں نے یہ سنا تھا کہ مسلمان صرف جنگ کرتے ہیں لیکن جو کچھ یہاں دیکھا ہے وہ بہت عمدہ ہے۔ آپکا انتظام اور ڈسپلن اور سلوک بہت اعلیٰ ہے۔ آپ واقعتاً خدائی جماعت ہیں۔ مَیں آپ کا بہت ادب کرتا ہوں۔

پھر کانگو کنشاسا میں مسجد ناصر کے افتتاح کے موقع پر شامل ہونے والے ایک ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا۔ میرا کوئی بھی مذہب ہو لیکن مَیں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے اور خدائی جماعت ہے۔ خدائی جماعتیں بہت ترقی کر جاتی ہیں اور یہ خدا کی عبادت کرنے والے لوگ ہیں۔

ایک عیسائی پادری نے کہا میں آج یہاں یہ گواہی دینے کیلئے کھڑا ہوا ہوں کہ آپ کی جماعت ہمیشہ محبت سے پیش آتی ہے اور عمدہ اخلاق کی حامل ہے۔ مجھے اس تقریب میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی۔

ایک مہمان پادری نے کہا جب میری والدہ کو پتہ چلا کہ مَیں مسلمانوں کے پروگرام میں شرکت کیلئے جا رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ خبردار! احتیاط کرنا۔ لیکن مَیں نے یہی دیکھا ہے کہ اُن کا وسوسہ درست نہ تھا۔ مَیں اپنی والدہ کو جا کر بتاؤں گا کہ مَیں آج اُن لوگوں سے ملا ہوں جو باقی دنیا سے مختلف ہیں، جو حقیقت میں امن پسند، امن قائم کرنے والے اور دنیا کو امن کا گھر بنانے کا پختہ عزم لئے ہوئے ہیں۔ دنیا کو ان مسلمانوں سے کوئی خطرہ نہیں اور انہوں نے کہا۔ حقیقی امن اور سکون آپ لوگوں کے پاس ہی ہے۔ اس طرح اور بہت سارے لوگوں کے ریمارکس ہیں۔

امیر صاحب لائبیریا لکھتے ہیں کہ لائبیریا کی بانگ کاؤنٹی (Bong County) میں ہماری ایک مخلص جماعت سانُوے (Sanoyea) ہے، اس گاؤں میں گو احمدیوں کی تعداد تھوڑی ہے لیکن امامت ہمیشہ احمدیوں کے پاس ہی رہی ہے۔ مئی 2011ء میں منرو و یہ شہر سے کچھ شر پسند اس گاؤں میں پہنچے اور غیر احمدیوں کو جماعت کے خلاف بھڑکایا جسکے نتیجے میں غیر احمدیوں نے میٹنگ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ ہم سب مسلمان یہاں پر پہلے ہی رہ رہے تھے اور جماعت احمدیہ یہاں نئی پہنچی ہے اس لئے احمدیوں کو اپنی علیحدہ مسجد بنانی چاہئے۔ اس پر جماعت کے افراد مسجد سے نکل گئے۔ غیر احمدیوں نے اُنہیں پیشکش کی کہ اگر آپ مسجد میں نماز پڑھنا چاہیں تو بیشک پڑھیں لیکن صرف ہمارے امام کے پیچھے۔ اس پر احمدیوں نے بڑی استقامت کے ساتھ جواب دیا کہ ہم اُس امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے جس نے امامِ وقت یعنی حضرت مسیح موعود علیہ والسلام امام مہدی علیہ السلام کا انکار کیا ہے۔ چنانچہ احمدیوں نے ایک گھر میں نمازیں ادا کرنی شروع کیں اور پھر ایک متروک کچن کو نماز سینٹر میں تبدیل کر لیا۔ اب یہاں بھی ایک الگ مسجد تعمیر ہوگی۔ انشاء اللہ۔

دورانِ سال جماعت احمدیہ رائنہ پالم (بھارت) میں شدید مخالفت کی وجہ سے ہمیں اُس مسجد سے جو بنی بنائی ہمیں ملی تھی دستبردار ہونا پڑا جس کی وجہ سے احمدی احباب نمازوں اور خاص طور پر نمازِ جمعہ کیلئے بہت پریشان تھے۔ ایسے حالات میں ایک مخلص احمدی خاندان نے ایک قطعہ زمین جماعت کو تحفتاً دے دیا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس جگہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ مساجد کی تعمیر میں غیر بھی ہماری مدد کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں یہ جماعت جو ہے یہاں غیر احمدیوں کی طرف سے شدید مخالفت کے موقع پر مقامی ایم ایل اے جو ہندو تھے انہوں نے ہمارے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا۔ افرادِ جماعت کو بہت حوصلہ دیا اور ہماری مسجد کیلئے انہوں نے اپنی ٹریکٹر اور مشینری وغیرہ بھجوائی جس سے تقریباً چالیس ہزار روپے کی بچت ہوئی۔

غانا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ سال 2010ء میں الحاج مہاما سِنو صاحب (Mahama Senu) نے وا (Wa) شہر کے اندر خوبصورت مسجد تعمیر کر کے جماعت کے سپرد کی ہے۔ جماعت وا (wa) میں تو پہلے ہی ایک بہت بڑی خوبصورت مسجد تھی اب شاید دوسرے علاقہ میں کی ہو۔ تو مسجد کیلئے جگہ بھی خود خریدی اور دی ہے اور بڑی مالی قربانی کر کے خوبصورت مسجد بنائی ہے۔

مبلغ زیمبیا اپنی نومبر 2010ء کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ دورانِ ماہ سات دن لوکل معلم کے ساتھ ’پیٹوکے‘ (Petoke) شہر اور اسکی ایک دیہاتی جماعت ’کالوکو‘ میں گزارنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ’پیٹوکے‘ شہر کی مسجد کی تعمیر سے اس جماعت میں بھی نئی جان پیدا ہو گئی ہے۔ جب خاکسار نے احمدی گھرانوں کے ساتھ ملاقات کی تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس انڈین مسلمان کافی دفعہ آئے ہیں اور ہم کو احمدیت چھوڑنے کیلئے کہتے تھے لیکن ہم نے ان کو جواب دیا کہ اب ہمارا جینا اور مرنا احمدیت کے ساتھ ہے۔ اب ہم پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اپنے اس عہد پر قائم ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اِن کو بہت زیادہ ثباتِ قدم عطا ہوا ہے۔

یوگنڈا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ احبابِ جماعت کے ایمانوں اور اخلاص میں غیر معمولی ترقی دیکھنے کو ملی ہے۔ ہمارے ایک مخیر دوست سلیمان مغابی صاحب ’امبالے‘ (Embale) کے رہنے والے ہیں اُن کو نومبائعین کے علاقے میں ایک مسجد کیلئے دو ملین کی تحریک کی۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد وہ سات ملین شلنگ لے کر میرے دفتر میں آئے اور مجھے دیئے اور کہا کہ جب سے میں نے مساجد بنوانے کا کام شروع کیا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ کس طرح اور کہاں سے خدا تعالیٰ مجھے دے رہا ہے؟ اس لئے آپ نے ایک مسجد کیلئے کہا تھا میں تین مساجد کیلئے سات ملین دے رہا ہوں۔ آئندہ بھی مجھے اس نیکی سے محروم نہ رکھیں۔ جب بھی ضرورت پڑے مجھے ضرور بتائیں۔ انہوں نے اس سے قبل بھی پندرہ ہزار ڈالر دے کر ایک مسجد بنوائی تھی۔

کیمرون کے معلم ابوبکر صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار کیمرون کے ایک قصبے باگامبی (Bagambi) سے گزر رہا تھا کہ ایک دن ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ لگا دیکھ کر رُکا۔ چلتے چلتے دیکھا تو احباب سے جو اُردو زبان میں آپ کا خطبہ سُن رہے تھے دریافت کیا کہ کیا کہہ رہے ہیں اور کون لوگ ہیں؟ اس پر ایک صاحب نے کہا کہ ہم بہت عرصے سے ایم ٹی اے پر ان صاحب کو درس و تدریس اور خطبہ جمعہ بیان کرتے دیکھتے ہیں۔ ان کی شخصیت اور اندازِ بیان ایسا عمدہ ہے کہ گو ہمیں ان کی زبان تو سمجھ نہیں آتی مگر ان کی شخصیت کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اس شخص کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے اور ایک سچے کا چہرہ ہے۔ اس بزرگ کے برعکس جب ہم اپنے علماء کو، عرب علماء کو سنتے ہیں تو اُن کی تقریر و وعظ میں ایک عجیب مشددانہ رویہ معلوم ہوتا ہے اور دل ان کی تقریر و وعظ کو سننے کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ لیکن ان کا بیان ایسا عمدہ ہے کہ زبان کی ناسمجھی کے باوجود دل کرتا ہے کہ دیکھتے جائیں اور خطبہ سنتے جائیں۔ معلم صاحب کہنے لگے کہ انکی باتیں سن کر میں نے اُن کو ایم ٹی اے کے ریسیور پر فرنچ زبان کی فریکوینسی سیٹ کر دی جس پر ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اُنہیں جماعت کا تعارف کروایا اور تبلیغ کی جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے چیف سمیت ایک سو سے زائد افراد نے جماعت احمدیہ کو قبول کرنے کی توفیق پائی۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ کوفوریڈوا (Kufu-ridua) میں ایک قطعہ زمین مسجد کی تعمیر کیلئے خریدا گیا تھا۔ لجنہ اماء اللہ غانا نے یہاں اپنے خرچ پر مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا۔ ہمارے پلاٹ کے آخر پر ایک عمارت تھی جس میں ایک بُت رکھا گیا تھا۔ جب مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو اس عمارت کے مالک نے ہم پر مقدمہ دائر کر دیا کہ ہم اُسکی جگہ پر مسجد بنا رہے ہیں۔ چنانچہ عدالت نے مسجد کی تعمیر رکوا دی اور معاملہ کی تفتیش کا حکم دیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے عدالت نے ہمارے حق میں فیصلہ دے دیا ہے اور بُت والی عمارت وہاں سے گرا دی گئی ہے۔ اب ہماری مسجد کی تعمیر انشاء اللہ جلد تکمیل کو پہنچے گی۔

تبلیغی مراکز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ہمارے تبلیغی مراکز میں، مشن ہاؤسز میں 121 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 102 ممالک میں تبلیغی مراکز، مشن ہاؤسز کی تعداد تئیس سو پچیس (2325) ہو چکی ہے۔

تبلیغی مراکز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرِفہرست ہے جہاں اس سال 26 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اُسکے بعد 14 سیرالیون میں اور پھر برکینا فاسو، کینیا، مالی وغیرہ میں اور دوسرے افریقن ممالک میں۔ اسی طرح کینیڈا میں، امریکہ میں بفلو (Buffalo) میں بھی تبلیغی مراکز قائم ہوئے ہیں۔ فلپائن میں بھی ایک تبلیغی مرکز کا اضافہ ہوا ہے۔ یوکے میں دورانِ سال چار تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔

یہ ممالک مَیں وہ بیان کرنے لگا ہوں جہاں جماعت کا پہلا تبلیغی مرکز قائم ہوا ہے، مشن ہاؤس قائم ہوا ہے۔ ڈومینیکن ریپبلک میں ایک عمارت کرائے پر حاصل کی جہاں جماعت کا پہلا سینٹر قائم کیا گیا ہے۔ ہیٹی (Haiti) میں پہلے ہیومینٹی فرسٹ کی عمارت بطور مرکز استعمال ہو رہی تھی۔ اب جماعت نے باقاعدہ ایک عمارت حاصل کر کے اپنا سینٹر قائم کیا ہے۔ اسی طرح بعض اَور ملک ہیں۔

اشاعت لٹریچر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اشاعت کا جو کام ہے وہ 67 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دورانِ سال 549 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ تقریباً اڑتیس (38) زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد چھہتر (76) لاکھ اٹھہتر (78) ہزار آٹھ سو چوالیس (844) ہے، جس میں مختلف زبانیں عربی، ترکش، جرمن وغیرہ شامل ہیں، ان کی تفصیل بیان کرنی مشکل ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب دوبارہ شائع ہوئی ہیں۔ کچھ عربی کتب شائع ہوئی ہیں، کچھ کا عربی ترجمہ ہوا ہے اور تفسیرِ کبیر عربی کی دس جلدیں مکمل ہوگئی ہیں۔ رسالہ الوصیت کا رشین ترجمہ شائع

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

ہوا ہے۔اسی طرح کشتی نوح، ایک غلطی کا ازالہ تامل میں، ضرورۃ الامام ملیالم میں، شہادۃ القرآن ہندی میں، یہ انڈیا کی زبانیں ہیں۔تو اس طرح بہت ساری کتب شائع ہوئی ہیں۔

تفسیرِ کبیر عربی مکمل دس جلدیں شائع ہوگئی ہیں۔ اسکے بارہ میں بعض تأثرات بھی ہیں۔

گِنی بساؤ (Guinea Bissau) کے ایک امام محمد کبیر جالو صاحب جنہوں نے سعودی عرب سے اسلامیات میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی ہے اور علاقہ میں ان کا بہت نام ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے بہت سی تفاسیر کا مطالعہ کیا مگر اس جیسی کوئی تفسیر نہیں دیکھی۔ کیونکہ اس میں ہر چیز واضح ہے اور ہر پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔اس تفسیر کو پڑھے بغیر کوئی شخص قرآن کے حقیقی معنی نہیں سمجھ سکتا۔انہوں نے بیعت کرنے سے پہلے ہی احمدیت کی تبلیغ شروع کر دی اور گیمبیا کی جماعت کے سالانہ جلسے میں بھی شرکت کی۔ یہ کویت سنٹر میں قرآنِ کریم کے سب سے بڑے عالم سمجھے جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جب اس سینٹر میں کلاسز لیتا ہوں تو تفسیرِ کبیر کے علاوہ کچھ نہیں پڑھاتا۔

گیمبیا میں استاد Alie Njie صاحب کو تفسیرِ کبیر دی گئی تو لکھتے ہیں کہ اس تحفہ کے ذریعہ ایک مرتبہ پھر مجھ پر عیاں ہوگیا ہے کہ آپ لوگوں کو غیر مسلم کہنا ایک بہت بڑا جرم ہے۔اس وقت تو احمدی ہی بہترین مسلمان ہیں۔

پھر اسی طرح گیمبیا کے ایک اور عالم اپنا اظہار کرتے ہیں کہ مَیں نے بہت سی تفاسیر پڑھی ہیں۔ سینیگال اور گیمبیا کے بہت سے مدارس سے تعلیم حاصل کی ہے۔مگر اس معیار کی تفسیر میں نے کہیں نہیں دیکھی۔

تراجم قرآن کریم

وکالتِ تصنیف کی رپورٹ کے مطابق نئے تراجم قرآن میں امسال اضافہ تو نہیں ہوا البتہ گھانا کی زبان 'والے' (Wale) میں یہ پیش رفت ہوئی ہے کہ اب اُس کی فائنل پروف ریڈنگ ہو رہی ہے۔ جو رپورٹ کے مطابق تین ماہ میں مکمل ہو کر ٹائپ سیٹنگ کا کام شروع ہو جائے گا۔ساؤتھ پیسیفک کے ملک کریباتی (Kiribati) کی مقامی زبان کریباتی میں ترجمہ قرآن اس وقت ٹائپ سیٹ ہو رہا ہے اور عربی متن پیسٹ کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ جلد چھپ جائے گا۔ اسی طرح گھانا کی زبان فانٹی (Fante) میں قرآنِ کریم کی ٹائپ سیٹنگ ہو چکی ہے۔ جلد انشاء اللہ تعالیٰ طبع ہو جائے گا۔ ان تین تراجم سمیت پندرہ زبانوں میں قرآنِ کریم کے ترجمے پر کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو جائے گا۔ اس سے قبل ستر (70) زبانوں میں قرآنِ کریم مکمل چھپ چکا ہے۔ اور اس سال ترکی زبان میں بھی قرآنِ کریم کا نیا ترجمہ تیار کیا گیا ہے۔ پہلے کو ریوائز کیا گیا ہے اور اس میں کچھ نئی ایڈیشن کی گئی ہیں۔ بھارت میں قرآنِ کریم کا ہندی اور پنجابی میں نیا ترجمہ شائع کیا گیا ہے اور یہ سب فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان سے شائع ہوا ہے۔ اللہ کے فضل سے جب پریس کی رپورٹ آئے گی تو وہاں بیان ہو جائے گا۔ یہ بھی اچھا کام کر رہا ہے۔

دورانِ سال شائع ہونے والی کتب کا تعارف

یہ تو بڑا مشکل ہے لیکن بہرحال مختصر ذکر کر دیتا ہوں۔ دورانِ سال قرآنِ کریم کا ترکی زبان میں ترجمہ نئے سرے سے تیار ہو کر طبع کیا گیا۔ اسی طرح اس میں انڈیکس وغیرہ شامل کیا گیا اور اس میں جلال شمس صاحب، غفار صاحب اور ترکی کے امیر صاحب نے بڑا کردار ادا کیا۔ کچھ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ عربی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ترجمے ہوئے ہیں جو ہمارے عربی ڈیسک نے بھی کئے ہیں اور بعض ترجمے انفرادی طور پر مجید عامر صاحب اور محمد احمد نعیم صاحب نے کئے ہیں۔ کچھ مشترکہ کوششوں سے ہوئے ہیں۔

''تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک''۔ یہ کتاب ہے جو خلفاء احمدیت کے ارشادات اور خطبات اور خطابات کو اکٹھا کر کے کتابی شکل میں بنائی گئی ہے۔ گزشتہ سال تک اس کی پہلی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ الحمدللہ اس سال پانچویں جلد شائع کرنے کی توفیق ملی جو 1974ء سے 1982ء تک خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات پر مشتمل ہے۔

ریویو آف ریلیجنز
(The Review of Religions)

گزشتہ سال جب مَیں نے اس کی تحریک کی تھی تو اُس وقت خریداران کی تعداد بارہ سو چوالیس (1244) تھی اور اب اس جلسہ تک خریداروں کی تعداد آٹھ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ دورانِ سال چھ ہزار سات سو چھپن کا اضافہ ہوا ہے۔ ابھی بھی یہ پیچھے ہیں۔ کم از کم یہ دس ہزار تو ہونی چاہئے۔ اب یہ رسالہ اللہ کے فضل سے بڑے وقت پر شائع ہوتا ہے اور بڑے اچھے مضامین اس میں آ رہے ہیں اور لوگوں کے اچھے فیڈ بیک (feed back) ہیں کہ ہماری نئی نسل کیلئے بھی اور پرانے علمی ذوق رکھنے والوں کیلئے بھی بڑے اچھے نئے مضامین ہیں۔

تقسیم لٹریچر

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ تھا اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈال دی ہے اور پیغام پہنچانے کے لحاظ سے اس میں درج ذیل ممالک نمایاں ہیں۔ کینیڈا۔ انہوں نے قریباً ایک ملین سے زائد تقسیم کئے ہیں یا الیکٹرک بل بورڈ وغیرہ استعمال کئے ہیں۔ اشتہارات وغیرہ دیئے ہیں۔ بکس سٹالز کے ذریعہ سے پچاسی ملین سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام ان کے ذریعے پہنچا ہے۔ جرمنی میں 1.6 ملین سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ وہاں بھی مختلف ذرائع سے آٹھ ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس دفعہ دورہ میں مَیں نے دیکھا ہے کہ جرمنی میں بھی احمدیت کی طرف غیر معمولی توجہ پیدا ہو رہی ہے اور تعارف بڑھا ہے۔ یو کے کی جماعت نے 1.5 ملین لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔ سویڈن نے تین لاکھ بیس ہزار فلائرز تقسیم کئے ہیں اور مختلف ذرائع سے دو ملین چار لاکھ افراد تک پیغام پہنچایا ہے۔ ٹرینیڈاڈ میں پانچ لاکھ فلائرز تقسیم کئے گئے۔ ناروے نے دو لاکھ فلائرز تقسیم کئے اور اس طرح تین لاکھ ساٹھ ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا۔ بلجیم میں چار لاکھ، ہالینڈ میں ساڑھے چار لاکھ، سپین میں ایک لاکھ چودہ ہزار، انڈیا میں تین لاکھ پچاس ہزار لیف لٹس تقسیم کئے گئے۔ افریقن ممالک نائیجیریا میں ایک لاکھ پچاسی ہزار، کانگو کنشاسا (Congo Kinshasa) میں ایک لاکھ دو ہزار، تنزانیہ میں ایک لاکھ، کینیا میں اکہتر ہزار، ٹوگو میں پچہتر ہزار، بینن میں ساٹھ ہزار لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔

لیف لیٹس تقسیم کے دوران جو بعض واقعات پیش آئے، اُن میں سے چند ایک ذکر کر دیتا ہوں۔

❁ ایک پادری نے پمفلٹ ملنے پر کہا کہ اگر عیسائی بھی اتنی محنت کرتے جتنی کہ آپ کر رہے ہیں تو کبھی ان کو شکست نہ ہوتی۔ یہ جرمنی کا تاثر ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میرا خیال ہے تم لوگ دس نہیں تو چودہ سال میں جرمنی پر غالب آ جاؤ گے۔ میں احمدیوں کو جانتا ہوں یہ دوسرے ترکی مسلمانوں سے قطعاً مختلف ہیں۔

❁ ایک شخص کو جب پمفلٹ دیا گیا تو اُس نے کہا تم دہشتگرد ہو لیکن جب اُسکے ساتھ تفصیل سے بات ہوئی تو آخر پر اُس نے کہا کہ اگر احمدی سچ بیان کر رہے ہیں تو اسلام کا مطلب امن کے سوا کچھ ہے ہی نہیں۔ جرمنی میں بھی ایک پادری نے پمفلٹ بڑے غور سے پڑھا اور کہا کہ اس پمفلٹ کے ہر لفظ کا پیغام بہت عمدہ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ باقی مسلمان بھی اس پیغام کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ اس طرح ایک اخبار نے لکھا کہ بانیٔ سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں نوجوانوں کی تنظیم آج کی دنیا کے سامنے اسلام کی اصل پُرامن اور ترقی پسند تعلیم کو سختی کی تعلیم اور غلطیوں سے آزاد کرنا چاہتی ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ اس پمفلٹ کا یہی پیغام ہے کہ اسلام میں بنیادی انسانی حقوق، آزادیٔ اظہار، مذہبی آزادی اور مذہب کو اختیار یا تبدیل کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ جرمنی کے مبلغ اشرف صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری لوکل امارت 'ویزبادن' میں بسوں اور بڑے پوسٹر کے ذریعے اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ شہر کی آبادی دو لاکھ ستر ہزار سے زائد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ذرائع کے علاوہ فلائرز کی تقسیم کے ذریعے سے ساری آبادی تک پیغام پہنچ گیا ہے۔ بسوں میں پوسٹر لگائے گئے، گو ایک ہفتہ کیلئے تھے لیکن وہ اس قدر پسند کئے گئے اور اس پیغام کو اتنا سراہا گیا کہ بغیر معاوضہ کے انتظامیہ نے ایک ماہ سے اوپر ہو چلا ہے کہ اُسے بدستور شہر کی بسوں میں لگایا ہوا ہے۔ ایک جرمن دوست نے دو ہزار سے زائد فلائر کا مطالبہ کیا کہ میں اُسے اپنے خرچ پر تقسیم کروں گا۔

❁ امریکہ کے مبلغ انچارج نسیم مہدی صاحب لکھتے ہیں کہ جب نیو یارک میں جماعت امریکہ کی طرف سے پریس کانفرنس کی گئی تو نیو یارک کے مشہور اخبار نیو یارک ٹائمز کے ایک سینئر صحافی سیموئیل فریڈمین کا فون آ گیا۔ موصوف ایک مشہور یونیورسٹی میں جرنلزم کے پروفیسر بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے سنا ہے کہ آپ لوگ گھر گھر جا کر امن کا پیغام فلائرز کی شکل میں تقسیم کر رہے ہیں۔ مَیں ایسی کسی بھی ٹیم کے ساتھ امریکہ کے کسی بھی شہر میں اپنے خرچ پر جا کر فلائرز کی تقسیم میں شامل ہونا چاہتا ہوں اور لوگوں کا ردّعمل دیکھ کر ایک کالم لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ چنانچہ انہیں 'ملوا کی' شہر میں احمدی خدام کی ٹیم کے ساتھ بھجوایا گیا جس پر انہوں نے بہت ہی خوبصورت کالم لکھا جسے بہت سراہا گیا۔ اس کالم کے نتیجے میں شکاگو، ڈیٹرائٹ اور سان فرانسسکو کے مشہور اخبارات نے خواہش ظاہر کی کہ ہم بھی اپنی صحافی ٹیم آپ کے ساتھ بھجوانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی بہت اچھے کالم لکھے۔ پھر کہتے ہیں کہ اس کے کچھ عرصہ بعد 'میامی' سے امریکہ کے سب سے بڑے سپینش ٹی وی نیٹ ورک نے رابطہ کیا کہ ہم بھی اسی طرح اپنے رپورٹر آپ کی ٹیم کے ساتھ بھیج کر احمدیت پر ایک ڈاکومنٹری تیار کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے رپورٹر اور کیمرہ کریو (crew) ہماری تجویز پر لاس اینجلس بھجوایا۔ یہ رپورٹر ایک خاتون تھی۔ چنانچہ لجنہ کی ایک ٹیم کے ساتھ اُنہیں بھجوانے کا پروگرام بنایا گیا۔ جانے سے پہلے اس خاتون رپورٹر نے کہا کہ میرا برقعہ کہاں ہے؟ چنانچہ اُنہیں برقعہ پہنایا گیا۔ (یہ ڈرامے کرتے ہیں ناں تھوڑے سے) تو انہوں نے ہمارے ساتھ کئی دن رہ کر ڈاکومنٹری تیار کی جو اس سپینش ٹی وی پر دکھائی گئی۔ امریکہ میں اسکے دیکھنے والے چھ ملین لوگ ہیں۔ لیکن بہر حال چاہے جس طرح بھی تھا احمدیت کا حقیقی پیغام چھ ملین لوگوں تک پہنچ گیا اور میکسیکو اور دیگر لاطینی امریکہ میں دیکھنے والے بھی کئی ملین لوگوں نے اُسے دیکھا۔

❁ ہمارے ایک خادم فرینکفرٹ جرمنی میں فلائر تقسیم کر رہے تھے تو عین اس وقت ایک عیسائی گروپ بعض مسلمان ممالک میں عیسائیوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف جلوس نکال رہا تھا اور وہ مسلمانوں کے خلاف بھی جذبات رکھتے تھے۔ اس دوران ہمارے خادم نے بھی وہاں پر فلائرز تقسیم کیا تو بعض عیسائیوں کی طرف سے بہت غضب کا اظہار ہوا یہاں تک کہ پولیس کو بلوایا گیا جس پر خادم نے کہا کہ مَیں تو ملکی قانون کے مطابق یہاں پر فلائرز تقسیم کر رہا ہوں۔ علاوہ ازیں یہ لوگ یہاں پر نفرت پھیلا رہے ہیں جبکہ مَیں تو محبت کا پیغام دے رہا ہوں۔ اس پر پولیس والوں نے فلائر کو دیکھا اور اس کے بعد اس خادم کو کہا کہ ہم یہاں کھڑے ہیں۔ تم ہماری نگرانی میں تقسیم کرو۔ تمہیں کوئی نہیں روکے گا۔

❁ جرمنی سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ہیمبرگ میں تقسیم کے دوران ایک افریقن شخص ملا جس نے ہمارا فلائر دیکھا۔ اُس پر میری تصویر تھی تو اُس کو دیکھ کر کہتا ہے کہ مَیں ان کے خطبات باقاعدہ سنتا ہوں اور ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو اُس کو بھی جماعت کا تعارف پیش کیا گیا۔

❁ جرمنی میں ہی برخسال (Bruchsal) کے صدر صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے خدام اور اطفال Islam for peace کی ٹی شرٹس پہن کر فلائر تقسیم کر رہے تھے تو ایک خاتون کو یہ طریقہ کار اتنا پسند آیا کہ وہ تمام خدام و اطفال کیلئے اپنی جیب سے جوس خرید کر لائی اور کہا کہ مجھے آپ لوگوں کا یہ طریقِ کار پسند آیا ہے یہ میری طرف سے آپ کیلئے چھوٹا سا تحفہ ہے۔

❁ امریکہ کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک خادم نے بتایا کہ جب وہ ساری رات کی جاب کرنے کے بعد

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ

اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

(ترمذی، ابواب الدعوات)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میں اپنے بندے سے اسکے اس حُسنِ ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

(مسلم، کتاب التوبہ، باب فی الحض علی التوبہ)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

لیف لیٹس تقسیم کرنے کیلئے آئے تو رَش ختم ہو چکا تھا اور خال خال لوگ آرہے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں بہت غمگین ہوا اور دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش یہ سارے فلائرز جو میرے پاس ہیں تقسیم ہو جائیں۔ انہوں نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اسی دوران ایک افریقن امریکن آیا اور ایک اشتہار مانگا کچھ دیر بعد واپس مڑکر آیا اور کہا کہ چار پانچ لیف لیٹس مزید دے دو جو کہ اُسے دے دیئے گئے۔ پندرہ منٹ کے بعد پھر واپس آیا اور بڑی لجاجت سے کہنے لگا کہ کیا تم مجھے سارے اشتہارات دے سکتے ہو؟ پوچھنے پر اس نے کہا کہ اسکی ایک دکان ہے۔ یہ اشتہارات اس کو اتنے اچھے لگے ہیں کہ وہ چاہتا ہے کہ اس اشتہار کو اپنی دکان پر تقسیم کرے۔ تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ تبلیغ کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔

وہاب آدم صاحب امیر غانا لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک کی دو بڑی شاہراہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر مشتمل دو عدد بل بورڈز لگائے گئے ہیں۔ ان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی خوبصورت تصویر چسپاں ہے جس کے نیچے یہ الفاظ درج ہیں:

”وہ مسیح موعود جس کا مدتوں سے انتظار تھا آ چکا ہے“

ایک بورڈ کماسی سے اکرا آنے والی شاہراہ پر ہے۔ دوسرا بورڈ ’اکرا‘ (Accra) سے سینٹرل ریجن جانے والی سڑک کے کنارے لگا ہوا ہے۔ یہ خوبصورت تصویر یہاں سے گزرنے والوں کو اپنی طرف راغب کرتی ہے اور اُسے زمانے کے مسیح موعود کی آمد کی خبر دیتی ہے۔ یہ ایک مخلص احمدی نے تیار کروا کے دیئے ہیں اور اصل یہ ہے کہ لگوایا اس لئے گیا ہے کہ وہاں پادریوں نے یہ اعلان بھی کرنا شروع کر دیا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ عنقریب مسیح آسمان سے نازل ہونے والا ہے۔ اس لئے اُس کا انتظار کرو۔ تو اُس پر انہوں نے لگایا کہ تم انتظار نہ کرو وہ تو سو سال پہلے آ چکا ہے۔

واشنگٹن شہر میں دو مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا کہ فلائر تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا تو اس سے ہفتہ قبل ہی ایک دفعہ شدید برف باری کی اور دوسری دفعہ بارش اور آندھی کے شدید طوفان کی پیشگوئی تھی۔ مجھے بھی دعا کیلئے انہوں نے لکھا۔ فیکسز کیں۔ دعاؤں کے ساتھ کام شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے کام شروع کیا تو طوفان بھی ٹل گیا اور ان کے کام بھی ہوئے۔

یوکے کو دو ملین اشتہارات ہر گھر میں ڈالنے کی توفیق ملی۔ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ سکولوں اور ڈاکٹرز کی سرجری اور لائبریریوں میں پمفلٹس پہنچانے کا کام تھا۔ پانچ ہزار پانچ سو کے ٹارگٹ میں سے چار ہزار اُنسٹھ سکولوں، ڈاکٹر سرجری اور لائبریریوں میں پمفلٹ پہنچایا جا چکا ہے۔ ان کا ایک پروگرام ’ٹو زی ٹی وی‘ پر چلایا گیا جس میں ٹی شرٹ تقسیم کر رہے تھے۔ ٹراموں وغیرہ پر بھی اشتہار دیا گیا۔

پھر ایک ویب سائٹ ہے:

loveforallhatredfornone.org

اس پر بھی ایڈ (ad) دیا جا رہا ہے۔ اب تک تیس ہزار لوگ ویزٹ (Visit) کر چکے ہیں اور چار سو پچاس (450) فون کالز اور کثرت سے ای میلز اس Compaign کے نتیجے میں مل چکی ہیں۔ اخبار میں آرٹیکل بھی آئے ہیں۔

بکسٹالز و بک فیئرز

پانچ ہزار چھیانوے (5096) بُک سٹالز اور اکانوے (91) بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعے اکیس (21) لاکھ چون (54) ہزار سے اوپر افراد تک پیغام پہنچا۔

قرآن مجید اور اس کے تراجم کی نمائشیں

قرآنِ مجید کی نمائش لگانے کے بارے میں جو مَیں نے کہا تھا اُس میں مجموعی طور پر دو ہزار اُنسٹھ (2059) نمائشوں کے ذریعے تیس (30) لاکھ اکتالیس (41) ہزار آٹھ سو انانوے (889) افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

قرآنِ کریم کے تراجم کی نمائش کے بارہ میں یہ تاثرات ہیں کہ ایلورین میں ایک عیسائی دوست مارٹن ایژائی (Marten Ajayi) صاحب نے قرآنِ کریم کے ترجمہ کی نمائش کے موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے وہ عقائد جو آپ نے یہاں بیان کئے ہیں، مجھے بہت اچھے لگے ہیں۔ مَیں آپ لوگوں کا بہت مشکور ہے کہ آپ نے اس کا بیان اس عمدہ طریق پر کیا ہے۔ لیکن اس موقع پر مَیں یہ بھی کہوں گا کہ آپ میڈیا کو ساتھ لے کر اپنی مسجد میں جائیں اور اعلان کروائیں کہ لوگوں کو مارنا اسلام اور ہمارے عقائد کا حصہ نہیں اور شمال کے مسلمانوں کو بھی یہ بات بتائیں اور اصل سچائی یہ ہے کہ ہم بھی امن سلامتی اور ملکی ترقی کے بارے میں وہی عقائد رکھتے ہیں جو آپ رکھتے ہیں۔ یہ ان کے تاثرات تھے اور بھی کافی تاثرات ہیں۔

اوشوں سٹیٹ (Osun State) سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میری بدقسمتی ہے کہ میں آج تک اسلامی تعلیمات سے بے خبر رہا اور آج آپ کی اس نمائش کے ذریعہ سے مجھے پتہ چلا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے؟ اور کتنی خوبصورت ہے۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اسلام کی یہ تعلیم جو آپ نے بیان کی ہے اس کو ماننے سے ہی دنیا امن اور سلامتی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

بینن میں پوبے شہر میں مین روڈ کے ساتھ مشن ہاؤس کے سامنے تین روزہ نمائش لگائی گئی۔ اس نمائش کو مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد نے دیکھا (یہ اُن کی رپورٹ ہے) تو ایک عیسائی اپنے تاثرات میں لکھتا ہے کہ ہم آپ سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ دوسرے مسلمان تو ہمیں قرآن کو ہاتھ لگانے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ ہم نے کبھی بھی مسلمانوں کی طرف سے ایسا پروگرام نہیں دیکھا۔

بک سٹالز اور بک فیئرز کے معاملات

امسال 7/جولائی 2011ء کو ٹوکیو میں انٹرنیشنل بک فیئرز کے موقع پر سعودی عرب کے سفیر نے بھی جماعت کے سٹال پر وزٹ کیا اور قرآنِ کریم کے تراجم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ عربی زبان میں لٹریچر کا پوچھا۔ اتفاق سے اُس وقت سب سے اوپر ’التقویٰ‘ کا ایک پرانا شمارہ پڑا ہوا تھا۔ سفیر صاحب نے اُسے کھول کر دیکھنا شروع کیا تو جو صفحہ سب سے پہلے کھلا اس پر مسجد فضل لندن میں شاہ فیصل کی آمد والی تصویر اور اہلِ عرب کیلئے جماعت احمدیہ کی خدمات کا تذکرہ تھا۔ سفیر موصوف نے غیر معمولی دلچسپی سے مضمون کو پڑھنا شروع کیا اور جماعت کا تعارف حاصل کرنے کیلئے سٹال پر بیٹھ گئے۔ بعد میں اُنہیں باقی لٹریچر پہنچایا گیا۔

پھر مبلغ انچارج جاپان لکھتے ہیں کہ ایک مصری دوست جو ڈاکٹر ہیں بُک فیئر پر آئے اور اُنہوں نے بتایا کہ وہ باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتے ہیں۔ اسٹال دیکھتے ہی وہ خاکسار کی طرف دوڑے چلے آئے اور بڑے تپاک سے ملے اور شکریہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ کہنے لگے کہ ایک دن ایم ٹی اے دیکھتے ہوئے امام جماعت احمدیہ کا وہ خطبہ سُنا جس میں آپ نے عرب ممالک اور مصر میں ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے۔ مصری عوام کی جدوجہد کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے اور عرب حکمرانوں کو ان کی غلطیوں کی طرف متوجہ کرنے پر میں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ نیز کہنے لگے کہ اسلامی دنیا میں شاید وہ واحد مذہبی رہنما ہیں جنہوں نے عرب حکمرانوں کو اس جامع انداز میں متوجہ فرمایا ہے۔

زونل امیر ساؤتھ زون کرناٹک لکھتے ہیں کہ بنگلور شہر میں ایک شاندار بک فیئر ہوا جس میں جماعت کی طرف سے بھی تین سٹال لگائے گئے۔ اُس میں میرے جو مختلف دورہ جات ہیں اُن کی سی ڈیز دکھائی گئیں اور ہر آنے جانے والا اُسے دیکھتا تھا۔ اس منظر کو دیکھ کر تحفظِ ختم نبوت والے بوکھلا گئے اور پولیس اور اعلیٰ افسران سے مل کر ہمارے سٹال بند کروا دیئے۔ جماعتی وفد نے فوراً متعلقہ افسران سے جا کر ملاقات کی اور جب ہمارا موقف اُن کے سامنے رکھا گیا اور جماعتی لٹریچر اور کتب اُن کو دی گئیں تو ان افسران نے کہا کہ ہمیں مولویوں نے جماعت کے بارے میں غلط باتیں بتائی تھیں جس کی وجہ سے ہم نے یہ سٹال بند کرنے کی ہدایت جاری کی تھی۔ انہوں نے نہ صرف سٹال کھولنے کی اجازت دی بلکہ سٹال کی حفاظت کیلئے دو پولیس والوں کی ڈیوٹی بھی لگا دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں لوگوں کی آمد و رفت بڑھ گئی اور دس دن سٹال جاری رہا۔ اسّی ہزار لوگ اس سٹال سے وقتاً فوقتاً جماعتی لٹریچر اور کتب وغیرہ بھی لے جاتے رہے۔ ترپّن (53) ہزار روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔

احمدیہ پرنٹنگ پریس

اس وقت رقیم پریس انگلستان کی نگرانی میں افریقہ کے آٹھ ممالک، غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور برکینا فاسو میں ہمارے پریس کام کر رہے ہیں۔

اس سال رقیم پریس لندن سے طبع ہونے والے کتب و رسائل کی تعداد دو لاکھ پندرہ ہزار تین سو اڑتالیس ہے۔ الفضل انٹرنیشنل بھی اب یہیں سے شائع ہوتا ہے۔ افریقہ کے ممالک میں طبع ہونے والے مختلف کتب و رسائل کی تعداد جو ہمارے پریس سے شائع ہوئیں، وہ پانچ لاکھ تین ہزار سے اوپر ہے۔ گھانا پریس کو نئی مشینری گئی ہے۔ نیا پریس لگا ہے اور اللہ کے فضل سے جماعتی لٹریچر اور کتب کے علاوہ یہ باہر کا بھی کافی کام کر رہے ہیں۔ قومی اخبارات بھی یہاں سے شائع ہو رہے ہیں اور دونوں طرح یہ کافی اچھی آمد کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے پریس ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

یہ بھی مختلف کتب پر کام کر رہے ہیں۔ دعوۃ الامیر کی نظرثانی کا کام ہو گیا۔ سبز اشتہار کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

ایم.ٹی.اے پر بیالیس (42) گھنٹے بنگلہ کا لائیو پروگرام ”شوتر شندھے“ پیش کیا جاتا ہے۔ بنگلہ ڈیسک کے خطوط جو میرے پاس آتے ہیں اُن پر بھی یہ کام کرتے ہیں۔ لائیو خطبات کا ترجمہ، تقریروں کا ترجمہ یہ سب، مختلف کام یہ کر رہے ہیں۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک ہے۔ اس میں بھی قرآنِ کریم کا چینی زبان میں ترجمے کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ اس ایڈیشن کی اشاعت سے قبل اس کی دو مرتبہ نظر ثانی کی گئی ہے۔ اب مکمل کر کے ربوہ بھجوایا گیا ہے۔ اسکے علاوہ انفرادی طور پر لوگوں سے رابطے بھی ہو رہے ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک ہے۔ اس کے ذریعہ سے برکات الدعا، نماز، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو کتاب جلال شمس صاحب نے تیار کی ہے اور لجنہ کے دستور اور کچھ اور کتابیں شائع ہوئی ہیں۔

رشین ڈیسک

اسکے ذریعہ سے بھی کام میں کافی وسعت آئی ہے۔ یہ اب خطبات کا باقاعدہ لائیو ترجمہ دے رہے ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا ہے کہ خطبے کو جو ٹرانسکرائب کرنا ہوتا تھا اس پر پہلے ربوہ سے آتے ہوئے دیر لگ جاتی تھی۔ اب یہ رشین ڈیسک ہی فوری طور پر کروا دیتا ہے۔ اور پھر اسی طرح دوسرے خطابات اور خلافت جوبلی کے جو خطابات وغیرہ ہیں انہوں نے شائع کئے ہیں۔

شوئم جان جمیلوف صاحب جن کا تعلق بخارا ازبکستان سے ہے لکھتے ہیں کہ دو سال پہلے میرے دل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے بہت سے سوال پیدا ہوتے تھے۔ کیونکہ میں نے قرآن و کتب احادیث کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ مختلف مساجد میں جا کر علماء سے اس بارے میں سوال کرتا تھا لیکن کوئی مجھے تسلی بخش جواب نہ دیتا۔ تشفی نہ ہونے پر ہماری بحث شروع ہو جاتی اور میں ان سے کہتا کہ دیکھو اب ہم بحث میں لگے ہوئے ہیں اور ہمارے پاس ایسی کوئی شخصیت نہیں جو ہمارے درمیان فیصلہ کروا سکے۔ عیسائیوں کے پاس پوپ ہے جو اُن کے فیصلے کر دیتا ہے۔ اور ہم جن کا دعویٰ ہے کہ ہمارا مذہب سب سے صحیح ہدایت دیتا ہے ہمارے پاس اس زمانے میں نہ تو کوئی امام ہے اور نہ ہی کوئی خلیفہ، اس پر وہ تمام خاموش ہو جاتے۔ اس دوران میرے ایک دوست فرقان صاحب جنہوں نے اپنی محنت سے خود عربی زبان سیکھی تھی، اپنی عربی زبان کی مشق کیلئے مختلف چینل ڈھونڈ رہے تھے۔ اسی دوران اُن کو ایم.ٹی.اے العربیہ مل گیا

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”عہدیدار افراد جماعت کی عزت نفس کا خیال رکھیں اور
افراد جماعت عہدیداروں کی عزت کریں، ان کے وقار کا خیال رکھیں،
پھر آپس میں عہدیدار ایک دوسرے کی عزّت اور احترام کریں۔“
(مشعل راہ جلد پنجم، حصہ سوم، صفحہ 78)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہر بھائی دوسرے بھائی کی عزت کا خیال رکھے،
ہر بہن دوسری بہن کی عزت کا خیال رکھے،
اپنے بچوں کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے احترام پیدا کریں۔“
(مشعل راہ، جلد پنجم، حصہ سوم، صفحہ 78)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

اور وہاں پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر چل رہا تھا۔ مجھے عربی نہیں آتی تھی لیکن میرے دوست فرقان صاحب کو عربی آتی تھی اور وہ مجھے تمام پروگرام کا ترجمہ کر کے بتاتے تھے۔ اسکے نتیجہ میں میرے دل میں موجود ہر سوال کا مجھے تسلی بخش جواب مل گیا اور میں اور فرقان صاحب با قاعدگی کے ساتھ یہ پروگرام دیکھنے لگے۔ اسکے بعد انٹرنیٹ پر بھی میں نے معلومات حاصل کیں۔ شروع میں تو مجھے تمام وہ سائٹس ملیں جو جماعت کے خلاف تھیں لیکن پھر alislam.org مل گئی اور یہاں سے میں نے ازبک زبان میں جماعت کا لٹریچر پڑھا اور یقین ہو گیا کہ یہی جماعت سچی ہے اور میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک کا بھی اللہ کے فضل سے کام ہو رہا ہے۔ کچھ کتب کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ کچھ کی تصحیح ہو رہی ہے۔

انڈیا ڈیسک

انڈیا ڈیسک بھی اپنے کام کرتا ہے۔ وہاں انڈیا سے جتنی ڈاک کا آنا جانا ہے اُس کی ڈیلنگ، دفتری کام اور وہاں سارے نظام کو نئے سرے سے بہتر بنایا جا رہا ہے۔ اس وقت وہاں کی مرکزی لائبریری میں ستر ہزار کتب موجود ہیں۔ اور اسی طرح اب مخزنِ تصاویر کے تحت وہاں ایک بہت بڑی نمائش بھی لگائی گئی ہے۔ گیسٹ ہاؤسز نئے تعمیر ہوئے ہیں اور شعبہ تاریخِ احمدیت بھارت کا اجراء کیا گیا ہے اور فضل عمر پرنٹنگ پریس کی نئی مشینری آئی ہے۔ انہوں نے بہت اچھا کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ میری دائیں طرف میز پر کونے میں جو کتابیں پڑی ہیں یہ سب انڈیا کے فضلِ عمر پریس سے چھاپی گئی ہیں اور اللہ کے فضل سے انہوں نے بڑی معیاری کتب شائع کی ہیں۔ عموماً ہم کتب شائع کرتے ہیں اور بائنڈنگ وغیرہ باہر سے کرواتے ہیں لیکن یہ ہارڈ بائنڈنگ وغیرہ بھی انہوں نے اپنے پریس سے ہی کی ہے۔

عربک ڈیسک

عربی ڈیسک بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے۔ مختلف پمفلٹ تیار کئے ہیں۔ کتب کا ترجمہ کیا ہے۔ اور کافی تعداد میں کتب شائع کی ہیں۔

ایم ٹی اے 3 العربیہ

ایم ٹی اے 3 العربیہ کے (بارہ میں) جو تأثرات ہیں (ان میں سے) بعض بیان کر دیتا ہوں۔

❁ عبدالخالق صاحب لکھتے ہیں کہ میری عمر پچاس سال ہے۔ شروع سے ملحدانہ زندگی گزاری۔ تقریباً ایک سال قبل ایک عجیب سی تجلی دیکھی جسے دل نے محسوس کیا اور آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ اس دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف میں دیکھا۔ جب یہ بات لوگوں کے سامنے بیان کی تو کوئی نہ مانا بلکہ مخالفت پر اُتر آئے۔ اس کے ایک سال کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمرؓ کے ہمراہ دیکھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ناسخ و منسوخ کے بارے میں پوچھ رہے تھے لیکن حضورؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہ آسکی کہ کیوں جواب نہ دیا۔ پھر اچانک ایم۔ٹی۔اے دیکھنے کا موقع مل گیا جس پر وہی بات جاری تھی جو مَیں نے خواب میں دیکھی تھی۔ یعنی حضرت عمرؓ کا ناسخ و منسوخ کے بارہ میں پوچھنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب نہ دینا۔ چند لمحوں میں ہی میری تسلی ہو گئی اور مَیں نے فیصلہ کر لیا کہ یہی میری جماعت ہے۔ اس کے بعد مَیں نے اپنے بھائی مؤفق کو تبلیغ کی۔ وہ بھی مطمئن ہو گیا اور ہم نے بیعت کا فیصلہ کرلیا۔

❁ پھر مصر سے حسین صاحب لکھتے ہیں کہ تقریباً تیس سال قبل مَیں نے خواب دیکھا کہ ایک صحراء میں لوگوں کی ایک لمبی قطار کے ساتھ چل رہا ہوں۔ قطار بڑی منظم تھی، میں سب سے پیچھے تھا۔ اس کے باوجود سب سے اگلے آدمی کو دیکھ سکتا تھا۔ جس نے جھنڈا اُٹھایا ہوا تھا جس پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا تھا اور سارے لوگ بڑے وقار سے کلمہ طیبہ دہراتے جاتے تھے۔ اُسی وقت سے مَیں اس جماعت کی تلاش میں تھا کہ اچانک ایک روز ایم۔ٹی۔اے العربیہ مل گیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اسلام کی سچی نمائندہ جماعت ہے۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیار کردہ اسی کشتی نوح پر سوار ہونے کا فیصلہ کر لیا اور دل و جان سے مطمئن ہو کر بیعت فارم پر دستخط کئے ہیں۔ براہِ کرم قبول فرمائیں۔

اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں۔

❁ ایک محمود صاحب ہیں جو سیریا سے لکھتے ہیں کہ میری ظاہری تعلیم تو کوئی نہیں لیکن دینی علم ضرور ہے۔ جماعت سے تعارف سے قبل مولویوں سے گفتگو کیا کرتا تھا اور ہمیشہ اُن کی باتوں سے اختلاف کرتا تھا کیونکہ اُن کی باتوں سے تسلی نہ ہوتی تھی۔ میں اپنی رائے پر مصر رہتا تھا یہاں تک کہ بعض مولوی کہتے کہ تم مسلمان ہی نہیں۔ میں اُنہیں کہتا کہ اگر یہی اسلام ہے جو تم پیش کرتے ہو تو میں اس اسلام سے باز آیا۔ خواب میں دیکھا کرتا تھا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر رہا ہوں کیونکہ مَیں ہمیشہ آپ کی سیرتِ طیبہ کا دفاع کیا کرتا تھا۔ ہماری فیملی بیک گراؤنڈ عیسائی ہے تاہم میرے والد نے جوانی کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ میرے سارے بچے بھی بیعت کرتے ہوئے قبولیت کی درخواست کرتے ہیں۔

❁ پھر عبدالحمید صاحب اُردن سے لکھتے ہیں کہ حق و باطل میں پہچان کرنے کیلئے لمبے عرصے سے ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا۔ آپ کو حق پر پا کر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ قبول فرمائیں۔ خواب میں دیکھا کہ ایک مسجد میں تین بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ درمیان والے نے اپنا تعارف کروایا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ دوسرے دونوں کے بارے میں بتایا کہ ایک حضرت مسیح موعود ہیں اور ایک عیسیٰ۔ ان میں سے حضرت مسیح موعود کی شکل وہی تھی جو ایم۔ٹی۔اے پر نظر آتی تھی۔

❁ مصر سے ایک صاحبہ ہیں کہتی ہیں کہ میرے خاوند محترم محمد بدوی عبدالحمید صاحب نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ اُن کی بائیں آنکھ پیدائشی ناکارہ ہے۔ ہمارے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ فروری 2010ء میں اچانک حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر ایم ٹی اے پر دیکھ کر فوراً پہچان کر بیعت کر لی۔

❁ پھر ایک یونس صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ مَیں گزشتہ چار ماہ سے آپ کے بارے میں تحقیق کر رہا ہوں اور میری تسلی ہو چکی ہے کہ آپ لوگ سچے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے اپنے طور پر خدا تعالیٰ کے ساتھ بیعت کر لی ہے۔ پھر مَیں نے خواب میں بھی بیعت کر لی۔ پھر ٹی وی کے ذریعے میں نے آپ کی بیعت کر لی۔ میرے پاس دینی علم تھا اور میں مختلف صوفیاء کی جماعتوں میں شامل رہا۔ میں نے اپنے شیخ جناب سلطان بدرانی صاحب سے جماعت کے بارے میں پوچھا کہ کیا جماعت احمدیہ اور امام مہدی علیہ السلام کی تعلیمات کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہاں۔ مَیں نے خواب میں مکرم طاہر ندیم صاحب کو تبلیغ کرتے دیکھا۔ ان سے ملاقات کی ہے۔ مَیں نے اپنے علاقے میں 75 گھروں کا دورہ کیا اور اُنہیں ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام دیکھنے کی نصیحت کی۔ مَیں آپ لوگوں کو حق پر سمجھتا ہوں اور آپ کی جماعت کی صداقت پر یقین رکھتا ہوں۔

❁ فلسطین سے ایک صاحب ہانی طاہر صاحب کو لکھتے ہیں کہ 1999ء میں مَیں نے اپنے بھائی ہانی طاہر کی زبانی احمدیت اور اس کے عقائد یعنی وفاتِ مسیح اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے بارے میں سنا۔ گو میں ان کی باتیں سنتا تھا لیکن شاید ان امور میں تعمق اور تحقیق میرے بس کا کام نہ تھا۔ لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے ان امور کی سمجھ نہیں آتی۔ تُو ہی کوئی ایسا واضح رؤیا دکھا جس سے احمدیت کی صداقت یا بطلان ثابت ہو جائے اور میں کسی فیصلہ پر پہنچ سکوں۔ چنانچہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک گاؤں کی خالی سڑک پر چل رہا ہوں جس کے اردگرد بعض قدیم طرز کے مکان ہیں اور جن میں سے بعض مدتوں سے خالی پڑے ہوئے ہیں۔ اس سڑک پر میں نے دو دیو قامت شخص دیکھے جن کے ہاتھوں میں بڑے بڑے ڈنڈے تھے۔ ان کے عقب میں ایک بڑی سی کار کھڑی تھی جن میں کوئی سوار نہ تھا۔ ان دونوں قوی ہیکل اشخاص نے ڈنڈے لہراتے ہوئے میری طرف بڑھنا شروع کیا اور نسبتاً قریب آنے پر ایک نے کہا کہ اگر یہ امام مہدی سچا ہے تو پھر آج تمہیں ہمارے ہاتھ سے بچا کر دکھائے۔ میں ابھی کچھ سوچنے بھی نہ پایا تھا کہ اچانک وہ کار جس میں کوئی سوار موجود نہ تھا حرکت میں آئی اور اتنی تیزی سے ان کی طرف بڑھی کہ سنبھلنے سے قبل ہی اُنہیں کچل ڈالا۔ خوف کے مارے میری آنکھ کھل گئی۔ اس رؤیا سے مجھے میری مراد مل گئی۔ اور نہایت وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے میری مرضی کے مطابق مجھے سمجھا دیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سچے ہیں۔ لہٰذا میں نے کسی اور دلیل کے بغیر ہی بیعت کر لی۔

❁ سعودی عرب کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے تیس سال قبل حضرت مسیح موعودؑ کو ایک غار میں دیکھا تھا جس میں ہر طرف نور چمک رہا تھا۔ حضور علیہ السلام میری طرف تشریف لائے اور میرا نام پوچھا۔ مَیں نے نام بتایا کہ میرا نام فلاں ہے۔ آپ نے دو تین دفعہ فرمایا کہ مَیں عبداللہ مہدی ہوں، مَیں مہدی ہوں۔ حضور نے سبز پگڑی پہن رکھی تھی۔ اُس وقت مجھے خیال ہوا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضور نے خواب میں ہی مجھے فرمایا کہ تمہاری بیوی میری بیٹی ہے اس سے اچھا سلوک کیا کرو اور تنگ نہ کیا کرو۔ اس کے بعد مَیں نے اُس کے ساتھ اپنا رویہ تبدیل کر لیا اور نیک سلوک کرنے لگا۔ پھر کچھ ڈیڑھ سال قبل خواب میں ایم۔ٹی۔اے پر دیکھا تو وہی خواب یاد آ گئی۔

❁ پھر ایک صاحب سلطنتِ عمّان سے لکھتے ہیں کہ ایک عرصہ سے حق کی تلاش میں تھا جسے اب پا لیا ہے الحمدللہ۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت دیکھ کر شدت سے خواہش ہوتی تھی کہ کاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امت کی ترقی کی خاطر دوبارہ تشریف لے آئیں۔ ایک بار مختلف چینل گھما رہا تھا کہ اچانک ایم ٹی اے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھ کر یوں لگا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہو۔ یہ تصویر دل میں گھر کر گئی۔ ایک روز کسی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے بارہ میں ذکر کیا۔ اور دجّال کے بارے بتایا کہ اس سے مراد عیسائی پادری ہیں۔ میں نے شروع میں اس کی سخت مخالفت کی لیکن بعد میں حقیقت کھل گئی۔ اس رات دو بجے تک ایم۔ٹی۔اے دیکھتا رہا اور جماعت اور حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ محبت بڑھتی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے صحیح اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی اور قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ حضرت مسیح موعود کی کتب اور خلیفہ ثانی کی تفسیر کبیر پڑھی اور بہت پسند آئیں۔

اللہ کے فضل سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ عربوں کے واقعات اتنے زیادہ ہیں کہ بیان کرنے مشکل ہیں۔ اس لئے مَیں نے ماجد صاحب کو کہا ہے کہ وقتاً فوقتاً مضمون لکھتے رہا کریں۔ واقعات بیان کرتے رہا کریں۔

❁ پھر ایک صاحبہ، سعودی عرب سے لکھتی ہیں کہ مَیں مدینہ منورہ سے ہوں اور مکّہ میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ اے امیر المؤمنین! اے اسلام کے شمس و قمر! میری طرف سے سلام کا تحفہ قبول فرمائیں۔ اہلِ مدینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار بنے تھے، اب انہی انصار کی نسل سے ہم لوگ امام مہدی کے انصار بننے کو تیار بیٹھے ہیں۔ میری بیعت قبول کریں۔

❁ پھر سعودیہ سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں نے جونہی امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں سنا فوراً ایمان لے آیا۔ وجہ یہ کہ جب میری عمر صرف گیارہ سال تھی اُس وقت مَیں نے دعا کی تھی اور تلاش بھی جاری رکھی کہ اے خدا! مجھے امام مہدی کے متبعین میں سے بنا اور مجھے جواب آیا کہ تو اُن میں سے ہے۔ چنانچہ میرے پاس بہت سی خوابیں اور کشوف ہیں جن سے مجھے یقینی علم ہو گیا کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔ میری بیعت قبول فرمائیں۔

پھر اسی طرح بہت ساری خوابیں ہیں جن میں بعضوں کو اللہ تعالیٰ نے بچپن سے بتا دیا تھا اور اب ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر یا خلفاء کی تصویر دیکھتے ہیں، تو اُن کو کوئی نہ کوئی پہچان ہو جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3 و 10/اگست 2012)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است　　خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خُدا دہم　　یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

طالب دعا: آٹوٹریڈرز (16 مینگولین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو　　کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

وہی اس کے مقرّب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں　　نہیں راہ اس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

جس نے اپنے رب سے ملنے کی کوشش کی، اخلاص سے عبادت کی محبتِ الٰہی کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کی دلی صفائی کے ساتھ خدا سے اور اسکے بندوں سے صلح کی، ایسے بندوں کی آج بھی عید ہے اور کل بھی بلکہ ایسے بندے کی ہمیشہ عید ہوتی ہے

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 / مئی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر، ایک عید پر یہ مضمون بیان فرمایا تھا کہ عید منانے والے لوگوں کی مختلف قسم کی عیدیں ہوتی ہیں اور ان قسموں کے مطابق پھر عید کی بھی قسمیں بن جاتی ہیں۔ اور پھر وہ کون سی قسمیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھی قبول فرماتا ہے یعنی حقیقی عید ان کی کس طرح ہوتی ہے، اس سے عید کی گہرائی، حکمت اور فلسفے کی بھی سمجھ آتی ہے۔ اپنی اصلاح اور حقیقی عید منانے کی کوشش کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔ بہرحال اس مضمون سے استفادہ کرتے ہوئے آج میں اسی حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔

انسان کی زندگی عادات کا اور جذبات کا مجموعہ ہے۔ یعنی زیادہ تر حصہ انسانی زندگی میں انہی دو چیزوں کا ہے۔ خاص طور پر اپنی معاشرتی زندگی گزارنے کیلئے اور مذہبی زندگی گزارنے کیلئے معاشرے کے رسم و رواج اور بہت سے کام انسان جذبات اور عادات کے زیر اثر ہی کر رہا ہوتا ہے۔ عید کے متعلق بھی بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو حقیقت میں اس کی صحیح روح کو نہیں جانتے اور ایک عادت کے مطابق مناتے ہیں۔ ماں باپ کو عید مناتے دیکھا، جس ماحول میں رہے انہیں عید مناتے دیکھا، اس لیے عید مناتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور خدا اور رسول کا یہ حکم ہے کہ عید مناؤ۔ عید کے دن اتنا ہی کافی سمجھتے ہیں کہ نہا دھو کر، اچھے کپڑے پہن کر عید گاہ پہنچ جائیں۔ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ عید کا مقصد کیا ہے اور عید کیا چیز ہے؟ اس کے فوائد کیا ہیں اور کیا آج جب ہم عید منا رہے ہیں ہماری عید ہوئی بھی ہے یا نہیں؟

یاد رکھنا چاہیے کہ عید اصل میں خوشی کا نام ہے اور خوشی اس وقت ہوتی ہے جب انسان کسی کام میں کامیابی حاصل کرے۔ اگر کامیابی نہیں تو کون عقل مند ہے جو خوش ہوگا بلکہ الٹا ناکامی پر روئے گا۔ پس عید کو بھی ہمیں اسی طرح دیکھنا ہوگا۔ جب کوئی عید مناتا ہے تو اصل میں وہ اپنی کامیابی کا دعویٰ کر رہا ہوتا ہے۔ جب یہ کامیابی کا دعویٰ ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کیا حقیقت میں کامیابی ہے اور کیا اس کامیابی کی وجہ سے اسے حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ عید منائے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک دن ہم عید کا مقرر کر کے اس دن ہم اچھے کپڑے پہن لیں، کھانا پینا اچھا کر لیں، ظاہری طور پر رونق لگا لیں، شور شرابا کر لیں، دعوتیں کھا لیں اور کھلا دیں، ان سب چیزوں میں ہم کچھ نہ کچھ خرچ کرتے ہیں۔ یہ سارے کام مفت نہیں ہوتے۔ تو جس عید پر ہم صرف خرچ کرتے ہیں اور وہ ہمیں کچھ دے کر نہیں جاتی تو پھر وہ عید نہیں ہو سکتی۔ یا کچھ حاصل بھی کیا تو وقتی خوشی۔ عید تو وہ ہے جو ہمیں کچھ دے کر جائے اور وہ باطنی عید ہے۔ اندرونی عید ہے۔ دلی عید ہے۔ وہ عید ہے جو ہماری روح کو سیراب کرے، جو ہمیں کچھ دے۔ اور ایک مسلمان کیلئے سب سے بڑی دولت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور ہونا چاہئے اور یہی حقیقی عید ہے کیونکہ اس میں کامیابی نظر آرہی ہے۔ روزوں کے بعد یہ عید اللہ تعالیٰ نے اس لیے رکھی ہے تاکہ یہ خوشخبری دے کہ روزے قبول ہو گئے۔ پس عید پر ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا حقیقت میں ہمارے روزے قبول ہو گئے؟

جس طرح بعض لوگوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اسی طرح بعض روزے داروں کے روزے بھی قبول نہیں ہوتے۔ روزوں میں حقوق اللہ کے ساتھ جو حقوق العباد کرنے کا خاص طور پر حکم ہے اگر وہ ہم نے ادا نہیں کیے تو کس طرح روزے قبول ہوں۔ پس ہمیں اپنے دلوں پر غور کرنا چاہئے۔ یہ غور کرنا چاہئے کہ ہماری عید کیسی ہے؟

حضور انور نے فرمایا: عیدیں عموماً تین قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک تو اُس شخص کی عید ہے جس نے اپنے رب سے ملنے کی کوشش کی۔ اخلاص سے عبادت کی۔ محبتِ الٰہی کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کی۔ دلی صفائی کے ساتھ خدا سے اور اسکے بندوں سے صلح کی۔ نمازیں پڑھیں اور صرف خدا کیلئے پڑھیں۔ پس ایسے شخص نے خدا کو پا لیا اور اسکے خدا نے بھی اپنے گمشدہ بندے کو ڈھونڈ لیا۔ ایسے بندوں کی آج بھی عید ہے اور کل بھی بلکہ ایسے بندے کی ہمیشہ عید ہوتی ہے۔ ایسی عید کرنے والوں میں جو خدا کا قرب پانے والے ہیں ایسے بھی ہیں جن کے چہرے بظاہر مرجھائے ہوئے لگتے ہیں، صحت کی حالت بھی اچھی نہیں ہے، غربت کی بھی انتہا ہے، دنیاوی لحاظ سے بہت خراب حالت ہے اور دیکھنے والا ان کی ظاہری حالت دیکھ کر نہیں سمجھ سکتا کہ یہ عید منا رہے ہیں یا انہوں نے بھی عید منائی ہو گی۔ اچھے کپڑے پہننے والا اور اچھے کھانے کھانے والا ان کو دیکھ کر کہتا ہے کہ ان غربت کے مارے ہوؤں کی بھی کوئی عید ہے۔ حالانکہ عید انہی کی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ عید صرف ان غریبوں اور مسکینوں کی ہے۔ یہ عیدیں جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی رضا پانے والے ان مقرّب بندوں کی بھی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتوں سے نوازا ہے، جنہیں ظاہری زیب و زینت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب بھی باطنی طور پر حاصل ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے جہاں خود فیض حاصل کرتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اسکے بندوں کے بھی حق ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہے وہ کس کو کس طرح نوازتا ہے، کس ذریعے سے اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ وہ اپنے بندے کو کانٹوں سے گزارتے ہوئے بھی اپنے پاس بلاتا ہے اور کسی بندے کو پھولوں کی سیج پر سے گزارتے ہوئے اپنے پاس جگہ دیتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ دنیا میں لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا رسیدہ لوگوں کی یہ علامات ہیں کہ دنیا سے بالکل کٹ جائیں حالانکہ اصل چیز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوں اور اسے حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ عمدہ کھلائے پہنائے تو پہنیں اور کھائیں۔ اللہ تعالیٰ غربت اور مسکینی سے گزار کر قرب دینا چاہے تو اس امتحان میں بھی پورا اتریں۔ پس نہ اچھا کھانا خدا کی محبت کا ثبوت ہے اور نہ فاقہ کرنا اسکے قرب کی دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں آپؐ کا ہر پہلو نظر آتا ہے۔ آپؐ کے فاقوں کی مثالیں بھی ملتی ہیں اور عام کھانے کھانے کی مثالیں بھی ملتی ہیں اور عمدہ کھانے کھانے کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا قرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا وہ کسی کو نہ کبھی ملا نہ مل سکتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے تعلق کا ثبوت انسان کے کھانوں یا فاقے پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے محبت کا ثبوت خدا تعالیٰ کے سلوک پر ہے۔ نہ امارت سے یہ محبت ملتی ہے نہ صرف غربت سے ملتی ہے۔ امارت نے بہت سے فرعون پیدا کیے اور غربت نے بہت سے کافر بھی بنا دیے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ فقر و فاقہ انسان کو کافر بنا دے۔ پس اصل راہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو۔ پس وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کا مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں یا کرتے ہیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور یہی لوگ ہیں جن کی حقیقی عید ہوتی ہے۔

پھر دوسری قسم کے لوگوں کی عید ہے جنہوں نے اپنی توفیق کے مطابق عمدہ کھانے بھی کھائے، اچھے کپڑے بھی پہنے، عطر اور خوشبو بھی لگائی، عید کے تحفے بھی دیے اور وصول بھی کیے۔ وہ خوش بھی ہیں کہ انہیں ظاہری طور پر عید مل گئی لیکن وہ عید ان سے اتنی ہی دور ہے جتنا مشرق مغرب سے دور ہے مگر باوجود اس کے وہ خوش ہیں اور باوجود اسکے وہ عید کی خوشیوں میں شامل ہیں۔ مگر یہ نادانی اور غفلت کی خوشی ہے۔ جو لوگ خدا کو بھول کر، اسکے حقوق بھول کر اس کی مخلوق کے حقوق بھول کر صرف اپنی اور اپنے قریبیوں کی خوشی کر رہے ہوتے ہیں اور عید منا رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور ناپسندیدگی کو مول لے کر اپنی دنیا اور عاقبت خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ کچھ پاتے نہیں بلکہ کھوتے ہیں اور ایسے لوگوں کی عید حقیقی عید نہیں کہلا سکتی۔

اسکے علاوہ کچھ اَور لوگ ہیں، ایک تیسری قسم بھی ہے جو ان دونوں سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ ہم گناہ گار ہیں، ان کو احساس ہے، جو دل میں خیال کرتے ہیں کہ روزے تو رکھے لیکن روزوں کا حق ادا نہیں کیا، دل میں ایک شرمندگی ہے۔ جو نمازیں بھی پڑھتے ہیں لیکن دل میں شرمندہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی شرطوں کے مطابق نماز نہیں ادا کر سکے۔ اسکا دل رو رہا ہوتا ہے، اس کا دماغ پریشان ہے۔ اس کی ایک نظر اپنے بھائیوں پر پڑتی ہے اور ایک نظر اپنے تاریک دل پر ڈالتا ہے۔ ہر تَر لقمہ، اسے جھنجھوڑتا ہے اور اسکے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ ہر دفعہ جب اپنے بیوی بچوں اور دوستوں اور ہمسایوں پر نگاہ دوڑاتا ہے اور پھر اپنے نفس پر غور کرتا ہے تو شرمندہ ہو جاتا ہے اور ندامت سے اپنا سر جھکا لیتا ہے۔ پھر سوچتا ہے کہ خدا تعالیٰ بڑا ستار ہے اگر میں ظاہر میں عید منا لوں تو کیا تعجب کہ خدا تعالیٰ مجھے باطن میں بھی عید منانے کی توفیق دے دے اور میری اندرونی حالت کی ستاری کر دے۔ اللہ تعالیٰ جو بندوں پر بہت رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے اپنے بندے کو مایوس نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی شخص صحرا میں ہو اور اس کی اونٹنی گم ہو جائے جس پر اس کی خوراک اور پانی بھی ہو اور پھر اچانک وہ اسے مل جائے اور اس اونٹنی کو دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہیں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی حسرت اور ندامت کو رائیگاں نہیں جانے دیتا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اگر پہلی قسم میں سے نہیں تو ہم اس تیسری قسم سے ہی بن جائیں کہ یہ بھی کوئی کم چیز نہیں ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کامل حسرت، کامل عجز، کامل انابت، کامل غم اور کامل دکھ جو انسان پر طاری ہو جائے وہ خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم دوسری قسم کی عید کرنے والوں میں سے نہ بنیں جن کا کام صرف کھانا پینا ہے اور دنیا کی ہا ہو ہے بلکہ ان میں سے بننے کی کوشش کریں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو پا لیا یا کم از کم ان میں سے بنیں جو خدا تک ابھی نہیں پہنچے مگر وہیں گر گئے اور ندامت اور پریشانی کی وجہ سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اپنی جان کو رنج و الم کی وجہ سے ایسا ہلاک کیا کہ ان کی حالتِ زار کی وجہ سے عرشِ الٰہی ہل گیا اور عرش کا مالک خود چل کر ان کے پاس آیا اور انہیں اٹھا کر محبت کے مقام پر بٹھایا۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہمیں ہمیشہ یہ دعا اور کوشش کرنی چاہیے کہ یا پہلی قسم کی عید ہمیں ملے یا تیسری قسم کی عید ہمیں ملے اور یہی عید ہے جو حقیقی خوشیاں دینے والی عید ہے۔ ان تمام احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں جن کو مذہب کے نام پر تکلیفیں دی جا رہی ہیں، جن کو قید و بند کی صعوبتوں میں رکھا گیا ہے۔ ان اسیران کی جلد رہائی کیلئے دعا کریں تاکہ وہ بھی آزادی سے عید کر سکیں۔ امّت مسلمہ کیلئے دعا کریں۔ دنیا کے امن کیلئے بہت دعا کریں۔ دنیا کے لیڈر جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں اپنی عارضی تسکین کیلئے دنیا کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں اور اس وبا کی وجہ سے بجائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو اپنی حرکتوں سے اسکے غضب کو مزید بھڑکا رہے ہیں۔ پس دنیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کی کوشش اور اسکے ساتھ دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو اپنے اس فرض کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اسے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دعا کر لیں۔ دعا کے بعد فرمایا: سب کو عید مبارک۔ سب کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور سب کو عید مبارک ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ☆☆☆

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18

طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

سلسلہ کے دیرینہ خادم محترم چودھری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ و صدر مجلس تحریک جدید کا ذکرِ خیر

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12/فروری 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال مکرم چودھری حمید اللہ صاحب کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 7/فروری 2021 کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں 87 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

سوال حضور انور نے چودھری حمید اللہ صاحب کے کیا مختصر کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم چودھری صاحب کے والد کا نام بابو محمد بخش صاحب اور والدہ کا نام عائشہ بی بی صاحبہ تھا۔ یہ لوگ بھیرہ کے نواحی علاقے کے رہنے والے تھے۔ چودھری صاحب 1934ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔

سوال چودھری حمید اللہ صاحب کے والد صاحب نے قبول احمدیت سے قبل کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ رُخِ مبارک مشرق کی طرف ہے۔ مجھے فرمایا کہ جس کرسی پر تم بیٹھے ہو اس کی چُولیں ڈھیلی ہو چکی ہیں۔ میں نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپؐ نے غلام کی جان بچالی ہے۔ تھوڑی دیر بعد رسول کریمؐ کے ہاتھ مبارک میں ایک نئی دفتری کرسی ہے جس کے Arms آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ فرمایا اس کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ یہ احمدیت کی کرسی ہے۔

سوال چودھری صاحب کو ان کی والدہ نے خدمت دین کے لیے کب وقف کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب 1946ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے وقف کی تحریک کی، اس پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی والدہ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں لے گئیں اور حضور سے عرض کیا کہ یہ میرا بچہ ہے میں اس کو خدمت دین کیلئے وقف کرتی ہوں۔

سوال حضور انور نے چودھری صاحب کے کیا تعلیمی کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1949ء میں انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر انٹرویو کیلئے ربوہ تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خود ان کا انٹرویو لیا اور آپ کی ہدایت پر اسکول اور یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کی۔ حضورؓ کے ارشاد پر انہوں نے بی ایس سی کیا۔ پھر پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فرسٹ ڈویژن میں ایم اے ریاضی کیا۔

سوال 1974 میں ٹی آئی کالج ربوہ پر حکومت پاکستان کے قبضے کے بعد چودھری صاحب کے سپرد کیا خدمات ہوئیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں کالج سے استعفیٰ دینے کا ارشاد فرمایا اور ناظر ضیافت مقرر کیا۔ 1982ء میں وکیل اعلیٰ تحریک جدید مقرر ہوئے۔ ایڈیشنل صدر مجلس تحریک جدید بھی رہے۔ 1989ء میں آپ صدر مجلس تحریک جدید مقرر ہوئے اور وفات تک یہ خدمات بجالاتے رہے۔ آپ 1986ء تا وفات ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے طور پر سندھ وغیرہ کے ہنگامی حالات کے بھی نگران رہے۔

سوال مجلس خدام الاحمدیہ میں آپ کو کن خدمات کا موقع ملا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1969ء سے 1973ء تک بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر ہوئے۔ اس زمانے میں ساری دنیا میں ایک ہی مرکزی خدام الاحمدیہ تھی۔ ہر ملک میں علیحدہ علیحدہ صدر نہیں مقرر ہوتا تھا۔

سوال صدر مجلس خدام الاحمدیہ بننے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے چودھری صاحب کے لیے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا کہ صدر بننے والے نوجوان کیلئے دعا کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق دے کہ وہ پہلوں سے زیادہ کام کر کے دکھائیں۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے افراد جماعت کو حضرت مسیح موعودؑ سے کیسا رشتہ رکھنے کی نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؒ فرماتے ہیں کہ ہر شخص اپنی ہمت اور کوشش اور اپنی دعا اور عاجزی کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد بننے کے قابل ہے اور سچا اور حقیقی روحانی بیٹا اسے بننا چاہیے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نئے صدر کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ کیلئے کوئی ایک چوٹی مقرر نہیں کہ جہاں جا کر وہ یہ سمجھیں کہ بس اب ہم آخری بلندی پر پہنچ گئے ہمارا کام ختم ہو گیا۔ یہ وہ پہاڑ ہے جو غیر محدود ہے اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہم کسی جگہ پر تھک کر بیٹھ نہ جائیں یا یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے جو حاصل کرنا تھا کر لیا۔

سوال چودھری صاحب نے بطور صدر جب اپنی ٹرم پوری کی تو آپ کے سپاس نامہ میں کن الفاظ سے آپ کو خراج تحسین پیش کیا گیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سپاس نامہ میں لکھا گیا کہ چودھری حمید اللہ صاحب کا چار سالہ دور صدارت تاریخ خدام الاحمدیہ میں ایک زرّیں باب کا اضافہ ہے۔ اس میں خدام الاحمدیہ عالمگیر نے ہر شعبہ میں نمایاں کام کیا۔ چودھری حمید اللہ صاحب نے انتہائی خاکساری، بے نفسی اور مسلسل محنت کے ساتھ نوجوان نسل میں اطاعت اور وفا کیشی اور خلافت سے وابستگی جیسی دلکش صفات کو اجاگر کیا جوان کے مستقبل کیلئے نشان راہ ثابت ہوں گی۔

سوال چودھری صاحب کے دور میں کیا اہم کام ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کے دورِ صدارت میں خدام الاحمدیہ کے ہر شعبہ نے نمایاں ترقی کی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے زریں ارشادات کو کتابی شکل میں مشعل راہ کے نام سے شائع کیا گیا۔ اطفالِ احمدیت کیلئے کتابچہ ”یاد رکھنے کی باتیں“ شائع ہوا۔ مجلس کا مالی نظام مستحکم ہوا۔ آپ ہمیشہ اس طریق پر سختی سے کاربند رہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہر حکم اور اشارے کی دل وجان سے اطاعت کی جائے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعتی ذیلی تنظیموں کے متعلق کیا بشارت دی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؒ نے فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی زندگی قیامت تک کیلئے ممتد ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ کی زندگی قیامت تک ممتد ہے اس لیے جماعت احمدیہ کی تمام ذیلی تنظیموں کی زندگی بھی قیامت تک ممتد ہے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ہر دور میں جماعتی تنظیموں کی کیا ذمہ داری بیان کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر دور جس میں سے جماعتی تنظیم یا اس کی ذیلی تنظیمیں گزریں، ہر دور میں پہلی خوبصورتی اور حسن اور جمال کو محفوظ رکھنا اور اس میں زیادتی کرتے چلے جانا یہ فرض بن جاتا ہے ان لوگوں کا جن کے ہاتھ میں اس کی قیادت دی جاتی ہے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے چودھری صاحب کے لیے الوداعیہ تقریب کے موقع پر کیا دعا کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عزیز بھائی اور بچے حمید اللہ صاحب کو احسن جزا دے اور انہیں توفیق دے کہ دین کی مزید جو ذمہ داریاں دوسرے شعبوں کی، جس رنگ میں بھی ان کے کندھوں پر پڑیں آخر وقت تک انہیں وہ اسی طرح خوش اسلوبی سے نبھاتے چلے جائیں اور ادا کرتے چلے جائیں۔

سوال آپکو کتنے سال صدر مجلس انصار اللہ خدمت کا موقع ملا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1982ء سے 1999ء تک تقریبا 17 سال بطور صدر مجلس انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ اس وقت عرصہ کی شرط نہیں ہوتی تھی۔

سوال آپ کو کن کمیٹیوں میں صدارت کا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1989ء میں صد سالہ جوبلی منصوبہ بندی کمیٹی کے صدر بنے۔ 2005ء میں مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے صدر کے طور پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔ 2005ء میں صدر خلافت احمدیہ جوبلی کمیٹی مقرر ہوئے تھے، اور اب تک اسکی صدارت کرتے رہے۔ اپریل 2003ء میں انتخاب خلافت کے اجلاس کی صدارت کا اعزاز بھی انہیں نصیب ہوا۔

سوال آپ کے پسماندگان میں کون کون شامل ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ رضیہ خانم کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

سوال حضور انور نے آپ کے کیا اخلاق حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ آپ کو جو بھی الاؤنس ملتا تو سب سے پہلے اس میں سے چندہ نکالتے۔ تہجد گزار تھے۔ پانچ وقت کی نمازیں باجماعت مسجد یا دفتر میں ادا کرتے۔ دیر رات دفتر میں کام کرتے اور گھر آکر کھانا خود ہی گرم کر کے کھا لیتے۔ بہت ستاری والی طبیعت تھی۔ ایک شفیق خاوند تھے۔ شفیق باپ تھے۔ کسی رشتہ دار سے ناراض نہ ہوتے تھے۔ صلح میں پہل کرتے تھے۔ اپنے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ والدین کا بھی بہت خیال رکھا۔

سوال حضور انور نے چودھری صاحب کے لیے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور خلافت کو ان جیسے سلطان نصیر ملتے رہیں۔

سوال حضور انور نے کورونا کے حوالے سے افراد جماعت کو کیا ہدایات دیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کورونا کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے اس میں احمدی بھی احتیاط کا حق نہیں ادا کر رہے۔ پوری طرح احتیاط کرنی چاہیے۔ ماسک وغیرہ پہننا چاہیے۔ نہیں تو یہ وبا اسی طرح پھر پھیلتی چلی جائے گی۔ آج کل غیر ضروری سفر کو avoid کریں۔ یورپ سے پاکستان جانے والے بھی احتیاط کریں، نہ ہی جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اس وبا کو جلد دور کرے اور جو احمدی بیمار ہیں اور جو احمدی نہیں ہیں ان کو بھی شفا عطا فرمائے۔ ☆☆

حقوق العباد کی ادائیگی، قریبی رشتہ داروں اور یتیموں سے احسان کرنے کا پر معارف تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23 جنوری 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیت کریمہ تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت 37 وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا تلاوت فرمائی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کیا حق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرو اور اس طرح عبادت کرو کہ جو عبادت کا حق ہے۔ یہ چھوٹے بُت یا بڑے بُت یا دلوں میں بسائے ہوئے بُت تمہیں کسی طرح بھی میری عبادت سے روک نہ سکیں۔

سوال وہ کون سے معیار ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم قائم کریں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ معیار یہ ہے کہ تم قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو۔ قریبی رشتہ داروں میں ماں باپ ہیں، رحمی رشتہ دار ہیں۔ بیوی یا خاوند کی طرف سے رشتہ دار ہیں۔ ان رشتوں سے حسن سلوک کا عورت اور مرد کو یکساں حکم ہے۔

سوال انسان عباد الرحمن کہلانے کا کب مستحق ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مومن کیلئے حسن سلوک کی اور بھی بہت منازل ہیں جو طے کرنی ہیں تب تم عباد الرحمن کہلا سکتے ہو۔ ایک تو یہ ہے کہ یتیموں سے بھی حسن سلوک کرو۔ مسکین لوگوں سے بھی حسن سلوک کرو۔ پھر ہمسائے ہیں۔ قریبی رشتہ دار ہیں، ہم جلیس ہیں، مسافر ہیں۔ پھر جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہیں یعنی ملازمین ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یتیم کی پرورش کرنے والے کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے جس طرح دو انگلیاں ہیں۔

سوال حضور انور نے باقی دنیا کے ممالک کے امراء کو یتامیٰ کی خبر گیری کے متعلق کیا ہدایت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میں باقی دنیا کے ممالک کے امراء کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں ایسے احمدی یتامی کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، پڑھائی نہ کر سکتے ہوں، کھانے پینے کے اخراجات مشکل ہوں اور پھر مجھے بتائیں۔ افریقن ممالک میں، بنگلہ دیش ہے، ہندوستان ہے، اس طرف کافی کمی ہے اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تو باقاعدہ ایک سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے اپنے ملکوں میں یتامی کو سنبھالیں۔

سوال حضور انور نے امراء کو اس کام کے لیے کتنا وقت دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امراء جماعت یہ کوشش کریں کہ یہ جائزے اور تمام تفاصیل زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک

مکمل ہو جائیں اور اسکے بعد مجھے بھجوائیں۔

سوال حضور انور نے مسکین کی کیا تعریف بیان فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسکینوں سے صرف یہ مراد نہ لیں کہ جو مانگنے والے ہیں۔ بہت سے ایسے سفید پوش ہیں جو تنگی برداشت کر لیتے ہیں لیکن ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ اور اس آیت کے مصداق ہوتے ہیں کہ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا تو ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے بھائی کا چھوٹے بھائیوں پر کیا حق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سعید بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بھائیوں پر اس طرح کا ہے جس طرح والد کا حق اپنے بچوں پر۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ کے مزاج کو کس طرح پہچانتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے بہت ناز اٹھاتے تھے۔ ایک دفعہ ان سے فرمانے لگے کہ عائشہؓ میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا وہ کیسے؟ فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو اپنی گفتگو میں رب محمدؐ کہہ کر قسم کھاتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو تو رب ابراہیمؑ کہہ کر بات کرتی ہو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہاں یا رسول اللہ یہ تو ٹھیک ہے مگر بس میں صرف زبان سے ہی آپؐ کا نام چھوڑتی ہوں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے عورتوں سے حسن سلوک کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے اور درحقیقت یہ ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمی تعلقات توڑنے والوں کو کیا تنبیہ فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ کہ رحمی تعلقات کو توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

سوال آنحضرتؐ نے صلہ رحمی کرنے کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں تعلق جوڑے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جس سے جب تعلق توڑا جائے تو وہ تعلق جوڑے۔

سوال آنحضرتؐ کا اپنے رحمی رشتہ داروں سے کیسا تعلق تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بخاری میں ہے کہ رسول کریمؐ کے اکثر رحمی رشتہ داروں نے دعویٰ نبوت پر آپ کی مخالفت کی، مگر آپؐ فرماتے تھے کہ بے شک قریش کی فلاں شاخ والے لوگ میرے دوست نہیں رہے، دشمن ہو گئے ہیں مگر آخر میرا اُن سے ایک خونی رشتہ ہے، میں اس رحمی تعلق کے حقوق بہرحال ادا کرتا رہوں گا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے رحمی رشتہ داروں کے ساتھ کیسا تعلق تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو یہ اطلاع ملی کہ مرزا نظام الدین صاحب جو آپ کے اشد معاند تھے، بیمار ہیں۔ اس پر حضور ان کی عیادت کیلئے بلا توقف ان کے گھر تشریف لے گئے اس وقت ان پر بیماری کا اتنا شدید حملہ تھا کہ ان کا دماغ بھی اس سے متاثر ہو گیا تھا۔ آپ نے ان کے مکان پر جا کر ان کیلئے مناسب علاج تجویز فرمایا اور ان سے ہمدردی فرمائی۔

سوال جب ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے رشتہ داروں کی بدسلوکی کا ذکر کیا تو آپؐ نے اسے کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں وہ توڑتے ہیں۔ میں احسان کرتا ہوں وہ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میری نرمی اور حلم کا جواب وہ زیادتی اور جہالت سے دیتے ہیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا اگر وہ ایسا ہی کرتے ہیں جیسا تم نے بیان کیا تو تم گویا ان کے منہ پر خاک ڈال رہے ہو اور اللہ کی طرف سے تمہارے لئے ایک مددگار فرشتہ اس وقت تک مقرر رہے گا جب تک تم اپنے حسن سلوک کے اس نمونہ پر قائم رہو گے۔

سوال حضرت ابوذر غفاریؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ جو لوگ تجھ سے مال وجاہ وغیرہ میں فوقیت رکھتے ہیں ان کی طرف نہ دیکھ بلکہ ان لوگوں کو دیکھ جو تجھ سے کمتر ہیں تاکہ تیرے دل میں شکر کا جذبہ اُبھرے۔ دوسرے یہ کہ مسکینوں سے محبت کرو اور ان کے ساتھ جاؤ۔ تیسری بات یہ کہ میرے رشتہ دار چاہے مجھ سے خفا ہوں اور میرے حقوق ادا نہ کریں تب بھی مَیں ان سے اپنا تعلق جوڑے رکھوں اور ان کے حقوق ادا کرتا رہوں۔

سوال غریب رشتہ دار کی مدد کرنے سے کیا ثواب ملتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ غریب مسکین کو صدقہ دینے سے صرف صدقے کا ثواب ملتا ہے اور غریب رشتہ دار کو دینے سے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک صدقے کا، دوسرا رشتے داری کے حقوق ادا کرنے کا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى ... کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ اُن سے کچھ تعرّض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔ پھر احسان کا درجہ ہے کہ تُو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے۔ بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے کہ تُو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجا لاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک نہ کرنے والوں کو کیا تنبیہ فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو شخص قرابت داروں سے حسن سلوک نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے لمبی عمر حاصل کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔ جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اسکی مخلوق کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آتا ہے اُسی قدر اسکی عمر دراز ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

ایک ہزار روپیہ کا بدرہ باضابطہ تمسک لے کر ان کو دیا جائے گا اور وہ تمسک ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین کی طرف سے بطور ضمانت کے ہوگا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ یہ ہزار روپیہ بطور امانت مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کے پاس رکھا گیا۔ اور اگر وہ حسب اقرار اپنے کے ایک سال کے اندر فوت ہو گئے تو اس روپیہ کو ہم دونوں ضامن بلا توقف واپس دے دیں گے اور واپس کرنے میں کوئی عذر اور حیلہ نہ ہوگا۔

اور اگر وہ انگریزی مہینوں کے رو سے ایک سال کے اندر فوت نہ ہوئے تو یہ روپیہ ان کا مِلک ہو جائے گا اور ان کی فتح یابی کی ایک علامت ہوگی۔ اور اگر ہمارا رجسٹری شدہ اشتہار پا کر جو ان کے نام اور ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب کے نام ہوگا، تاریخ وصول سے ایک ہفتہ تک انہوں نے اس مقابلہ کے لئے درخواست نہ کی تو سمجھا جائے گا کہ فتح اسلام پر انہوں نے مہر لگا دی اور ہمارے الہام کی تصدیق کر لی۔ یہ فیصلہ ہے جو خدا تعالیٰ اپنے سچے بندوں کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے کرے گا۔ اور جھوٹ کے منصوبہ کو نابود کر دے گا اور دروغ کے پتلے کو پاش پاش کر دے گا۔ (ایضاً صفحہ 56)

اگر عبداللہ آتھم چاہیں تو ہم خود مع ہزار روپیہ کے امرتسر حاضر ہو جائیںگے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اور اس اقرار کے لئے ہم مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کو یہ تکلیف نہیں دیتے ہیں کہ وہ امرتسر میں ہمارے مکان پر آویں بلکہ ہم انکے بلانے کے بعد معہ ہزار روپیہ کے ان کے مکان پر آویں گے اور انکے بلانے کی تاریخ سے ہمیں اختیار ہوگا کہ تین ہفتہ تک کسی تاریخ میں روپیہ لے کر انکے پاس معہ اپنی جماعت کے حاضر ہو جائیں اور ان پر واجب ہوگا کہ ہمارے بلانے کیلئے رجسٹری شدہ خط بھیجیں پھر ہم اطلاع پا کر تین ہفتہ کے اندر معہ ہزار روپیہ کے حاضر نہ ہوں تو بلاشبہ وعدہ خلاف کرنیوالے اور کاذب ٹھہریں گے اور ہم خود انکے مکان پر آئیں گے اور ان کو کسی قدم رنجہ کی تکلیف نہ دیں گے ہم ان کو اتنی بھی تکلیف نہیں دیں گے کہ اس اقرار کیلئے کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں بلکہ وہ بخوشی اپنے بستر پر ہی لیٹے رہیں اور تین مرتبہ وہ اقرار کر دیں جو لکھ دیا گیا ہے۔

اور ہم ناظرین کو مکرر یاد دلاتے ہیں کہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کی نسبت ہماری پیشگوئی کے دو پہلو تھے یعنی یا تو انکی موت اور یا انکا حق کی طرف رجوع کرنا اور رجوع کرنا دل کا فعل ہے جسکو خلقت نہیں جانتی اور خدا تعالیٰ جانتا ہے اور خلقت کے جاننے کیلئے یہ فیصلہ ہے جو ہم نے کر دیا۔ (ایضاً صفحہ 58)

عیسائی کہتے ہیں خداوند مسیح نے مسٹر عبداللہ آتھم کو بچا لیا

اگر واقعی خداوند مسیح نے پہلے عبداللہ آتھم کو بچایا تو وہ اب بھی بچا لیگا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

امرتسر کے عیسائی اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ خداوند مسیح نے مسٹر عبداللہ آتھم کو بچا لیا۔ سو اب اگر وہ اپنے تئیں سچے خیال کرتے ہیں تو ان پر واجب ہے کہ مقابلہ سے ہمت نہ ہاریں کیونکہ اگر وہ مصنوعی خدا اُن کا درحقیقت بچانے والا ہی ہے تو ضرور اس آخری فیصلہ پر بچا لے گا کیونکہ اگر موت وارد ہو گئی تو سب عیسائیوں کی رو سیاہی ہے۔ چاہئے کہ اپنے اس مصنوعی خداوند پر توکل کر کے اپنی پیٹھ نہ دکھلاویں۔ لیکن یاد رکھیں کہ ہرگز ان کو فتح نہیں ہوگی جو شخص آپ فوت ہو گیا ہے وہ دوسرے کو فوت ہونے سے کب روک سکتا ہے۔ روکنے والا ایک ہے جو حیّ قیوم ہے جس کے ہم پرستار ہیں۔ (ایضاً صفحہ 59)

اگر کسی مخالف مولوی، ہندو یا آریہ کو شک ہو تو آتھم کو قسم کھانے پر آمادہ کرے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

بالآخر ہم یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر اب بھی کوئی مولوی مخالف جو اپنی بدبختی سے عیسائی مذہب کا مددگار ہو یا کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ...... ہماری فتح نمایاں کا قائل نہ ہو تو اس کے لئے طریق یہ ہے کہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کو قسم مقدم الذکر کے کھانے پر آمادہ کرے اور ہزار روپیہ نقد ان کو دلا دے جس کے دینے میں ہم ان کے حلف کے بعد ایک منٹ کے توقف کا بھی وعدہ نہیں کرتے اور اگر ایسا نہ کرے اور محض اوباشوں اور بازاری بدمعاشوں کی طرح ٹھٹھا ہنسی کرتا پھرے تو سمجھا جائے گا کہ وہ شریف نہیں بلکہ اس کی فطرت میں خلل ہے سو اگر بجز اس تحقیق کے تکذیب کرے تو وہ کاذب ہے اور لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کا مصداق۔ (ایضاً صفحہ 60)

آتھم کے پاس جانے کیلئے یکہ یا ٹٹو یا ڈولی اور غذا کا خرچہ ہم دیں گے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اگر مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کے پاس جانے کے لئے اس کو کچھ مسافت طے کرنی پڑتی ہے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے خرچ سے اس کے لئے یکّہ یا ٹٹّو یا ڈولی جو کچھ چاہے مہیا کر دیں گے اور اگر وہ ہندو ہے یا کیسوں والا سکھ یا کوئی اور غیر مذہب والا ہے تو اس کی غذا کے لئے بھی ہم نقد دے دیں گے۔ یہ نہایت صفائی کا فیصلہ ہے اور کسی حلال زادہ کا کام نہیں جو بغیر رعایت اس فیصلہ کے ہم کو جھوٹا اور شکست خوردہ قرار دے یا بازاروں میں ٹھٹھا یا ہنسی کرتا پھرے اور بغلیں بجاتا پھرے۔ (ایضاً صفحہ 61)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ہزار کے بعد آتھم کیلئے دو ہزار روپے کا انعام مقرر فرمایا، اِس انعامی چیلنج نیز آپؑ کے بعض اَور پُرشوکت چیلنج کا ذکر ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں کرینگے۔ (منصور احمد مسرور) ...☆...☆...

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 10295: مَیں نعیمہ بیگم زوجہ مکرم انور محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/جنوری 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   الامۃ: نعیمہ بیگم   گواہ: حلیم احمد

مسل نمبر 10296: مَیں حوّا بیگم زوجہ مکرم شیخ مطیع الرحمن صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/دسمبر 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 بھری 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   الامۃ: حوّا بیگم   گواہ: عثمان خان

مسل نمبر 10297: مَیں سلمیٰ خاتون زوجہ مکرم شیخ منیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/دسمبر 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/85,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   الامۃ: سلمیٰ خاتون   گواہ: حلیم احمد

مسل نمبر 10298: مَیں منیرہ بیگم زوجہ مکرم محمد سلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/دسمبر 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   الامۃ: منیرہ بیگم   گواہ: عثمان خان

مسل نمبر 10299: مَیں عائشہ صدف زوجہ مکرم محمد قیوم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/جنوری 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 3 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/58,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   الامۃ: عائشہ صدف   گواہ: حلیم احمد

مسل نمبر 10300: مَیں شیخ فاروق ولد مکرم شیخ مصاب صاحب، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 80 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/دسمبر 2020 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 15 گنٹھ، زمین 8 گنٹھ، زمین 4 گنٹھ۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/17500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   العبد: شیخ فاروق   گواہ: حلیم احمد

مسل نمبر 10301: مَیں یسریٰ طارق بنت مکرم طاہر احمد طارق صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن سمرقند ہومز (محلہ محمود) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/مارچ 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد طارق   الامۃ: یسریٰ طارق   گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 10302: مَیں بشریٰ طارق بنت مکرم طاہر احمد طارق صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن سمرقند ہومز (محلہ محمود) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/مارچ 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد طارق   الامۃ: بشریٰ طارق   گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 10303: مَیں مسرورہ طارق بنت مکرم طاہر احمد طارق صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی، ساکن سمرقند ہومز (محلہ محمود) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/مارچ 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد طارق   الامۃ: مسرورہ طارق   گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 10304: مَیں رضوان احمد طاہر ولد مکرم فیضان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 25 سال، موجودہ پتا: سول لائنز روڈ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: اَبھے پوری ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/مارچ 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شفیق کے این   العبد: رضوان احمد طاہر   گواہ: قمر الحق خان

مسل نمبر 10305: مَیں گلزار احمد ولد مکرم روزاب خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ محمود ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان مشترکہ 200 ڈسمل زمین پر مشتمل، زرعی زمین 60 گونٹھ مشترکہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/36,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد خان   العبد: گلزار احمد   گواہ: شیخ اسحٰق

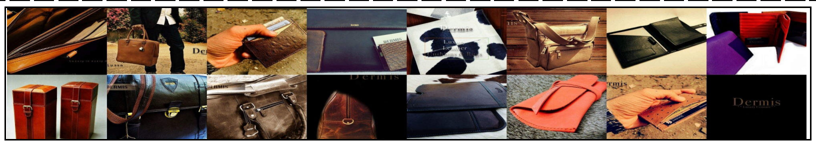
TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان | Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 70 Thursday 29 - April - 2021 Issue. 17

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23/اپریل 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کروں گا۔ حضرت عمر کا تعلق قبیلہ بنوعدی بن کعب بن لوئی سے تھا۔ آپ کے والد کا نام خطاب بن نفیل تھا۔ قبول اسلام کے وقت آپؓ کی عمر تقریباً اکیس سے چھبیس سال کے درمیان تھی۔ حضرت عمر کی کنیت ابوحفص تھی۔ جنگ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب کو ابوحفص کے الفاظ سے مخاطب کیا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم یہ پہلا دن تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ابوحفص کی کنیت سے مخاطب فرمایا تھا۔

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے دریافت کیا کہ آپ کا لقب فاروق کس طرح رکھا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد مَیں نے آپؐ سے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ میں نے کہا پھر یہ اخفاء کیوں ہے۔ ہم اپنے دین کو چھپا کر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسکے بعد ہم وہاں سے دو صفوں میں ہو کر نکلے۔ ایک صف میں میں تھا اور دوسری صف میں حضرت حمزہ تھے یہاں تک کہ ہم مسجد حرام میں داخل ہوئے اس پر قریش نے مجھے اور حمزہ کو دیکھا اور ان کو ایسا شدید دکھ اور تکلیف پہنچی کہ اس طرح کی تکلیف پہلے کبھی نہیں پہنچی تھی چنانچہ اُس دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا کیونکہ اسلام کو تقویت پہنچی اور حق اور باطل کے درمیان امتیاز پیدا ہوگیا۔

حضرت عمر دراز قد اور مضبوط جسم کے مالک تھے سر کے اگلے حصہ پر بال نہیں تھے رنگ سرخی مائل اور موچھیں گھنی تھیں۔ آپ کے رخسار ہلکے پھلکے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں گھڑ سواری اور کُشتی حضرت عمر کے محبوب مشاغل میں سے تھے۔ عکاظ کے میلے میں ہر سال کشتی کا مقابلہ عموماً حضرت عمر ہی جیتا کرتے تھے۔ نوجوانی میں عرب کے عام رواج کے مطابق اپنے والد کے اونٹ چرایا کرتے تھے۔ اسلام سے قبل عرب میں لکھنے پڑھنے کا چنداں رواج نہیں تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو قبیلہ قریش میں صرف سترہ آدمی ایسے تھے جو لکھنا جانتے تھے۔ حضرت عمر نے اس وقت اس زمانے میں لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ حضرت عمر اشراف قریش میں سے تھے۔ قبل از اسلام قریش کی طرف سے سفارت کا عہدہ آپ کے سپرد تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب حبشہ کی طرف پہلی ہجرت ہوئی تو مسلمانوں نے نماز فجر سے پہلے مکہ سے روانگی کی تیاری کی تا کہ مشرک انہیں روکیں نہیں اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ مکہ میں یہ رواج تھا کہ رات کو بعض رؤوسا شہر کا دورہ کیا کرتے تھے تا کہ چوری وغیرہ نہ ہو۔ اسی دستور کے مطابق حضرت عمر بھی رات کو پھر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا ایک جگہ گھر کا سامان بندھا پڑا ہے۔ آپ آگے بڑھے۔ ایک صحابیہ سامان کے پاس کھڑی تھیں۔ عمر نے اس صحابیہ کو مخاطب کر کے کہا کہ بی بی یہ کیا بات ہے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کسی لمبے سفر پر جا رہی ہو۔ صحابیہ نے کہا عمر ہم تو مکہ چھوڑ رہے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا تم کیوں مکہ چھوڑ رہے ہو۔ صحابیہ نے جواب دیا کہ عمر ہم اس لئے مکہ چھوڑ رہے ہیں کہ تم اور تمہارے بھائی ہمارا یہاں رہنا پسند نہیں کرتے اور ہمیں خدائے واحد کی عبادت کرنے میں یہاں آزادی میسر نہیں۔ رات کے اندھیرے میں اس صحابیہ سے یہ جواب سن کر حضرت عمر نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اور اس صحابیہ کا نام لے کر کہا کہ اچھا جاؤ خدا تمہارا حافظ ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر پر رقت کا ایسا جذبہ آیا کہ آپ نے خیال کیا کہ اگر میں نے دوسری طرف منہ نہ کیا تو مجھے رونا آجائے گا۔ اتنے میں اس صحابیہ کے خاوند بھی آگئے۔ انہوں نے اپنے خاوند کو بتایا کہ اسکی آواز میں ارتعاش تھا اور میں سمجھتی ہوں کہ اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ضرور کسی دن مسلمان ہوجائیگا۔

حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائیں بھی کی تھیں۔ اس بارے میں روایت میں آتا ہے حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْكَ بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْبِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ۔ اللہ تو ان دو اشخاص ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے اپنے زیادہ محبوب شخص کے ذریعہ اسلام کو عزت عطا کر۔ جب حضرت عمر نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے محمد عمر کے اسلام لانے سے آسمان والے بھی خوش ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب نے ذوالحجہ 6 نبوی میں اسلام قبول کیا تھا۔ قبول اسلام کی وجہ بننے والے متعدد واقعات وروایات کتب حدیث اور سیرت میں مذکور ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں ایک دن میں حرم میں طواف کرنے کے ارادے سے آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو میں نے سوچا کہ آج کی رات میں بھی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کلام سنوں کہ یہ کیا کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ الرحمن کی تلاوت کی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل سامنے ہو گیا۔ میرے اور آپ کے درمیان غلاف کعبہ کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ جب میں نے قرآن کریم سنا تو میرا دل اسکی وجہ سے پگھل گیا اور میں رو پڑا اور اسلام میرے اندر داخل ہوگیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس جانے لگے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے پیروں کی آہٹ سنی تو مجھے پہچان لیا۔ آپ نے مجھے کہا اے ابن خطاب تم اتنی رات گئے کس ارادے سے آئے ہو۔ میں نے عرض کی میں اللہ پر اور اسکے رسول پر اور اس پر جو اللہ کی طرف سے آیا ہے ایمان لانے کیلئے آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمر اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت پر قائم رکھے۔ اسکے بعد آپ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے ثابت قدمی کی دعا فرمائی۔

ایک روایت یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر تلوار سونتے ہوئے نکلے۔ راستے میں ایک آدمی ملا اس نے آپ سے پوچھا عمر کہاں کا ارادہ ہے۔ حضرت عمر نے جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے جا رہا ہوں (نعوذ باللہ) اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر کے کیا تم بنو ہاشم اور بنوزہرہ سے امن پا لو گے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم صابی ہو گئے ہو۔ اس آدمی نے کہا کہ اے عمر کیا میں تمہیں اس سے زیادہ تعجب کی بات نہ بتاؤں۔ تمہاری بہن اور بہنوئی بھی صابی ہو گئے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر دونوں کو ملامت کرتے ہوئے ان کے گھر آئے۔ دونوں کے پاس مہاجرین میں سے ایک صحابی حضرت خباب تھے۔ انہوں نے جب حضرت عمر کی آواز سنی تو وہ گھر کے اندر چھپ گئے۔ حضرت عمر گھر میں داخل ہوئے تو کہا تم کیا پڑھ رہے تھے۔ اس وقت وہ لوگ سورۃ طٰہٰ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر نے کہا میں نے سنا ہے کہ تم دونوں اپنے دین سے منحرف ہو گئے ہو۔ حضرت عمر کے بہنوئی نے کہا اے عمر کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ حق تمہارے دین کے سوا دوسرے دین میں ہو۔ یہ سن کر حضرت عمر نے اپنے بہنوئی کو پکڑ لیا اور سختی سے زدوکوب کیا۔ آپ کی بہن اپنے خاوند کو بچانے آئیں تو حضرت عمر نے ان پر بھی ہاتھ اٹھا دیا جس سے ان کے چہرے سے خون بہنے لگا۔ انہوں نے غصہ سے کہا اے عمر سچائی تیرے دین کے علاوہ کسی اور دین میں ہے۔ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ جب حضرت عمر عاجز آ گئے تو کہنے لگے کہ مجھے وہ کتاب دو جو تمہارے پاس ہے تا کہ میں اسے پڑھوں۔ آپ کی بہن نے کہا کہ تم ناپاک ہو۔ پس اٹھو اور غسل کرو یا وضو کر لو۔ حضرت عمر نے اٹھ کر وضو کیا پھر کتاب لے کر پڑھنے لگے وہ سورۃ طٰہٰ تھی۔ جب اس آیت پر پہنچے کہ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِكْرِیْ۔ یقیناً میں ہی اللہ ہوں میرے سوا اور کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کیلئے نماز کو قائم کر۔ اس آیت کو پڑھنے کے بعد حضرت عمر نے کہا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتہ بتاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت اس گھر میں تھے جو کوہ صفا کے دامن میں تھا۔ حضرت عمرؓ وہاں گئے۔ صحابہ انہیں دیکھ کر گھبرائے۔ حضرت حمزہ نے کہا کہ اگر اللہ ان کو خیر سے لایا ہے تو یہ اسلام قبول کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں گے اور اگر اسکے علاوہ کوئی اور ارادہ ہو تو ان کو قتل کرنا ہم پر آسان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے اندر تھے۔ باہر نکلے اور عمر کے پاس آئے اور ان کو سینے سے پکڑا اور فرمایا اے عمر کیا تم اس وقت تک باز نہیں آؤ گے جب تک کہ اللہ تم پر رسوائی اور دردناک عذاب نازل نہ کر دے۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اے اللہ یہ عمر بن خطاب ہے اے اللہ دین کو عمر بن خطاب کے ذریعہ عزت دے۔ اسکے بعد حضرت عمر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اسلام قبول کر لیا۔

ایک روایت حضرت عمر کے اسلام لانے کے بارے میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکلا تو میں نے دیکھا کہ آپ مجھ سے پہلے مسجد میں پہنچ گئے ہیں۔ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ الحاقہ کی تلاوت شروع کی میں نے کہا بخدا یہ تو شاعر ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ جب میں نے یہ سوچا تو آپ نے اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ○ وَّمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ کی تلاوت فرمائی۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ تو کاہن ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پڑھا کہ وَلَا بِقَوْلِ كَاھِنٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اس وقت سے اسلام میرے دل میں گھر کر گیا۔

حضور انور نے فرمایا بہرحال حضرت عمر کے قبول اسلام کے بارے میں تاریخ وسیرت کی کتب میں مختلف روایات ملتی ہیں لیکن ہم تو اسی روایت کو صحیح مانتے ہیں جو بہن اور بہنوئی کے گھر والا معاملہ تھا اور پھر وہاں سے دارارقم میں آپ گئے اور عین ممکن ہے کہ حضرت عمر کے قبول اسلام کی مذکورہ تمام روایات ہی اپنی جگہ درست ہوں جن سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مختلف مواقع پر حضرت عمر کے دل میں تبدیلی کے واقعات ہوتے رہے اور آخری واقعہ وہی ہوا جب اپنی بہن اور بہنوئی کے گھر میں قرآن کریم سنا اور اسلام قبول کرنے کیلئے دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ بہرحال اللہ بہتر جانتا ہے۔ باقی انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم احمد محمد عثمان شبوتی صاحب آف یمن، مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب، مکرم ملک خالق داد صاحب آف کینیڈا، مکرم محمد سلیم صابر صاحب کارکن نظارت امور عامہ، محترمہ نعیمہ لطیف صاحبہ آف امریکہ اور مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ آف کینیڈا کا ذکر خیر فرمایا اور ان سب کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند کرے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad